اِک خواہش لا حاصل سی

از قلم ۔ مہوش کلیم

مکمل ناول

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پچھلے تین گھنٹوں سے اسکی انگلیاں لیپ ٹوپ کے کی پیڈ پر مستقل چل رہی تھیں۔

آج رات آٹھ بجے تک اُس کو رپورٹ سبمٹ کروانی ہے۔

اس کی نظر ہاتھ پر بندھی گھڑی پر گئ۔اِس وقت شام کے 6:20 ہو رہے تھے۔اِسنے ھاتوں کی رفتار بڑھادی۔

موبائل پر بیپ ہوئی اُس نے اِگنور کیا۔

ایک، دو، تین وقفے وقفے سے میسج کی بیپ بجتی رہی اسنے جھنجھلا کر موبائل اٹھایا۔

میسنجر پر نوٹیفکیشن تھی کوئی انجان مسلسل میسجز کر رہا تھا۔

اسنے اوپن کر کے سرسری سا دیکھنا چاہا مگر اگلے ہی لمحے وہ حیران رہ گئ۔

حجاب کا نام لکھا تھا اس کی خیریت دریافت کی گئ تھی۔ حجاب کے کسی جاننے والے کا اتنے سالوں بعد میسج بھیجنا وہ بھی دانیا کے پاس حیران کُن بات تھی۔ وہ حیران رہ گئ۔۔

حجاب ،دانیا ، ماہم اور مِہر بچپن سے ساتھ تھیں۔

ان کا گروپ مثالی رہا اسکول، کالج، یونورسٹی ہر جگہ اُن کی دوستی کی دھوم تھی۔

بچپن سے آج تک وہ ساتھ تھیں۔

بھلے آج دنیا کے مختلف کونوں میں رہائش پزیر ہیں مگر دوستی آج بھی قائم ہے۔

مہر کا یونیورسٹی کے زمانے میں ہی ایک کار اِیکسِڈنٹ میں انتقال ہوگیا تھا۔

جس کا دُکھ آج بھی اِن تینوں کے دلوں میں دفن ہے۔

مگر وقت کب رُکتا ہے۔زندگی کب کسی کے چلے جانے سے رُکی ہے۔

وہ تینوں بھی اپنی اپنی دنیا میں مگن ہو گیئں۔

ماہم کی شادی ابھی تین سال پہلے ہی ہوئی ہےاور وہ اپنے شوہر کے ساتھ کراچی میں مکیم ھے۔

جب کہ حجاب اپنی والدہ کے انتقال کے بعد چچا اور چچی کے پاس رہتی تھی۔

وہ ان کی بیجا ظلم او زیادتی کا شکار رہی۔

چاچی نے ایک اُدھیڑ عمر کے آدمی سے اس کی شادی کا فیصلہ کیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

انکے اس ظلم اور زیادتی سے ڈر کر اس نے وقاص جسے وہ بے حد چاہتی تھی جو کہ ان سب کے ساتھ یونیورسٹی میں پڑھتا تھا۔وقاص سے حجاب نے رشتہ گھر بھیجنےکی بہت ضِد کی مگر وہ سیٹلڈ نہ تھا اُس کو شادی کے لیے وقت درکار تھا۔

اور اس درمیان حجاب کی چاچی نے اُس اُدھیڑ عمر آدمی سے اس کی شادی کی تاریخ طے کر دی۔

نکاح والے دن جب حجاب پارلر سے تیار ہو کر نکلی ماہم اور دانیا نے پلیننگ کے مطابق اُسکو بھگا کر ماہم کی بڑی بہن کے گھر چھپا دیا۔سب سمجھے حجاب کسی کے ساتھ بھاگ گئ۔

ماں باپ کاتو پہلے ہی انتقال ہو گیا تھا۔بہن، بھائی کوئی تھا نھیں۔

چاچا، چاچی کب تک ڈھونڈتے اُن کو تو ویسے بھی اپنے سر سے بوجھ اتارنا تھا۔حجاب کو دِل کھول کر منگھڑت کھانیوں کے ساتھ بدنام کیا اورخاندان بھر سے ہمیشہ کے لیے اس کا باب بند کر دیا۔

حجاب نے ایک دفہ پھر وقاص سے شادی کے لیے رابطہ کیاجس پر وقاص نے جواب دیا کے وہ گھرسے بھاگی ہوئی لڑکی کو اپنے گھر والوں سے کیسے مِلوا سکتا ہے۔اس کے گھر والے ایسی لڑکی سے شادی کے لیے کبھی رضامند نہیں ہونگے اورگھر والوں کی مرضی کے بنا وہ شادی افورڈ نہیں کر سکتا۔تو حجاب اُسے بھول جائے۔

وہ حجاب کے ساتھ مزید نہیں چل سکتا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

حجاب بلکل ٹوٹ ہی تو چکی تھی۔

تب ماہم کی امی نے آگے بڑھ کر حجاب کے سر پہ ہاتھ رکھ دیا اور اپنے چھوٹے بیٹے کے لیے حجاب کو چُن لیا جو کے چند سالوں سے پڑھائی ختم کر کے ڈینمارک میں مُقیم تھے۔

حجاب نے آنٹی کی محبت میں سر جھکا دیا اور یوں حجاب شادی کر کے حمزہ بھائی کے ساتھ ڈینمارک میں سیٹلڈ ہو گئ۔

اب ان 6سالوں بعد دانیاکے پاس ایک انجان آئ ڈی سے حجاب کے لیے میسج کا آنا حیران کُن ھی تو تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

دانیا کو بیساختہ غصہ آگیا اسکے ہاتھ رِپلائے پر گئے۔ آپ ہیں کون اور اتنے سالوں بعد حجاب کی خیریت دریافت کرنے کا خیال کیونکر آیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا کو یقین تھا یہ حجاب کے خاندان کا ہی کوئ ہوگا۔

اُس نے کھری کھری سنائی اور یہ کھہ کر موبائل رکھ دیا کہ آپ کو سن کرافسوس ھو گا مگر حجاب اللہ کا شکر ھے اپنے شوھر اود بچوں کے ساتھ خوش ھے۔

آپکو یا کسی کو بھی اسکے لیے پریشان ہونے کی کوئ ضرورت نہی ہے۔

یہ کھہ کر اسنے موبائل رکھا اور واپس لیپ ٹاپ میں مگن ہو گئ۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کے موبائل ایک بارپھر بج اُٹھا۔ اُس نے میسج کھولا تو smile والے emoji کے ساتھ لکھا تھا۔

آپ اتنا غصہ کیوں کر رہی ہیں مِس دانیا؟

میں نے حجاب کی خیریت ہی تو پوچھی تھی آپ سے۔۔

آپ کی بھی پوچھ لیتا ہوں اس میں کون سی بڑی بات ہے؟

تو بتائیں کیسی ہیں آپ؟

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اتنا فرینک ہوتا لہجہ دانیا کو ہرگز پسند نا آیا۔

اسکا دل تو کیا کہ تبیعت ہری کر دے اسکی۔

مگر پھر وقت دیکھ کر وہ رک گئ۔

اورموبائل غصے میں بیڈ پر پھینکتے وہ اپنے کام میں مگن ہو گئ۔

میسج کی بیپ وقفے وقفے سے بجتے بجتے بند ہوگئ۔

کام ختم کرکے دانیا نے کافی بنائی اود ڈی وی ڈی پر گانا ھلکی آواز میں چلا کر لائٹ بجھا کر بیڈ پر لیٹ گئ۔

سونگ کی آواز کمرے میں گونجنے لگی۔

''میرا من ہے درد بھرا۔

مجھکو راہِ عشق دکھا۔

میں ہاری تقدیر۔

بن رانجھا میں ھیر''۔

دانیا کی آنکھ سے مسلسل آنسو تیزی سے نکل رہے تھے جو کے ہر رات کی طرح اس کے تکیے میں جزب ہوتے جارھے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جولائ کا مھینہ تھا اور سڈنی میں سردی اپنے عروج پر تھی۔

دانیا ٹھٹھرتی سردی سے لاپرواہ اپنے ماضی اور حال میں کھوی ہوئی تھی۔

جب اچانک موبائل میسج کے بیپ سے بج اٹھا۔

دانیا نے ہاتھ بڑھا کر موبائل اُٹھایا۔

وہاں اس ہی انجان آئ ڈی سے میسج آیا ہوا تھا۔۔

جو کہ ایک نہیں کئ میسجز تھے۔

دانیا نے پڑھنا شروع کیا۔۔

حجاب کو میرا سلام دیجیگا۔ اور ساتھ ڈھیروں دعایں بھی دیجیگاکہ وہ ہمیشہ خوش اور آباد رہیں۔

hello medam are you here؟؟؟

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مِس دانیا جواب تو دے دیں۔

اپکے کیا حال ہیں؟ شادی کرلی آپنے؟

ماہم کیسی ہیں؟

آج کل آپکی کیا مصروفیت ہے؟

میرے میسج تو دیکھ لیں کہاں گُم ہوگئ ہیں؟

دانیا سوچ میں پڑ گئی یہ کون ہو سکتا ھے اتنا فرینک ایسا کوئی حجاب کا جاننے والا اتنے سالوں کے بعد آخر مجھسے ہی کیوں بات کرے گا۔

دانیا نے کچھ سوچتے گھڑی کو دیکھا رات کا 1 بج رہا تھا اسکا مطلب ڈینمارک میں ابھی شام کے 6 بج رہے ہونگے کچھ سوچ کر اُسنے حجاب کو کال ملادی جو کے چند بیل کے بعد ہی حجاب نے رسیو کر لی۔

دوسری طرف سے حجاب کی کھنکتی ہوئی آواز آئی

https://www.classicurdumaterial.com/

اسلام و الیکم کیسی ہو دانیا؟

Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تم سوئی نھیں ابھی تک سب خیریت ہے نا؟

اُس سے اِدھر اُدھر کی باتوں کے بعد دانیا نے
شیراز نامی شخص کے بارے میں سوال کیا بدلے میں ایک لمبی خاموشی چھاگئ۔
اس نے حجاب حجاب کئ بار آواز دے ڈالی---

بلآخر دانیا نے تیزآواز میں پوچھا خاموش کیوں ہوگئ ہو کون ہے یہ شیراز اور تمھیں کیسے جانتا ہے آخر۔

اس کی تیز آواز پہ حجاب جیسے کسی گیھری سوچ سے چونکی۔

جب وہ بولی تو اُسکی آواذ کچھ بھری بھری سی تھی اور اسن ے صاف انکار کر دیا کہ وہ ایسے کسی انسان کو نھیں جانتی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسکی آواز اسکے الفاظ کا ساتھ نھیں دے رہی تھی اس سے پہلے کے دانیا کچھ کھتی حجاب نے اجلت میں یہ کہہ کرکال کاٹ دی کے بہت کام ہے بعدمیں بات کرینگے۔

دانیا حیران پریشان موبائل دیکھتی رہ گئ کہ آخر یہ کون ہے۔ جسکا نام بھی کبھی حجاب کے منہ سے نا سنا۔

دانیا بس ابھی ابھی آفس سے لوٹی تھی۔

وہ ایک ملٹینیشنل کمپنی میں بطور سینیئر ہوٹل ڈیزائنر کے عہدے پر فائز تھی۔

وہ ایک منجھی ہوئی ہوٹل ڈیزائینر تھی۔

جو کے پچھلے تین سالوں سے مسلسل بیسٹ ہوٹل ڈیزائنر کا ایوارڈ جیت رہی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ایک بہت بڑی ٹیم اس کے انڈر کام کر رہی تھی۔

اس کا کام ہی کچھ ایسا تھا کے اُسکو ملکوں ملکوں پھرنا پڑتا تھا۔

آفس کا ہر آنے والا کلائینٹ دانیا سے ہی کام کروانا چاہتا۔

آفس کا ہر بڑا پروجیکٹ دانیا کو دے دیا جاتا۔

وہ ابھی تھک کر لیٹی ہی تھی کے گھر کے لینڈ لائن پر کال آگئ۔

بیل کی آوازگونجتے ہی دانیا تھکے قدموں کے ساتھ اُٹھی فون اٹھایا اور ہیلو کہنے کے بعد وہ خاموشی سے دوسری طرف کو سن رہی تھی۔

بات ختم ہوتے ہی دوسری جانب سے لائن کاٹ دی گئ۔

دانیانے تھکے وجود کے ساتھ خود کو گھسیٹا ۔

گاڑی کی چابی اٹھائی اور گھر کادروازہ لاک کرتی نکل گئ۔

اس وقت رات کے 10بج رہے تھے۔

وہ ایک لکژری فلیٹ جو کے 38منزلہ عمارت پر مشتمل تھا میں 17 فلور میں رہائش پزیر تھی۔ جو کے اس کو آفس کی طرف سے ہی ملا ہوا تھا۔ اسنے پارکنگ سے گاڑی نکالی اور موبائل آن کر کے گوگل میپ کی مدد سے مطلوبہ پتے پہ پہنچ گئ۔

اسکی گاڑی کے رکتے ہی ایک شخص اس کی طرف بڑھا گاڑی کی ونڈو پے انگلیوں سے نوک کر کے کھڑا ہوگیا دانیا نے سر اسبات میں ہلایا۔

اور گاڑی کی ڈگی کا لاک بٹن دبا کے کھول دیا۔

وہ شخص تیزی سے پیچھے کار کی ڈگی کے جانب بڑھ گیا۔ جیسے ہی ڈگی بند ہونے کی آواز آئی دانیا نے گاڑی چلادی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ ابھی ایک کلائینٹ کے ساتھ میٹنگ میں ہی مصروف تھی کے موبائل بج اُٹھا۔

اسنے موبائل پر ایک نظر ڈالی دوسری جانب وہی انجان آئی ڈی سے میسنجر پر کال آ رہی تھی۔

دانیا نے اپنا موبائل سائلینٹ پر لگایا اور میٹنگ میں مصروف ہوگئ۔

میٹنگ ختم کر کے وہ اپنے پسندیدہ کافی شاپ آگئ ویٹر نے دانیا کو دیکھتے ہی سلام کیا۔

دانیا بھی سر کے اشارے سے جواب دیتی اپنی مخصوص ٹیبل کی جانب قدم بڑھادیے۔

تھوڑی ہی دیر میں ویٹر بنا اس سے آرڈر لیئے اس کی وہی مخصوص بلیک کافی لا کر سرف کر دی۔

ویٹر ہی کیا ہوٹل کے مالک، مینجر، ھتہ کے گارڈز کو بھی معلوم تھا کے یہ جب بھی آتی ہے وہی مخصوص کافی کے 18،20 کپ پی جاتی ہے۔

بنا آس پاس دیکھے وہ اپنی ہی دنیا میں کسی گیھری سوچ میں غرک ہو کر ایک کے بعد ایک کافی کا مگ خالی کرتی جاتی ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ابھی اسنے پانچھواں کپ منہٗ سے ہی لگایا تھا اورسوچوں میں ہی گم تھی کے موبائل کی بار بار ہوتی وائبریشن نے اسکی توجہ اپنی جانب متوجہ کروای۔

اسنے موبائل دیکھا وہی انجان آئ ڈی سے کال آرہی تھی دانیا موبائل ہاتھ میں پکڑے سوچ رھی تھی کے کیا کرے اور دوسری جانب موبائل بار بار وائبریٹ ہو رہا تھا بِل آخر دانیا نے کال اٹھالی۔

دوسری جانب جیسے فورا" سے کہا گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

ھیلو -- ھیلو--

Support@classicurdumaterial.com

مس دانیا--

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا نے بھی جواباً--

ھائے کہا۔

دانیا کا جواب سنتے ہی ایک متمعین سی ہنسی کے ساتھ سلام کیا گیا۔

اسلام و الئیکم کیسی ہیں دانیا آپ-؟

دانیا نے سلام کا جواب دیتے ہی اگلا سوال کیا آپ کون ہیں اور مجھے کیوں بار بار میسجز کر رهے هیں۔

دوسری جانب سے جواب آیا۔۔

آپ کونسا رِپلائے کر دیتی هیں جو آپ میرے میسجز سے اتنا بیزار ہو رہی هیں۔ پھر جیسے بہت مسکراهٹ کے ساتھ کہا گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

بائے دا وے اس ناچیز کو شیراز کہتے هیں۔
اور کیا جننا چاہینگی میڈم۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا نے فورا'' کہا کون شیراز آپ مجھے کیسے جانتے هیں اور مجھ سے حجاب کا کیوں پوچھا؟؟ آپ حجاب کو کیسے جانتے هیں؟؟

دوسری طرف سے هلکی سی ہنسی کے ساتھ جواب آیا۔۔

آپکو اس بات کا بُرا لگا کے آپکو چھوڑ کر میں نے حجاب کے بارے میں پوچھا؟یا اس بات کا بُرا لگا کے میں نےآپ سےان کا پوچھا؟؟

بُرا آخر لگا کیا؟؟

دانیا نے غصے میں جواب دیا۔۔

دیکھیں مِسٹر آپ جو کوئ بھی ہیں پہلے تو مجھ سے فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور دوسری بات یہ کے مجھے صاف اور سیرھے طریقے سے بتائیں جو میں نےآپ سے پوچھا ہے ورنہ ابھی بلوک کردونگی آپکی آئی ڈی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اور یہ دھمکی کارآمدصابت ہوئی دوسری جانب سے اجلت میں کہا گیا۔

اچھا بابا آی ایم سوری میں شیراز ہوں اور حجاب کا ایف بی فرینڈ تھا۔

حجاب نے ایف بی یوز کرنا چھوڑدی۔

میں بھی بہت کم یوز کرتا تھا اب سالوں بعد لوگ اِن کیا تو میوچول فرینڈ میں ہمیشہ کی طرح آپ دِکھی آپکی آئی ڈی اور ٹائم لائن دیکھی تو وہاں آج بھی دُکھ بھرے عشار ملے وہی دنیاں سے ناراضگی کی پوسٹیں وہی سب کچھ۔

آپکی اور حجاب اور باقی دوستوں کی نوک جھونک میں بہت انجوائے کرتا تھا

اکسر آپ سب کی ٹائم لائنز چیک کرتا تھا۔ مجھے مہر کی ڈیتھ کا پتا تھا حجاب تو ارصے سے آن لائن نہیں آئی باقی ماہم کی ٹائم لائین سے اندازہ ہوا کی انکی شادی ہو چکی ہے اور وہ بہت خوش بھی ہیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classic Urdu Material/

جبکہ آپکی آج بھی ہر پوسٹ غمزدہ سی ہے۔

پہلے بھی میں چاھتا تھا آپکو جاننا مگر کبھی حمت نھیں کی مگر اب سالوں بعد بھی آپکو ویسا ہی اداس پایا تو مجھسے رہا نا گیا حجاب تو بس آپسے بات کرنے کا ایک بہانہ تھیں۔

میں کھلے لفظوں میں کہوں تو آپکو جاننا چاھتا ہوں۔

عام الفاظ میں سمجھ لیں میں آپسے دوستی کرنا چاھتا ہوں۔

میری نیت غلط ہرگز نہیں ہے۔ میں دل سے آپکی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا رہا ہوں۔

دانیا نے بہت تہمل سے اسکی پوری بات سنی۔
جب وہ بولی تو بس اتنا کے میرے پاس دوستیں ہیں اور مجھے کسی بھی نئے دوست کی ضرورت نہیں ہے برائے مھربانی اب میسج مت کیجیگا۔
خدا حافظ۔

یہ کھہ کردانیا نے بنا روسری طرف کی بات سُنے لائن کاٹ دی ویٹر کو بل لانے کا اشارہ کیا۔
ویٹر بھی حیران حیران تھا کہ آج بس کافی کے پانچ ہی کپ کے بعد بل منگوا لیا۔
بل پے کر کے وہ گھر کے لئے نکل گئ ڈرائیو کرتی راستے بھر وہ اس شخص کی باتیں سوچتی رہی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ فریش ہوکر کھانا کھاتی مستقل حجاب کا اس دن شیراز کے نام پہ چُپ ہوجانا روئی ہوئی آواز میں کہنا کہ وہ نھیں جانتی اس نام کے کسی انسان کو اور اجلت میں اس کا فون رکھ دینا۔
وہ تو ہمیشہ دانیا کا فون سُنتے اپنے بچوں کو بھی بھول جاتی تھی گھنٹوں باتیں کرتی تھی دانیا کو ہی فون رکھنا پڑتا تھا۔

وہ خود کبھی نہیں رکھتی تھی۔

دوسری جانب اُس انسان کی کہی بات اسے صرف ایک جھوٹی کھانی لگ رہی تھی۔

کچھ سوچ کر اس نے اس انجان شخص کی آئی ڈی اوپن کرلی۔

مسکراتاہوا چھرہ ڈیپی میں سامنے تھا سیٹ ہوئ داڑھی جو کے اُس کو اک اسٹائلش لک رے رہی تھی۔

آنکھوں پہ کونٹیک گلاسز لگے تھے جو کے اسکے چھرے پر بہت سوٹ کر رھے تھے۔

آنکھیں چشمیں کے اندر سے بھی بے حد حسین لگ رہی تھیں۔

گیھری آنکھوں میں معصوم سے بچے جیسی شرارت ٹپک رہی تھی جبکہ تصویریں میں وہ بہت ڈیسنٹ لگ رہا تھا۔

شیراز ہمدانی۔

دانیا کو اس کا چھرہ دیکھا دیکھا سا لگا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

دانیا نے اسکرولِنگ شروع کردی وہ اُسکی آئ ڈی کو چھانتی رہی۔

ایک تصویر پہ آکر وہ رک گئ۔

وہ اس چہرے کو پہچانتی تھی۔

تصویر میں تین لوگ کھڑے تھے تینوں کے نقش ایک دوسرے سے بے حد ملتے تھے۔

بعقی دو کو دانیا نہیں جانتی تھی جبکہ تیسرا چہرا وقاص کا تھا۔

وہی وقاص جو ان کی یونیورسٹی کا اک سینیئر اسٹوڈینٹ تھا اور حجاب اور وہ ایک دوسرے میں انٹرسٹڈ تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/

دانیا کو حجاب کو دیا وقاص کا دھوکا یاد آگیا۔

Support@classicurdumaterial.com

وقاص ہمدانی، مطلب شراز ہمدانی وقاص کا بھائی ہے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اور بلاشبہ ان کے کچھ نقش ایک دوسرے سے ملتے تھے۔

ہاں شیراز کی ہائیٹ اور بلڈ بہت اچھی تھی وہ اس تصویر میں سب سے منفرد لگ رہا تھا۔

وہ اپنے بھائیوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ڈیشنگ تھا۔۔

دانیا کو حجاب کی خاموشی کی وجہ سمجھ آگئ مگر وہ یہ نہیں سمجھ پارہی تھی کے اتنا ارصہ گزرنے کے بعد وقاص نے اپنے بھائ کے ذریے حجاب سے رابطہ کرنے کی کیونکر کوشش کی۔

اس کا اب جب کے حجاب اپنی زندگی میں بہت خوش ہے تو رابطے کا مقصد کیا ہوسکتا ہے۔

دانیا نے کچھ سوچ اور تجبس کے ساتھ وقاص ہمدانی کی آئ ڈی کھول دی مگر یہ کیا اس کی ڈیپی میں اسکے ساتھ اک لڑکی تھی اور دونوں کا آپس میں اتنی قربت کے ساتھ کھڑے ہونا وقاص کا اس لڑکی کی کمر میں ہاتھ ڈالے اورلڑکی کا وقاص کے سینے پر ہاتھ رکھنا

یہ باورکر رہا تھا کہ وہ لڑکی اس کی بیوی ہے۔

دانیا کا کمنٹس پڑھنے کے بعد شق یقین میں بدل گیا کہ اسکی بیوی ہی تھی۔

مزید تھوڑی ہی اسکرولنگ کے بعد دانیا جان چکی تھی کے وہ دو بیٹوں کا باپ بھی ہے دانیا نے غصہ سے موبائل صوفے پر اُچھال دیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

یہ مرد ہوتے ہی فطرتاً بے وفا ہیں۔

حجاب نے کتنی قسمیں دی تھیں واسطے دیے تھے اسے روکنے کے لئے۔

اور اب اتنے عرصے بعد ایک بار پھر اس کو تکلیف پھنچانے چلاآیا ہے۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کے موبائل پر میسج کی بیپ ہوئی ایک،دو،تین لگاتار میسجز کی بیپ ہوئی اسنے فون اٹھایا تو شیراز ہمدانی کے میسجز تھے فنی فورورڈڈ میسجز دانیا نے کچھ سوچ کر اک مسکراہٹ کے ساتھ اس کو ریپلاے کیا --

..hey hi sheeraz

?how are u doing

آپ نے مجھ سے دوستی کا کہا تھا۔

بھلا کیسے ہو سکتی ہی ہماری دوستی۔

میں تو آپ کو جانتی بھی نہیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

میسج بھیج کر ایک تنزیہ مسکراھٹ کے ساتھ وہ اسکے ریپلائے کا انتظار کرنے لگی ایک منٹ سے بھی پہلے ریپلائے آگیا--

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

..hey daania i am fine

بلکل ٹھیک کھہ رہی ہیں آپ۔ مگر ایک دوسرے کو جاننے کے لیے بات کرنا ضروری ہے۔ میرا نام تو آپ جانتی ہیں۔ اور میں کراچی میں رہتا ہوں اور میری تین موبائل شاپ ہے جو میں چلا رہا ہوں۔ صبح سے رات تک دکان اور رات گھر جا کے سوجاتا ہوں بس یہی مصروفیت ہے میری۔

دانیا نے جواباً" بس hmmmm سے کام چلایا۔

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ایک بار پھر سے شیراز نے میسج کیا۔

خاموش کیوں ہوگئی کچھ آپ بھی بتائیں اپنے بارے میں۔۔

دانیا نے جواباً لکھا۔

میرا نام دانیا ہے اور میں ایک

as a میں archeitecural and interior designing company

hotel designer

جاب کرتی ہوں اور پچھلے پانچ سال سے سِڈنی میں ہوں

شیراز کا میسج آیا۔

ارے واہ۔

اور آپ اپنی فیملی کے ساتھ رہتی ہیں یہاں؟

شادی کرلی آپ نے؟

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا نے رِپلاے دیا۔

میں اکیلی رہتی ہوں فیملی کے ساتھ نہیں رہتی۔ اور نہیں میں نے شادی نہیں کی۔

دوسری جانب سے پھرسوال پوچھا گیا۔۔

بتانا چاھینگی کے کیوں نہیں کی آپ نے اب تک شادی؟ معاف کیجیے گا میں پرسنل ہو رہا ہوں۔ مگر میں جاننا چاہتا ہوں کے کیوں نہیں کی آپ نے شادی؟

اورآپ اپنی فیملی کے ساتھ کیوں نہیں رہتی؟ کہاں ہے آپکی فیملی؟ آپ کیا اور لڑکیوں کے ساتھ روم شئیر کرتی ہیں؟

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

دانیا نے جواب دیا۔۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شادی کا کبھی خیال ہی نہیں آیا۔ اور میری فیملی میں بس میں،ماما، ڈیڈ ہی تھے میری کوئی بیہن یا بھائی نھیں ہے۔

ماما کا انتقال ہوگیا۔ ڈیڈ نے دوسری شادی کرلی۔ ان کی اپنی زنگی ہے اور میری اپنی۔

میری یہاں جاب تھی میں یہیں شفٹ ہوگئی۔

شیراز نے پھرسوال کیا اور ڈیڈ کہاں ہوتے ہیں آپکے؟؟؟

دانیا نے جواب دیا

وہ کراچی میں ہوتے ہیں۔

پھر میسج آیا۔۔

oh ok good

ہم تین بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ بہنیں ساری شادی شدہ ہیں۔ بڑے بھائی کی بھی شادی ہوگئی۔

اب بس ہم دو بھائی شادی کے لیے رہتے ہیں۔ میری بھی امی کا انتقال ہوگیا۔ ابو نے دوسری شادی کرلی۔

میری ان کی نئی بیوی سے نہیں بنتی تو میں گھر میں بس رات میں سونے ہی جاتا ہوں۔ سارا دن دکان میں ہی رہتا ہوں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا نے بس اتنا ہی جواب دیا۔

اچھا۔۔۔

شیراز نے پھر میسج کیا۔۔

اور کچھ بتائیں اپنی پسند۔ نا پسند

دانیا نے جواب دیا۔۔

اب بہت رات ہوگئی ہے۔ میری صبح کی فلائٹ ہے huawei کی۔ ایک آفیشل کام سے مجھے honolulu جانا ہے۔

میں سو رہی ہوں۔ اللہ حافظ۔

کھ کر دانیا نے موبائل سایڈ ٹیبل پے رکھ دیا اور کروٹ لے لی۔۔

میسج کی ٹون دو بار اور بجی مگر دانیا نے آنکھیں بند کر دی۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

وہ ائیرپورٹ کے لیئے نکل ہی رہی تھی کے لینڈلاین پر بیل بجی دانیا کے چھرے سے ساری فریشنیس ایکدم غائب ہوگئ۔۔ اسنے بہت بیزاری سے فون پک کیا۔۔ ہیلو بول کر وہ ہمیشہ کی طرح خاموش ہوگئ۔ وہ بس کان سے فون لگائے سن رہی تھی۔اور دوسری جانب بات کر کے لائن ڈسکنکٹ کردی گئ تھی۔اسنے نیہایت بیزاری کے ساتھ ریسیور پٹخ دیا اپنا سوٹ کیس اٹھا کر دروازہ لاک کرتی نکل گئ۔

اسنے اپنا سوٹ کیس قریب کھڑی بلیک کار کا ڈور کھول کے رکھ دیا۔جب کے خود اپنی کار کی طرف بڑھ گئ۔ کار کا لاک کھول کر اپنی کار میں بیٹھی اور ایئر پورٹ کے لیئے روانہ ہوگئ۔ جب

بوڈنگ کی باری آئی اسکا سوٹ کیس بوڈنگ کاؤنٹر کے پاس رکھا تھا۔ دانیا نے سوٹ کیس اٹھایا بوڈنگ کرائی اورجا کر ڈپارچر لاونج میں بیٹھ گئ۔

فلائٹ کے honolulu پہنچتے ہی دانیا نے اپنا سامان لیا اور اوفس کی بھیجی گاڑی میں بیٹھ کر پہلے سے بکنگ شدہ ہوٹل پہنچ کر فریش ہوکر گھڑی کی جانب دیکھا وہاں دوپہر کے دو بجنے والے تھے دانیا نے اپنا سوٹ کیس اُٹھایا اور ہوٹل کی لابی کی طرف بڑھ گئ سوٹ کیس سائڈ پہ رکھ کر اسنے کافی کا آرڈر دے دیا کافی پی کر وہ سیدھا اپنے کمرے میں آگئ۔ میٹنگ اور آفشل ڈنر کے لیئے اس کو رات آٹھ بجے نکلنا تھا۔ ابھی کافی وقت پڑا تھا۔نیند اس کو آنی نہی تھی تو وہ ہوٹل سے باہر نکل آئی۔

2 گھنٹے وہ آس پاس کا علاقہ دیکھ کر واپس اپنے ہوٹل کے کمرے میں آگئ ۔ دروازے کا لاک کھولتے ہی جیسے ہی اندر آئی سامنے اُس کا سوٹ کیس رکھا تھا۔ اس نے اِک گیھری سانس لے کر اپنا سوٹ کیس کھولا اور کپڑے نکال کر نہانے چلی گئ۔

آفشل ڈنر میٹنگ ختم کرتے ہی اسنے واپسی کا سوچا۔۔ وہ پارکنگ ایریا میں ہوٹل کے ڈرائیور کو یہاں وہاں دیکھنے لگی۔

اتنے میں اسکے موبائل پر کال آنے لگی دانیا نے موبائل بیگ سے نکال کے دیکھا ایک پرایویٹ نمبر سے کال آرہی تھی۔ دانیا نے بے جان ہاتھوں کے ساتھ کال اٹھائی هیلو کہہ کر وہ خاموش ھوگئ دوسری طرف سے ہمیشہ کی طرح اپنی بات کہہ کر لائین کاٹ دی گئ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا نے اپنے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیری۔ 2منٹ ہی گزرے تھے کے اسکے قریب کار آکر رکی وہ بوجھل قدموں کے ساتھ کار کا بیک ڈور کھول کر بیٹھ گئی۔

کار اک چمکتے ہوے جدید قسم کے گھر کے کچھ فاصلے میں گاڑیوں کی پارکنگ ایریامیں آکر رکی۔

دانیا نے ایک نظر آگے پیچھے ڈالا وہاں ہر قسم کی لکژری گاڑیوں کی لائن تھیں۔ کچھ دور کھڑے اک شخص نے آنکھوں سے اشارہ کیا۔

دانیا نے کار کے بیک کوور سے اسکرو ڈرائیور نکالا اور کار کا ڈور کھول کر باہر آگئ اور گھوم کر گاڑی کی بیک سائڈ پر جاکر گاڑی کے نیچے لیٹ گئ۔

گاڑی کی نچلی سطح پر fuel filter کے ساتھ ہی ایک پلاسٹک کا انتھائ چھوٹا سا بوکس الگ سے لگایا ہوا تھا اسنے پھرتی کے ساتھ اسکروڈرائیورکی مدد سے تیزی کے ساتھ باکس کے نٹس کھولے اندر سے ایک چھوٹی سی پوٹلی نکال کر تیزی کے ساتھ واپس باکس اٹیچ کیا اور پوٹلی اپنے کپڑوں میں چھپاتی باہر آگئ۔

اپنے کپڑے صاف کرتی سامنے بنی حسین عمارت کو دیکھتی عمارت کے قریب جانے لگی۔

عمارت کے مین گیٹ پر تین وردی میں پولیس آوفسرز تھے۔ دانیا کو چیک کرنے کے لیئ آگے بڑھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اتنے میں گیٹ کے پاس ہی کھڑا شخص آگے بڑھا اور اسنے آفسرز کے کان میں کچھ دھیرے سے کہا جس کے بعد ان آفسرز نے دانیا کو جن فہاشت بھری نظروں سے دیکھا دانیا نے اپنا غصہ ضبط کیا اوران کے گیٹ کھولتے ہی اندر چلی گئ۔

اندر جاتے ہی اس کو سامنے بیٹھا گارڈ نظر آیا دانیا نے اس کے قریب جاکر اس سے اسکی مخصوص زبان میں کہا مجھے "مارک جیزبکس" سے ملنا ہے اسکو کہو سیپیا آئ ھے۔

گارڈ نے سر سے پاؤتک دانیا کو دیکھا اورسامنے رکھا کولڈلیس اٹھا کر پوچھا۔

اور پھر گارڈ نے دانیا کو اندر سے الٹے ہاتھ مڑ کر سیڑھیوں سے اپر جانے کو کہا۔ دانیا اس کے بتائے راستے سے ہوتی ہوئی اوپرچلی گئ۔

اپر جاتے ہی سیڑھیوں کے پاس کھڑی عورت نے سامنے بنے کمرے کی جانب اشارہ کر دیا دانیا دروزے پرنوک کرکے کھڑی ھوگئ اور اپنے کپڑوں میں چھپائ پوٹلی نکال لی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اتنے میں اندر سے آواز آئ

yes come in..(جی اندر آجایں)

دانیا دروازہ کھولتی اندر چلی گئ۔

کمرہ بے حد حسین تھا وائٹ ماربل کا فرنیچر، وائٹ چمکتی دیواریں اور ان پر لگے پردے مکین کی پسند کو دانیا سراہتی نظروں کے ساتھ پورے کمرے کا جائزہ لینے لگی۔

کمرے میں کوئ بھی نہ تھا دانیا کی نظریں کسی کو ڈھونڈتی یہاں وہاں بھٹک رہی تھیں--

اتنے میں کمرے کے اندر ہی سے اک دروازہ کھلا اور55،50 سال کا آدمی باہر آتا نظر آیا۔

آتے ہی اسنے دانیا کو گیہری نظروں سے دیکھتے ہوئے صوفے کی طرف اشارہ کر کے بیٹھنے کو کہا۔

دانیا نے اس کی بات کو بلکل اگنور کرتے ہوئے وہ پوٹلی اسکے سامنے رکھے ٹیبل پر رکھ دی۔ اور بائے کہتی تیزی سے دروازے کی جانب بڑھنے لگی۔

دانیا کو تیزی سے نکلتا دیکھتے ہی اسنے ایک منٹ رکنے کا اشارہ کر دیا۔

دانیا کے تیزی سے بڑھتے قدم اسکی آواز پر رک گۓ۔ دانیا نے وہیں رک کر زرا سا مڑ کر اس شخص کو دیکھا اسنے ہاتھ اٹھا کر رکنے کا اشارہ کیا تھا۔

جبکہ خود موبائل سے کوئی نمبر ملانے لگا فون کان سے لگائے اسنے بہت دھیمی آواز میں کسی سے بات کی اور پھر فون دانیا کی طرف بڑھا کر کہا بات کرو۔

دانیا نے فون کان سے لگایا اور کہا میں سامان دے چکی ہوں اب مجھے واپس جانا ہے۔

دوسری جانب کی بات سنتے ہی دانیا بھڑک گئ۔ میں پہلے بھی کہہ چکی ہوں میں ایسا کوئ کام نہں کرونگی اور میں کتنی ضدی ہوں تم بہتر جانتے ہو۔

دوسری طرف سے پھر کچھ کہا گیا جس پر دانیا نے چلا کر کہا---

نو ، نیور اسکا انجام تم جانتے ہو۔

مگر اگلا اسکی سنتا ہی کب تھا اپنی کھہ کہ وہ فون بند کر چکا تھا۔

دانیا نے غصے میں فون دیوار پہ مار دیا اور غصے میں سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا اور قدم دروازے کی جانب بڑھادیے۔

وہ دروازہ کھولنے لگی۔

اسکو محسوس ہوا دروازہ لاکڈ ہے اسنے پوری طاقت سے دروازہ کھولنا چاہا مگر وہ نہ کھلا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

اسنے بار بار دروازے کا لاک گھمایا مگر نا دروازے کو کھلنا تھا نا دروازہ کھلا۔

Support@classicurdumaterial.com

اسنے پیچھے مڑ کر اس آدمی کو دیکھا وہ مسکراتے ہوئے گلاس میں شراب بھر رہا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا نے آس پاس نظریں دوڑائیں اسکی نظر اس روم پر گئی جہاں سے یہ شخص ابھی نکلا تھا۔

دانیا نے بھاگتے ہوئے دروازے کا لاک گھمایا مگر وہ بھی لاکڈ تھا ۔

وہ پاگلوں کی طرح کمرے کے چاروں طرف کوئی کھڑکی کوئی دروازہ ڈھونڈتی رہی۔

جب کچھ بھی نہ مِلا تو ذور ذور سے دروازہ پیٹنے لگی کوئی ہے ؟

سم بڈی ہیلپ می پلیز--

وہ دروازہ پیٹتے ہوئے چلا رہی تھی

دروازہ کھولو۔۔

وہ شخص ہنستے ہوئے کہنے لگا یہ کمرہ ساونڈ پروف ہے تمھاری آواز باہر نہیں جائے گی۔

ضد چھوڑو ایک رات کی ہی تو بات ہے صبح چلی جانا۔

اب آجاؤ وقت رو دھو کر کیوں ضائع کر رہی ہو۔

دانیا نے غصے اور حقارت سے اس کو پلٹ کر دیکھا وہ اپنے کپڑے اتار چکا تھا اور نیم برھنا حالت میں تھا دانیا نے چیختے ہوئے کہا

کیا تم مجھے نہیں جانتے میں عام لڑکی نہیں دانیا ہوں۔

کیا تم نہیں جانتے تم سے پہلے تم جیسے لوگوں کا میں نے کیا حشر کیا۔

تمہارے لیئے بہتر ہوگا کے مجھے عزت سے جانے دو۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ ہنسنے لگا اتنی ناذک سی ہو اور اتنا غصہ؟؟

اچھا لگا مجھے ایسی لڑکیوں کے ساتھ ذیادہ مزاہ آتا ہے۔ج

و مختلف ہوں۔ یہ کہہ کر وہ دانیا کی جانب بڑھنے لگا۔ دانیا نے فوری طور پہ آس پاس کچھ ڈھونڈتی نظروں سے دیکھا۔ اسکی نظر سامنے ٹیبل پر رکھی شراب کی بوٹل پر گئی۔ وہ دانیا کے بے حد قریب آچکا تھا۔

اس سے پہلے کے وہ ہاتھ بڑھا کر دانیا کو چھوتا دانیانے تیزی سے سایڈ سے ہوتی ہوئی تقریبا" بھاگتے ہوے ٹیبل پہ رکھی بوٹل اٹھالی اود ٹیبل سے ہی ذور سے پٹخ کر بوٹل توڑدی۔

وہ ریلیکس ریلیکس کہتا آگے بڑھا

اور کہنے لگا۔۔

لگ جائےگی بے بی رکھو اسکو تمھارے ہاتھوں سے دیکھو خون بہہ رہا ہے۔۔

یہاں آؤ مجھے دِکھاؤ کہاں لگی ہے آجاؤ کم ہیئر۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا آگے بڑہی اور پوری طاقت سے بوٹل کا نوکیلا حصہ اس کے پیٹ میں گھسا دیا۔

ایک، دو تین کئی بار اسنے بار بار اسکے پیٹ میں گھسائے وہ پہلے ہی نشے میں تھا خود کو سمبھال ہی نہیں پایا پے در پے وار سے اسکے پیٹ سے خون بہت تیزی سے بہنے لگا۔

دانیا تو جیسے جنون میں آگئ تھی بنا رکے وہ بار بار اسکے جسم کے مختلف حصہ میں وہ کانچ کا بڑا سا ٹکڑا مارتی رہی ہتہ کہ وہ زمین پہ گر گیا مگر دانیا نہ رکی وہ مسلسل اس ٹکڑے سے اسکو چھلنی کرتی رہی۔

آہستہ آہستہ اسکی سانس بھی بند ہوگئ۔ دانیا نے وہ ٹکڑا ہاتھ سے پھینک دیا اور خود وہیں پاس بیٹھ گئ دانیا نے اپنی سانس بحال کی اور اس شخص کی طرف بڑھی اسکی کلائی پکڑ کے نبض چیک کی۔

اسکی ناک پے ہاتھ رکھا۔

اسکے سینے پے ہاتھ رکھ کے دھڑکن چیک کی۔

اور پھیکی سی مسکراھٹ کے ساتھ کھڑی ہو گئ۔

دانیا نے غصے سے اسکو لات ماری۔

وہ مر چکا تھا۔

دانیا نے واپس آس پاس نظر دوڑای کوی واش روم کچھ بھی تو نہیں تھا نا کوئی کھڑکی تھی۔ دانیا واپس اس طرف بڑھی جہاں سے یہ آیا تھا۔ دروازہ لاکڈ تھا دانیا آس پاس دروازے کی چابی ڈھونڈنے لگی۔

کچھ بھی تو نہ دکھا۔ جب اچانک اسکی نظر اسکے کپڑوں پر پڑی وہ بھاگتی ہوئی اسکے کپڑوں پہ جھپٹی جو اسنے اتار کے رکھے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسکی جیبیں ٹٹولتے اسکو اک چھوٹا سا رموٹ اور والیٹ مِلا۔

والٹ واپس ڈال کر رموٹ دیکھنے لگی۔

دانیا نے نوٹ کیا رموٹ میں چار ہی بٹن تھے ۔دانیا دبانے سے پہلے سوچ رہی تھی کہ کہیں دباتے ہی ایمرجینسی الارم تو نہیں بج جائیگا۔

اسنے کچھ سوچتے ہوے آیت الکرسی کا ورد کیا۔اللہ کا نام لیا اور آنکھیں بند کر کے ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دباتے ہی اسنے دروذے کی جانب اپنے کان گاڑ دیے دوسری طرف مکمل خاموشی تھی۔

اسنے آگے بڑھ کر دروازے کا لاک گھمایا وہ گھوم رہا تھا لاکڈ ہٹ چکا تھا دانیا نے گیہری سانس لے کر لاک سے ہاتھ ہٹایا اور دوبارہ وہی رموٹ کا بٹن دبا کر دوبارہ لاک چیک کیا وہ لاکڈ تھا۔

دانیا نے اس کمرے میں موجود وہ دوسرا دروازہ دیکھا اور بھاگ کر اسکے پاس گئ اسنے دوبارہ رموٹ کا وہی بٹن دبایا اور دروازے کا لاک گھمایا وہ جوں کا توں لاکڈ تھا۔ دانیا نے "یا اللہ رہم "کہہ کر واپس سے وہی بٹن دبا کر بھاگ کے باہر جانے والا دروازہ گھما کے دیکھا وہ لاکڈ ہو چکا تھا۔

دانیا واپس اس دوسرے دروازے کے پاس آئی جہاں سے وہ اندر آیا تھا۔ دروازے کے پاس کھڑی ہو کر کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اللہ کا نام لیتے اسنے رموٹ کے اس بٹن کے ساتھ والے بٹن پر ہاتھ رکھ دیا۔

اس کی ساری توجہ دروذے کی دوسری جانب تھی کہ کھیں کسی کے قدموں کی آواز تو نہیں۔

جب وہ مطمعن ہو گئ کے دوسری جانب مکمل خاموشی ہے۔ تو اسنے ہاتھ بڑھا کر دروازے کے لاک کو گھمایا۔ وہ گھوم رہا تھا۔

اسنے سانس روک کر ہلکا سا دروازہ کھول دیا۔

ہلکا سا سر نکال کے دروازے کے اس پار جھانکا وہاں کوئ نہیں تھا اسنے دروازہ پورا کھول کہ قدم آگے بڑھا دیئے وہ ایک چھوٹا سا چینجنگ روم تھا جہاں ایک سایڈ پر الماریاں تھیں اور کمرے کے بلکل سامنے بڑا سا آئنہ دیوار پہ ہینگ تھا۔جبکہ الٹے ہاتھ پہ اک اور دروازہ تھا جو کہ ہلکا سا کھلا ہوا تھا دانیا نے آگے بڑھ کے دروازے سے جھانکا تو وہ واش روم تھا ۔ دانیا تیزی سے کچھ سوچتے ہوئے آگے بڑھی اور شاور کھول کر اسکے نیچے کھڑی ہوگئ۔

اپنے جسم سے رگڑ کر خون کا ہر نشان صاف کیا۔ پھرتی کے ساتھ وہ باہر نکلی الماری کھولی اور الماری کے کپڑے تیزی سے الٹتے پلٹتے اسکی نظر اک نائٹ گاون پر پڑی اس نے چند ہی منٹ میں وہ گاؤن پہن لیا اور آئنے کے سامنے کھڑے ہوکر اسنے خود پہ ایک نظرڈالی اسکے بال گیلے اور بکھرے ہوے تھے اسنے بالوں کو سمیٹا اور تیزی کے ساتھ باہر آگئ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آگے کی سچویشن اسکے لیئے مشکل نہ تھی۔ وہ جانتی تھی کے اسنے اب کیا کرنا ہے۔

واپس اسکے مردہ وجود کے پاس آئی اسنے مہارت کے ساتھ اسکو گھسیٹ کر واش روم میں ڈال کر شاور اسپیڈ میں کھول دیا۔

ٹاول اٹھایا بھاگتے ہوے کمرے میں آئی خون کا نشان ٹاول کی مدد سے رگڑ کر صاف کیا۔

بوٹل کے ٹکڑے سمیٹے اور تولیہ دوسرے کمرے میں پھینک کر باہر آئی دروازہ بند کیا اور رموٹ کا وہی بٹن دبا کر روم لاک کر دیا۔

اس نے تیزی سے اسکے کپڑے اٹھائے جیب سے والٹ نکال کر اس میں سے بس چند نوٹ نکال کر والٹ واپس جیب میں رکھ دیا۔ کپڑے بیڈ کی سایڈ پر رکھے اور مین دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

اسنے رموٹ سے بٹن دبا کر لاک کھولا باہر سر نکال کر جھانکا وہاں کوئی نہیں تھا۔

وہ چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ سجائے باہر آئی دروازہ بند کر کے بٹن دبا کے روم لاکڈ کر دیا نیچے سیڑھیوں کے پاس اترتے جو بڑا سا گملا رکھا تھا وہ اِدھر اُدھر دیکھ کر وہاں رموٹ چھپاتی باھر نکل گئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

گارڈ کے پاس سے گزری تو گارڈ نے ایک گیہری نظر اس پہ ڈالی اسکے بال بھیگے ہوے تھے اس نے اس کے صاحب کا گاؤن پہنا ہوا تھا۔ گارڈ نے مشین کی مدد سے اسکو چیک کیا ہاتھ میں دبائے چند نوٹ دیکھ کر مسکراتی نظروں سے دانیا کو دیکھا

دانیا نے بھی ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ آنکھ ماری اور پلٹ کر مین گیٹ کھول کر باہر نکل گئی۔

باہر نکلتے ہی اک بار پھر ان اوفسر میں سے ایک آگے بڑھ کے اسکو چیک کرنے لگا اسکے ہاتھ میں دبے نوٹ دیکھ کر دانیا کے قریب ہو کر سرگوشی میں بولا بس اتنے ہی؟؟

پھر اپنی پوکٹ سے وزیٹنگ کارڈ نکال کر دانیا کی طرف بڑھا کر بولا اس سے زیادہ دونگا۔

دانیا نے مسکراہٹ کے ساتھ اسکے ہاتھ سے کارڈ لے کر کہا سی یو سون ہنی۔ کہہ کر تیزی سے روڈ کی جانب بڑھی۔۔ روڈ پہ پہنچتے ہی اس نے ٹیکسی روکی اور بیٹھ کر ڈرائیور کو کہا کہ اسکو paiwa street جانا ہے۔

دانیا نے راستے میں موبائل نکالا اپنے آفس کے باس کو کال کی۔۔ سر اٹس ایمرجنسی مجھے آج ہی یہاں سے نکلنا ہوگا۔ باقی کا کام میں کر دونگی سو ڈونٹ وری۔

پائیوا اسٹریٹ پہنچ کر ڈرائیور کو پیسے دیتی وہ باہر آگئ ۔

ٹیکسی کے جاتے ہی اسنے آس پاس دوسری ٹیکسی ڈھونڈی۔

تھوڑے ہی وقت میں اسے ٹیکسی آتی دِکھی اسنے ٹیکسی روکی ہوٹل کا اڈریس دیا اور لگلے 12 منٹ میں وہ ہوٹل کے باہر تھی۔

ڈرائیور کو پیسے تھما کر باہر نکلی اور ہوٹل کے اندر جانے ہی لگی تھی کہ ڈرائیور نے اسکو آواذ لگائی--

میم یور چینج--

دانیا نے بنا مڑے ذور سے جواب دیا--

کیپ دا چینج

وہ کہہ کر تیزی میں اندر آگئ۔ اپنے کمرے میں آکر پھرتی کے ساتھ اس نے کپڑے بدلے ابھی اپنا سامان اٹھایا ہی تھا کہ موبائل بج اٹھا اسنے نمبر دیکھا پرائیوٹ نمبر تھا اسنے موبائل سائیلینٹ پر لگایا اور روم کے باہر آگئ۔

ہوٹل رسیپشن پہ گئ چیک آوٹ کرنے کا کہا

اور ساتھ اسکو کہا اٹس ایمرجنسی میرے والد ہوسپٹل میں ہیں-- کہتے ہوئے اس نے اپنی کپنی کا کارڈ دکھایا۔

کیونکہ بکنگ آفس کی طرف سے ہی تھی۔ اور اسکی واپسی ایک دن بعد کی تھی۔ دانیا نے جلدی کرنے کا کہا۔ رسیپشنسٹ نے کچھ ہی دیر میں اسکو کارڈ واپس کر دیا اور روم کی چابی دانیا سے لے لی۔

دانیا کو ہوٹل کی گاڑی نے ائیر پورٹ اتار دیا۔دانیا نے ائیرپورٹ پہنچتے ہی موبائل نکالا موبائل آف کیا اور سم نکال کے توڑدی۔

وہ ائیر پورٹ کے اندر جانے کے بجائے باہر نکل آئی اور چلتی ہوئی مین روڈ پر آگئ وہاں سے ٹیکسی لے کر ڈائیوو اسٹیشن پہنچی۔۔

اسنے kiapahoehoe کے لیے ٹکٹ خریدہ۔

10 منٹ کے انتظار کے بعد اسکی مطلوبہ ڈاٗوو آگئی تھی۔ ڈائیوو کے رکتے ہی دانیا اپنی سیٹ پر جابیٹھی اور اسکے چلنے کا انتظار کرنے لگی۔

وہ بار بار آس پاس دیکھتی رہی اور دل ہی دل میں دعا مانگنے لگی۔

جیسے ہی ڈیئوو چلی دانیا نے اک گہری سانس لے کر سر سیٹ کے بیک پے ٹکا کہ آنکھیں بند کردیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تین گھنٹے کے بعدجیسے ہی ڈائیوو kiapahoehoe پہنچی دانیا نے اپنا سوٹ کیس اٹھایا اور ڈائیوو سے اتر کر ابھی آگے کیا کرنا ہے سوچ ہی رہی تھی کہ اسکے سامنے 6 رحیم شہیم لڑکے آکر کھڑے ہوگئے۔

اس سے پہلے کے دانیا کچھ کر پاتی ایک نے تیزی سے اسکے ہاتھ باندھ دیے اور تقریباً اس کو گھسیٹتے ہوئے گاڑی میں ڈالا

اس کے منہ پر کالا کپڑا ڈالا اور گاڑی چل پڑی۔

دانیا جانتی تھی کہ اسکے چلانے کا کوئی بھی فائدہ نہیں ہے۔

وہ جانتی بھی ہے کہ وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں چلی جائے وہ انسان اسکو چند گھنٹوں میں ہی ڈھونڈ نکالے گا۔ پھر بھی وہ ہر بار بھاگنے کی کوشش کرتی ہے۔

وہ جانتی تھی اب اسکو سزہ دی جائگی۔

ابھی وہ سوچوں میں ہی گم تھی جب اچانک گاڑی رکی۔

اسکو بالوں سے پکڑ کہ تقریبا" گھسیٹتے ہوئے لے جایا جا رہا تھا۔

پھر دانیا کو اک کرسی پہ بٹھا کہ باندھ دیا گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

تھوڑی ہی دیر میں اسکو کسی کی اپنی طرف آتی آہٹ سنائی دی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا کے چہرے سے کپڑا ہٹا دیا گیا۔

دانیا نے دیکھا اسکے سامنے رکھی کرسی پہ وہی شخص بیٹھا تھا۔ اسنے دانیا کو کئی تھپڑ گالوں پر لگا دیئے اور کہا جانتی ہونا میری بات سے انکار کرنے کا نتیجا کیا ہوتا ہے۔

دانیا نے بھی اس ہی کے انداز میں جواب دیا کہ تم بھی بہت اچھے سے جانتے ہو کے میں عزت کے لیے مر بھی سکتی ہوں اور مار بھی سکتی ہوں۔

تم جب بھی ایسا کوئی بھی کام دو تو یاد رکھنا اسکا رزلٹ بس دو ہی نکلے گا یا تو وہ مرے گا یا میں۔

دانیا کی بات سنتے ہی اسنے دانیا کے بال دبوچ کر اسکا چہرہ اُوپر کیا اور کہا

اپنی اکڑ سمبھال کر رکھو یہ نا ہو ان سب کا انجام تمہیں بہت مہنگا پڑ جائے۔

یہ کہہ کر وہ چلا گیا جب کے وہاں موجود دوسرے شخص نے اپنی بیلٹ اتار کر دانیا کو بہت مارا۔

اتنے میں اس شخص کا فون بجا اسنے فون کان سے لگا کہ کسی سے بات کی اور کہا اوکے باس۔

اس نے دانیا کے چہرے پر واپس کپڑا ڈال کر گاڑی میں بیٹھا دیا۔

گاڑی اک جھٹکے سے رُکی ساتھ بیٹھے شخص نے دانیا کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر اسکے ہاتھ کھول دیے۔

دانیا نے اپنے ساتھ بیٹھے شخص کو دیکھا یہ وہی تھا۔

اس شخص نے دانیا کا چہرہ زور سے پکڑ کر اپنی طرف کیا اور دانیا کی آنکھوں میں دیکھ کر غصے سے بولا۔

آج آخری بار چھوڑ رہا ہوں آئندہ مجھ سے بھاگنے کی کوشش نہ کرنا۔

اسنے گیٹ کھول کر دانیا کو باہر نکالا دانیا کے ہاتھ میں سیڈنی کا ٹیکٹ اور پاسپورٹ دیا اور کہا۔۔

اب جاؤ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا نے سامنے دیکھا وہ ائیر پورٹ کے باہر کھڑی تھی۔

دانیا کے اندر جاتے ہی اس شخص نے کال ملائی اور کہا کام ہوگیا سر۔

میں جانتا تھا اس سے بہترین یہ کام کوئی نہیں کر سکتا تھا۔

اس نے کچھ دیر دوسری طرف کی بات سنی اور ہنس کر کہا۔

سر میں اسکی رگ رگ سے واقف ہوں۔

اس سے کونسا کام کب اور کیسے کروانا ہے میں جانتا ہوں۔

جی سر چلی گئ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/

یس سر ڈونٹ وری آئے ول ہینڈل۔

Support@classicurdumaterial.com

بائے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سِڈنی ائیر پورٹ پہنچتے ہی دانیا نے اپنا سامان اٹھایا اور گھر آگئی۔

گھر آتے ہی وہ اپنے بیڈ پر گر سی گئی۔

اسکے ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ گئے اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

رونے سے کچھ دل ہلکا ہوا تو وہ اٹھی اور لائٹ آن کرتی سیدھا واش روم چلی آئی۔۔ بہت دیر تک جسم پر پانی بہا کر اسکو کچھ سکون سا ملا۔

اسکو شدید بھوک اور پیاس کا احساس ہوا۔

اسکو خیال آیا کہ اسنے پچھلے دو دنوں سے نہ کچھ کھایا نہ پیا ہے۔

وہ سیدھا کچن چلی آئی۔

فرج کھولا دودھ کا پاؤچ نکال کر منہ سے لگا لیا۔

ساتھ مکھن اور ڈبل روٹی نکال کر سلائیس پر لگا کر تیز تیز کھانے لگی۔

پیٹ بھرا تو تبیعت کچھ بہتر محسوس ہوئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

وہ اٹھ کے سیدھا کمرے میں آئی دراذ کھول کر فرسٹ ایڈ باکس نکال کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ دیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خود کو آئنے میں دیکھتے ہوئے اس نے اپنی شرٹ اتاردی۔

اسکی کمر، پیٹ، گردن اور باذو پر ذخم تھے جو اسکو بیلٹ سے مارکھانے سے لگے تھے۔

اس نے مرہم کھولا اور اپنے زخموں پر لگانے لگی۔

مرہم لگاتے اسکا چہرہ بلکل سپاٹ تھا۔

زبان سے آہ تک نہ نکلی۔

ایسا لگا جیسے وہ بہت بے حس ہو چکی ہے۔

مرہم لگا کر وہ اپنے بیگ سے موبائل نکالتی بیڈ پر لیٹ گئی۔

موبائل آن کیا۔

تو اس کو یاد آیا وہ اپنی سم کارڈ توڑ چکی تھی۔

مگر یہ کیا موبائل میں سم لگی ہوئی تھی۔

اس نے بس بے بسی کے ساتھ ایک گہری سانس کھینچتے ہوئے انٹرنیٹ آن کیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

انٹرنیٹ کے آن ہوتے ہی اسکا کمرہ بے شمار میسجز کی بیپ سے گونجنے لگا۔

اس نے حیران ہوتے ہوئے ان باکس کھولا وہاں شیراز ہمدانی کے بے شمار میسجز تھے۔

کچھ میسجز ماہم کے بھی تھے۔

اس نے شیراز ہمدانی کا میسج کھولا۔ اور اسکا ایک ایک میسج پڑھنے لگی۔

دانیا کیسی ہو؟

تم ٹھیک تو ہونا؟

تمہیں گئے 24 گھنٹے گزر گئے۔ تم اب تک آن لائن کیو نھیں آئی؟؟؟

دانیا اب مجھے تمھاری فکر ہو رہی ہے دو دن گزر گئے۔ تم ہو کہاں؟؟؟
تم اب تک آن لائن کیوں نہیں آئی؟؟؟

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

جیسے ہی آن لائن آو مجھے اپنی خیریت دو۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا ہیرت سے اسکے میسج پڑھ کر سوچ میں پڑگئی کہ اسکو میری اتنی فکر کیوں ہو رہی۔ عجیب شخص ہے۔

وہ ابھی آگے پڑھ ہی رہی تھی جب شیراز ہمدانی کی کال آنے لگی۔
اس نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد کال اٹھالی۔

فون کان سے لگاتے ہی آواز آئی۔

ہیلو دانیا۔۔۔۔

دانیا نے جواب دیا۔
اسلام و الیکم

شیراز نے سلام کا جواب دیتے ہی ناراض ناراض سے انداز میں پوچھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

کہاں تھیں؟؟؟؟

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اور رابطہ کیوں نہیں کیا؟؟؟؟

میں کتنا پریشان رہا آپ کے لیئے کوئ اندازہ بھی ہے اپکو اس بات کا۔؟؟

وہ اس طرح شکواہ کر رہا تھا جیسے بچپن کا دوست ہو۔

دانیا نے بے ساختہ سوال کیا۔

آپ بھلا کیوں پریشان تھے میرے لیئے؟

آپ مجھے جانتے ہی کتنا ہیں جو آپکو میری اتنی فکر ہورہی تھی؟
میں بھلا آپکی کیا لگتی ہوں۔جو آپ اتنی بے تابی سے مجھے میسجز کر رہے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/

شیراز ایک دم مستی کے موڈ میں آکر گنگنانے لگا۔

Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہم آپ کے ہیں کون۔۔۔۔۔۔۔

اسکو فری ہوتا دیکھ کہ دانیا نے اسکی بات کاٹ کر جلدی سے کہا۔

مجھسے کوئی کام تھا آپکو؟

شیراز شرارتی لہجے میں کہنے لگا۔

کام--- ہاں ں ں ں کام م م م م-------

کام یہ تھا کہ ایک کپ اچھی سی چائے تو بنادو--

دانیا نے موبائل کو کان سے ہٹا کے حیرت سے گھورا--

واپس کان سے لگا کر بہت سنجیدگی سے پوچھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

آپنے کسی اچھے سے ڈاکٹر کو دکھایا ہے؟

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شیراز نے مسکرا کر جواب دیا کہ ہاں دکھایا ہے نا--

دانیا نے فورا" کہا۔

لاعلاج ہی بتایا ہوگا--

شیراز نے ہلکا سا ہنس کر جواب دیا۔

نہیں میرا صرف ایک ہی علاج ہے اور وہ ہیں آپ۔۔۔
وہ جلدی سے آگے بولا۔۔۔میرا مطلب ہے آپ سے دوستی۔۔

دانیا نے کچھ غصے اور کچھ بے زاری سے سوال کیا۔۔

دوستی مجھسے ہی کیوں؟
فیس بک بھری پڑی ہنے لوگوں سے۔۔
آپکو میں ہی ملی ہوں؟

شیراز نے کہا۔۔

بے شک ایسا ہی ہے بہت لڑکیاں ہیں مگر مجھے آپ میں انٹرسٹ ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

اور یہ انٹرسٹ کوئی آج سے نہیں 9 سال پہلے بھی تھا مگر تب میں بہت شائے تھا۔

پھر حجاب اور وقاص کے معملنے نے۔۔

بولتے بولتے اس نے اپنی زبان کو بریک دی۔۔

دانیا نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔

بول چکے سارے جھوٹ تو اب سچ بول دیں۔۔

شیراز نے کہا۔۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پہلے آپ وعدہ کریں مجھسے بات کرنا نہیں چھوڑینگی۔۔

دانیا نے جواب دیا۔۔

میں وعدے نہیں کرتی۔

آپ کو جو بھی بولنا ہے بنا کسی وعدے کے بول دیں۔۔

شیراز نے ایک گیھری سانس لی اور کہا۔۔

میں وقاص ہمدانی کا چھوٹا بھائی ہوں۔

میں بھی آپ ہی کی یونیورسٹی کا اسٹوڈنٹ تھا۔

اور آپ سے ایک سیمسٹر سینیئر تھا۔

آپ نے کبھی مجھ پر نظر ہی نھیں ڈالی۔

اور کیونکہ آپ شروع سے ہی بہت غصے والی لگتی تھیں۔

میں کبھی آپ سے بات کرنے کی ہمت نہ کرسکا۔

بس آپکو چپ چاپ دیکھتا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں نے وقاص کی آئی ڈی سے حجاب کو نکالا

اور حجاب کے زریعے مجھے آپ ملیں میں نے آپ کو تب فرینڈ ریکوسٹ بھی بھیجی جو ایک عرصے تک پینڈنگ رہ کر ڈلیٹ بھی ہوگئی۔

میں آپکو ہمیشہ ایف بی پر اسٹوک کرتا رہتا تھا۔

آپ چاروں دوستوں کا ہنسی مزاق۔

ایک دوسرے کو چھیڑنا۔ میں سب دیکھتا تھا۔

آپ کی ہر درد بھری پوسٹ کا عکس میں اگلے دن یونیورسٹی میں آپ کے چہرے پر تلاش کرتا تھا۔

آپ کو آپکی دوستوں جیسا خوش میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

آپ ہنستی بھی تھیں تو آپکی آنکھیں آپ کی ہنسی کا ساتھ نہیں دیتی تھیں۔

پھر وقاص اور حجاب کے معملات خراب ہوے تو میری رہی سہی ہمت بھی ختم ہوگئ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں وقاص کے کسی بھی عمل کا زمیدار نھیں ہوں۔

جو وقاص اور حجاب کے بیچ ہوا وہ ان کا میٹر ہے۔

مجھے اس ٹوپک کو نھیں چھیڑنا۔

آج اگر وقاص اپنی دنیا میں خوش ہے تو حجاب بھی کم خوش نہیں۔

اور آج جب وہ دونوں اپنا پاسٹ بھول کر ایک اچھی زندگی گزار رہے ھیں تو میں اور آپ کیوں انکے ماضی کو چھیڑیں۔۔

ہم ان کو چھوڑ کر اپنی بات کرتے ہیں۔۔

تھوڑا رک کر وہ دوبارہ کہنے لگا۔۔

رہا سوال کے اتنے عرصے بعد میں نے کیوں رابطہ کیا۔۔

تو پہلے ان دونو کے مصلے پھر مہر کی ڈیتھ اور آپ لوگوں کا دکھ۔ مجھ میں ہمت نھیں تھی آپکو فیس کرنے کی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

آپکے غصے سے بہی بہت ڈرتا تھا کہ وقاص کی سزا آپ مجھے دینگی۔۔

Support@classicurdumaterial.com

پھر میں تھا بھی بہت ڈرپوک اور شائے سا۔ آپ جیسی بولڈنیس اور آپ جیسا کونفسڈینس میرے اندر بلکل نہیں تھا میں بہت شرمیلا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پھر یونیسورسٹی ختم ہونے کے بعد آپ اچانک ایف بی سے بھی غائب ہوگئیں۔

آپ سے رابطے کا کوئی اور طریقہ تھا بھی نہیں۔

میرے پاس آپکا نمبر تک نہیں تھا۔

آپکے کلاس کے کچھ لڑکوں سے جن سے میرا رابطہ تھا میں نے نمبر مانگا تو پتا چلا آپ اپنا نمبر کسی کو نھیں دیتی تھیں۔

جب کے حجاب نے بھی آن لائن آنا چھوڑ دیا اور ماھم کا نمبر بھی میرے پاس نہیں تھا۔

اور جو میسج میں نے میسنجر پہ ان کو کیا تھا وہ آج تک ان سین ہے۔

پھر میں بھی کچھ گھر اور گھر کی ذمیداریوں میں الجھ گیا میں نے بھی سوشل میڈیا یوز کرنا بہت کم کر دیا خاص کر ایف بی یوز کرنا تو بلکل ہی چوڑ دیا تھا۔

برسوں بعد جو آن لائن آیا تو میں نے آپکی آئ ڈی کھول لی۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/

آپ آج بھی غمگین پوسٹ کرتی ہیں۔

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ تھوڑا مسکرا کر شرارت بھرے انداز میں بولا۔۔

آج میں بلکل ویسا ڈرپوک نہیں ہوں آپ سے کھل کے بات کر رہا ہوں اب میں بڑا ہو گیا ہوں۔۔

وہ تھوڑا رکا۔۔ دوسری طرف بلکل خاموشی تھی۔

وہ بے ساختہ پوکارنے لگا۔۔

دانیا۔۔ دانیا۔۔

دانیا نے کہا۔
جی کہیں۔

شیراز نے کہا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

کب سے تو میں ہی بولے جا رہا ہوں۔
کچھ آپ بھی زبان ہلانے کا کشت کر لیں۔۔

دانیا نے کہا۔۔

میں کیا کہوں مجھے تو سمجھ ہی نہیں آرہا۔
کہ جب تب آپ نے بات نہیں کی تو اب کیوں کر رہے ہیں۔۔

شیراز نے شرارتی لہجے میں کہا۔۔

کیونکہ اب میں بڑا ہو گیا ہوں۔۔

دانیا بے ساختہ مسکرادی۔۔

شیراز پھر بولنے لگا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اب اچھے بچوں کی طرح بتاؤ۔۔۔کہاں تھیں؟
اور اب گھر آگئی ہو واپس؟یا USA میں ہی ہو؟

دانیا نے جواب دیا۔

جی میں گھر آگئی ہوں۔ اور کام بہت زیادہ تھا وقت نہیں ملا آن لائین آنے کا۔

شیراز نے دوبارہ کہا اور بتاؤ کچھ--

دانیا نے کہا

اور یہ کے میں سو رہی ہوں ۔ خداحافظ--

شیراز نے کہا۔

اچھا سو جاؤ اپنا خیال رکھو۔

اللہ کے ہوالے--

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دوسری جانب سے شیراز لائین کاٹ چکا تھا۔

دانیا نے موبائل پہ soundcloud اوپن کیا اور سونگ پلے کر کے موبائل سائڈ پہ رکھ دیا-- نائٹ بلب کی مدھم روشنی پورے کمرے میں پھیلی ہوئ تھی۔ کھلی کھڑکی سے ٹھنڈی تازہ ہوا اندر آرہی تھی۔

گانے کی آواذ خاموش کمرے میں گونجنے لگی--

ربا میرے حال دا محرم تو۔۔۔

آ مجھے پار لگا دے تو۔۔۔۔۔

×۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔×

موبائل کی بیل کافی دیر سے بج رہی تھی جو کہ دانیا کی نیند میں خلل پیدا کر رہی تھی۔ اس نے نیند میں ڈوبی بند آنکھوں کے ساتھ یہاں وہاں موبائل ہاتھ سے ٹٹولا۔۔

موبائل مستقل بج رہا تھا۔

تنگ آکر دانیا نے ایک آنکھ کھول کر موبائل اٹھا کر کان سے لگا لیا۔۔

دوسری جانب سے جانی پہچانی آواز آئی۔

ھیلو دانیا کیسی ہیں آپ؟

دانیا نے نیند میں پوچھا کون۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دوسی طرف سے پھر آواز آئی۔۔

لو میڈم چند گھنٹے میں آپ مجھے بھول گئیں۔۔ چچچچ ۔۔۔۔۔ اسنے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔۔

ابھی کوئی 7 گھنٹے پہلے ہی آپ سے بات ہوئی تھی اور آپ سوگئ تھیں۔ اور اب 7 گھنٹوں کے بعد آپ اس معصوم سے پوچھ رہی ہیں کہ کون ہو۔۔

ابھی مذید کچھ کہنے کے لیئے شیراز نے منہ کھولا ہی تھا کہ دانیا نے پوچھا۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

کیا صبح ہوگئی ہے؟؟

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شیراز اپنی ہی دہن میں کراچی کا وقت بتانے لگا۔

نہیں یار ابھی تو رات شروع ہوئ ہے۔

دانیا نے آنکھیں کھولیں تو روشنی پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔

اسکی نظر دیوار پہ لگی گھڑی پر گئی 9-40 ہو رہے تھے ۔ اک دم سے اس کی نیند اڑگئی۔۔

"اوہ گوڈآئی ایم لیٹ"

بول کر موبائل بیڈ پہ پھینکتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

تیار ہوکر اپنا بیگ ، گاڑی کی چابی، موبائل اٹھاتی باہر نکل گئ۔

گاڑی اسٹارٹ کرکے موبائل پہ اپنی اسسٹنٹ کو کال ملانا چاہی۔ مگر یہ کیا۔ شیراز کال پہ تھا۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اسنے موبائل کان سے لگایا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہیلو۔۔

شیراز نے فورا" کہا۔

حد ہوتی ہے۔ کوئی اتنے تھوڑے سے وقت میں تیار ہو جاتا ہے؟؟

تھوڑی لڑکیوں جیسی بنو۔۔تیاری میں گھنٹہ دو گھنٹا تو لگایا کرو۔

دانیا نے اپنا سر پکڑ کر کہا۔۔

شیراز آپ تنبعیت سے فارغ ہیں کیا۔۔؟؟

آپکو دنیا میں کوئی اور دوسرا کام نہیں ہے کیا؟

شیراز نے بہت سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

دانیا۔۔۔۔۔

اس دنیا کا ہر کام ہی آج تک کرتا آیا ہوں۔

جو ضروری تھا وہ نہ کر سکا۔۔ مگر اب وہ ضروری کام میں کرنا چاہتا ہوں۔۔

وہ تھوڑا رک کر دوبارہ بولا

دانیا۔۔۔۔۔

کیا تم۔۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ کچھ کہتے کہتے رک سا گیا-- اور کہا--

تم لیٹ ہو رہی ہو گاڑی دیھان سے چلانا--

اللہ کے حوالے--

وہ فون بند ہو چکا تھا--

دانیا نے موبائل کو دیکھا اور سر جھٹک کر اپنی اسیسٹنٹ کو کال ملادی--

https://www.classicurdumaterial.com/

--×

Support@classicurdumaterial.com

--×

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شیرارز ہمدانی 3 بھنیں اور 3 بھائی تھے۔

پہلی دو بڑی بہنیں پھر وقاص پھر شیراز، پھر ایک چھوٹی بہن، پھر بھائی۔

صرف 2 بہنوں کی ہی شادی ہوئی تھی کہ ایک دن اچانک ماں کو ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ انتقال کرگئیں۔

باپ نے ماں کے فورا" بعد دوسری شادی کرلی۔۔

سوتیلی ماں کو کوئی بھی دل سے قبول نھیں کر پایا۔

شیراز کا رویہ بھی سوتیلی ماں کے ساتھ بس لیے دیے والا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

شیراز نے گھر میں کم رہنا شروع کردیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ یونیورسٹی ختم کر کے جاب کی تلاش میں تھا باپ نے اس کو ایک موبائل شاپ کھول کر دے دی۔

اسنے اپنا سارا وقت دکان کو دینا شروع کر دیا۔

وہ صبح جاتا رات دیر سے لوٹتا۔

اس نے اپنی مہنت سے بہت کم وقت میں تین دکانیں اور خرید لیں جبکہ اپنے والد کی دکان ان کو واپس لوٹادی۔

جو اسکے والد نے وقاص کو دے دی۔

شیراز نے دن رات کی مہنت سے ایک ایک پیسہ جوڑ کر اپنا الگ گھر بنا لیا۔

مگر اسکو کرائے پر چڑھا دیا۔

اسکا ارادہ تھا کہ شادی کے بعد اپنی بیوی کو لے کر وہیں شفٹ ہوجائیگا۔۔

سوتیلی ماں نے زبردستی وقاص کی شادی اپنی بھانجی سے کروا دی تھی۔ جب کے چھوٹی بہن چاچا کے گھر شادی کر کے چلی گئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

چھوٹے بھائی کی بات بچپن سے اسکے ماموں کی بیٹی کے ساتھ تعہ تھی۔ سب کا اردہ پہلے شیراز کی شادی کا تھا۔

اب گھر والوں نے شیراز پر شادی کا پریشر ڈالنا شروع کر دیا۔

جب بہنوں نے شیراز سے پوچھا کوئی پسند ہے تو بتادو۔۔

شیراز کی آنکھوں میں ایک دم دانیا کا عکس آگیا۔

اسنے بہت عرصے بعد ایف بی آن کر کے دانیا کو سرچ کیا۔ اود حجاب کے بہانے سے دانیا کو میسج کر دیا۔

اب دانیا سے بات کرتے ڈھائی مہینے ہوگئے تھے۔ ان کی اچھی بات چیت ہونے لگی تھی۔

دانیا ہر گزدتے دن کے ساتھ اسکو اک مسٹری لگنے لگی تھی۔

وہ آج بھی دانیا کے بارے میں کچھ نہیں جان پایا تھا۔

دانیا خود کو بہت چھپا کر رکھتی تھی۔

وہ بولتی بہت کم اور سنتی زیادہ تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

×-----------------------------------×

وہ پچھلے 5 دن سے ایک ہوٹل کے پروجیکٹ کے سلسلے میں نیویارک میں تھی۔ بس ابھی لوٹ کر فریش ہو کر بیٹھی ہی تھی کہ گھر کی ڈور بیل بجی دانیا کا رنگ اڑگیا اسنے بے چارگی کے ساتھ ڈور کھولا۔ سامنے کھڑی سارہ کو دیکھ کر اسنے سکون کا سانس لیا۔

ساراہ ایک ایرانی لڑکی تھی جو نیچے والے فلور میں رہتی تھی۔ اور اکسر ان کی آتے جاتے سلام دعا ہوجاتی تھی۔

اسکے ہاتھ میں باؤل تھا وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی بریانی بنائ تھی سوچا آپکو بریانی چکھاؤں۔ میں نے پہلی بار بنائی ہے۔

دانیا نے کہا۔

واؤ۔۔۔ مجھے بھوک ہی لگ رہی تھی۔ تم نے بریانی کا نام لے کر میری بھوک بڑھادی ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/

وہ بریانی دے کر باہر سے ہی چلی گئ۔

Support@classicurdumaterial.com

دانیا نے بریانی پلیٹ میں نکالی اور کھانے لگی۔ شیراز کا۔ میسج آیا وہ ساتھ ساتھ اس سے باتیں کرنے لگی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ شیراز کی کمپنی انجوائے کرنے لگی تھی۔ اور ایسا بہت عرصے بعد ہوا تھا کہ وہ گھنٹوں کسی سے بات کرنے لگی تھی۔ ورنہ دوستوں سے بھی وہ کبھی کبھی بات کرتی تھی۔ اب بھی وہ پچھلے چار گھنٹے سے میسجز پہ شیراز سے باتیں ہی کر رہی تھی۔ باتیں تو شیراز کرتا تھا وہ بس اسکو سنا کرتی تھی۔ اچانک لینڈ لائن بج اٹھا۔۔

اسنے فون اٹھایا۔۔

ہیلو دانیا تمہیں اس ایڈریس پر پھنچنا ہے جو میں تمھیں واٹس ایپ کرونگا۔

میں جیسے ہی اگلی کال کروں تیار ہو کر نکل جانا۔۔

اس نے ٹائم دیکھا رات کے 2 بج رہے تھے۔۔

اس نے ایک نظر اپنی بے بسی کو دیکھا۔۔ اور ہاتھ مسلتی۔۔

یہاں وہاں ٹیھلنے لگی۔۔

آخر کار تھک کر اسنے سونگ پلے کردیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

امید تھی، ارمان تھے۔

خوشیاں بھی تھی بے حساب سی۔

بانہوں میں تھی دنیا میری۔۔

تھی زندگی جیسے خواب سی۔۔

ہر اک پل روشن تھا۔

میھکتا دل کا آنگن تھا۔

تھا جنت سے بڑھ کر پیارا میرا جہان۔۔۔

اے خدا تو بتا---

یہ کیا کیا خدا--

یہ کیوں کیا خدا---

بتا میرے خدا---

اسکو ایسا لگ رہا تھا یہ گانا اسکے دل سے نکل رہا ہو--
اسکی آنکھیں بھیگتی چلی گئیں۔ اسنے موبائل اٹھایا اپنے آنسو پوچھتی اپنا دیھان بٹانے کو اسکرولنگ شروع کردی-- مگر اسکے آنسو نہ تھمے--
اسنے لکھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عجیب ہوں اتنی عجیب ہوں کہ بس--
خود کو تباہ کر لیا اور ملال بھی نہیں.......

لکھ کر اس نے اپنی ٹائم لائن پر پوسٹ کر دیا--

اور تھوڑی ہی دیر میں بیزار ہوکر موبائل رکھ دیا۔

آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی۔

اچانک موبائل بج اٹھا۔۔

اس نے موبائل دیکھا دوسری طرف شیراز کی کال تھی۔

اس نے فون کان سے لگالیا۔۔

ہیلو۔۔

شیراز نے اسکے ہیلو بولتے ہی پوچھا۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

کیسی ہو دانیا۔۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا نے جواب دیا

جی میں ٹھیک ہوں۔ آپ کیسے ہیں۔

شیراز نے بھی جواباً'' کہا

اللہ کا کرم ہے۔

تھوڑی بہت باتوں کے بعد شیراز نے دانیا سے بہت سنجیدگی سے پوچھا۔۔

ایک بات پوچھوں دانیا؟؟

دانیا نے کہا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

جی پوچھیں۔۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شیراز نے کہا۔۔

میں نے آج تک اپنے بارے میں کچھ بھی نہیں چھپایا آپ سے۔۔
آپ میرے بارے میں سب کچھ جانتی ہیں۔۔
میں اپنی ہر بات شیئر کرتا ہوں آپ سے۔۔

کچھ بھی تو آپ سے نہیں چھپایا--

مگر میں آپ کے بارے میں آج بھی کچھ بھی نہیں جان پایا--

آپ مجھ سے کچھ بھی شیئر نہیں کرتیں۔

دانیا پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی میں کیا بتاؤں کچھ خاص نہیں ہے۔

بس آفس، گھر

اسکے علاوہ کچھ ہے ہی نہیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/

شیراز کہنے لگا۔

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آپ کے اداس رہنے کی وجہ جان سکتا ہوں؟؟؟

دانیانے کہا۔

بھلا میں کیوں اداس رہنے لگی--

اچھی خاصی زندگی ہے۔ اچھی جاب ہے۔ گھومتی پھرتی رہتی---------

وہ ابھی بول ہی رہی تھی کے لینڈلائن بج اٹھا۔

وہ جیسے خاموش سی ہوگئی۔

وہ لینڈ لائن تک گئ موبائل اسکے ہاتھ میں ہی تھا اور وہ لائن کاٹنا بھول گئ تھی۔

لینڈ لائن کان سے لگا کر اسنے ہیلو کہا اور ہمیشہ کی طرح خاموشی سے اسکو سننے لگی۔

رسیور رکھ کر وہ تھکے قدموں سے چلتی موبائل سائڈ پہ رکھتی چینج کرنے چلی گئی۔

کپڑے بدل کر نکلی بیگ، گاڑی کی چابی اور موبائل اٹھایا۔۔

لفٹ سے ہوتی ہوئ پارکنگ میں آئی۔

گاڑی کھولی گاڑی میں بیٹھی۔۔

شیراز کان لگائے اسکی ایک ایک آہٹ کو سن رہاتھا۔

فون کال کے بعد الماری کی آواز۔ ڈور لاک کی آواز۔۔

لفٹ کی آواز اسکے قدموں کی آواز، گاڑی کے کھلنے، بند ہونے اور اب گاڑی کے اسٹارٹ ہونے کی آواز۔۔

دانیا نے گاڑی اسٹارٹ کر کے لوکیشن دیکھنے کے لیئے موبائل اٹھایا۔۔

موبائل اٹھاتے ہی اسنے دیکھ لیا شیراز کال پر ہے۔

اس نے بنا کچھ کہے لائن کاٹ دی۔۔

شیراز نے دوبارہ کال کی دانیا نے رسیو کرلی--

دانیا کے رسیو کرتے ہی وہ بولا--

دانیا صبح کے 4 بج رہی ہیں وہاں--
تم اس ٹائم کہاں جا رہی ہو؟؟ اور فون کس کا تھا؟؟؟

دانیا نے کہا ایک دوست کی کال تھی۔
اور نائٹ پارٹی ہے اسکے گھر وہ بلا رہی ہے وہیں جا رہی--

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

شیراز فورا'' بولا--

تمہیں کب سے پارٹیز کا شوق ہوگیا۔
یونی میں تو ہر ایسے فنکشن میں تم غائب ہوجایاکرتی تھی--

دانیا نے کہا--

تب نہیں تھا مگر اب شوق ہے۔

یہ بول کر اس نے لائن کاٹ دی ---

وہ بتائے ہوے ایڈریس پر پہنچ گئ۔

اس نے باہر دیکھا تو اس کو اندازہ ہوا وہ اک نائٹ کلب تھا۔

وہ گاڑی سے اتری گاڑی کی ڈگی کھولی۔

اور اس میں رکھا باکس نکال ہی رہی تھی کے اس کے کندھے پر کسی نے ہاتھا رکھ دیا۔

دانیا نے مڑ کر دیکھا وہ پولیس والا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے دانیا سے پوچھا۔۔

کلب آئی ہو؟

دانیا نے کہا۔۔

ہاں----

آفیسر نے کہا۔۔

ٹھیک ہے پہلے اپنی چیکنگ کرواؤ۔۔

دانیا نے تیزی میں کہا۔۔

مگر کیوں؟؟؟
میں صرف ڈانس انجوائے کرنے آئی ہوں اور میرے علاوہ یہاں اور بھی بہت لوگ ہیں۔
آپ صرف میری ہی چیکنگ کیوں کرینگے؟

آفیسر نے کہا۔۔۔
کیوں کے ہمیں خبر ملی ہے بلیک اوڈی کار میں اسلحہ ہے۔
اور آپ کے پاس بلیک اوڈی ہے۔۔
اب آپ اپنی اور کار کی چیکنگ کرنیں دیں۔

دانیا کے ہاتھ پسینے سے بھیگنے لگے۔
وہ جانتی تک نہیں تھی اس باکس میں کیا ہے۔
وہ آنکھ بند کیے اللہ کو پکارنے لگی۔
اتنے میں آفیسر کی آواز آئی

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ دانیا سے پوچھ رہاتھا۔۔

اس باکس میں کیا ہے؟؟؟

اس سے پہلے کے دانیا کچھ بولتی وہ باکس کا سیل پیک کھولنے لگا۔
باکس کے اندر طرح طرح کی گنز تھیں۔
آفیسر نے دانیا کو اریسٹ کر لیا اور اسکے ہاتھ میں ہتھکڑی ڈال کر پولیس موبائل میں بیٹھادیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

×-------------------------------------×

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا پچھلے 15 منٹ سے جیل میں بند تھی۔ وہ جانتی تھی وہ شخص یہاں دانیاکو تین دن سے زیادہ رہنے نھیں دیگا اور نکال کر لے جائیگا۔ مگر ان تین دنوں میں اس کے ساتھ کیا کیا ہوگا وہ جانتی تھی۔

اس نے آنکھیں بند کر کے اللہ سے صرف اتنا کہا۔

تُوایسے راضی ہے تو میں بھی راضی ہوں۔بس ایک چھوٹی سی التجا ہے آپ سے ''میری عزت سلامت رکھنا''۔

مجھے قیامت کے دن اپنی ماں کے سامنے شرمندہ نا کرنا میرے مالک۔

بس ایک احسان مجھ پر کردو۔۔

وہ دل ہی دل میں اپنے اللہ سے باتیں کر رہی تھی۔ اسکی آنکھوں کے کناروں سے آنسو بہنے لگے۔

اتنے میں ایک پولیس آفیسر آیا اور دانیا کو اپنے ساتھ چلنے کا کہا۔

اب دانیا ایک بڑے سے کمرے میں کرسی پر بیٹھی تھی۔

اسکے سامنے ایک ٹیبل رکھی تھی اور ٹیبل کے سامنے 2 آفیسر کرسیوں پر بیٹھے تھے۔

کمرے کی چاروں جانب گلاس کی دیواریں تھیں۔آفیسر نے اس سے پوچھ گچھ شروع کردی۔

کس ملک سے آئی ہو۔

دانیا نے جواب دیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں پاکستانی ہوں۔

دوسرے آفیسر نے ٹیبل پر رکھے کاغز میں لکھنا شروع کیا۔

اسنے پھر پوچھا۔
کب آئی تھی؟

دانیا نے جواب دیا
میں 2012 میں آئی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دوسرے آفیسر کا ہاتھ تیزی کے ساتھ کاغز پر چل رہا تھا۔

اسنے اگلا سوال کیا۔۔
کیوں آئی تھی۔

دانیا نے کہا۔

میں یہاں hipages میں جاب کرتی ہوں۔

اگلا سوال۔

کس کے ساتھ رہتی ہو اور کہاں؟

اسنے جواب دیا۔

میں اکیلی رہتی ہوں۔ اور george street میں رہتی ہوں۔

https://www.classicurdumaterial.com/

اگلا سوال کیا گیا۔

Support@classicurdumaterial.com

یہ کام کب سے کر رہی ہو؟

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا نے جواب دیا۔

میں جب سے آئی ہوں hipages میں ہی کام کررہی ہوں۔

آفیسر نے ذور سے ٹیبل پر ہاتھ مار کر کہا۔

میں اس اسلحہ کی بات کر رہا ہوں جو تمھاری گاڑی سے نکلا۔۔

کب سے یہ سب کر رہی ہو اور کون کون ہے اس کام میں تمھارے ساتھ۔۔

دانیا نے کہا۔۔

وہ اسلحہ میرا نھیں تھا نہ ہی وہ باکس میرا تھا۔

یہ مجھے پھنسانے کے لیے کسی نے چال چلی ہے۔

آفیسر نے چیخ کر کہا۔۔

سچ بولو۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا نے کہا۔۔

میں سچ ہی بول رہی ہوں۔۔

وہ پھر چیخا سچ بول دو ورنہ تمھیں تھرڈ ڈگری ٹارچر دینگے۔جس سے تم چیخ چیخ کرسب کو سچ بتاؤگی۔ اسلیئے بنا مار کھائے خود ہی بتادو۔

دانیا نے کہا میں سچ ہی بول رہی ہوں وہ باکس میرا نہیں تھا۔

اس نے ہر طرح سے پوچھ لیا دانیا کا ایک ہی جواب تھا وہ سامان میرا نہیں۔

آفیسر نے اشارے سے لیڈی پولیس آفیسر کو بُلا کر کہا نھیں اُگل رہی۔ اب اپنے طریقے سے پوچھو۔

لیڈی آفیسر نے کہا آپ بے فکر رھیں سر میں سب اگلوا لونگی۔۔

دانیا کو بالوں سے کھینچتی ہوہ ٹارچر روم لے آئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

اس کمرے میں ایک بینچ ایک کرسی اور ایک ٹیبل رکھی تھی۔

Support@classicurdumaterial.com

دانیا کو کرسی پر بیٹھا کر آفیسر چلتی ہوئ ٹیبل کے پاس آکر کھڑی ہو گئ۔اور ٹیبل پر رکھی ایک ایک چیز اُٹھا کر دانیا کو دِکھا کر پوچھ رہی تھی کہ اسکا نام بتاؤ یہ کیا ہے۔

اُس سامان میں ہتھوڑی، پلاس، ڈنڈا، ہنٹَر ، رَسی، وغیرہ موجود تھیں۔یہ سب دکھا کروہ چلتی ہوئ دانیا کے پاس آئی اور کہا۔۔

یہ سب تمھاری خاطر مدارت کے لیئے ہے۔

میں تم سے پہلی اور آخری دفعہ پیار سے پوچھ رہی ہوں۔ سب سچ بتاؤ۔ وہ باکس کس مقصد کے لیئے لائی تھی اور کون کون ہے تمھارے گینگ میں شامل؟ کب سے کر رہی ہو یہ سب--

دانیا نے بہت مطمئن انداز میں کہا۔

وہ باکس میرا نہیں تھا، میرا کوئی گینگ نہیں۔ میں نائٹ کلب ڈانس انجوائے کرنے گئی تھی۔

آفیسر نے ڈنڈا اُٹھایا اور دانیا کو بُری طرح ڈنڈے سے مارنے لگی۔ مارنے کے دوران آفیسر پوچھ رہی تھی سچ بتاؤ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

دانیا ہر سوال کا ایک ہی جواب دے رہی تھی۔

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مجھے نہیں پتا وہ باکس میرا نھیں۔

جب کافی دیرڈنڈے سے مار کھا کربھی دانیا نے بیان نا بدلا تو آفیسر نے کسی کو آواز دے کرکہا اُتارو اس کے کپڑے اور لٹکاؤ اُلٹا۔دوسری آفیسر بھاگتی ہوئی آئی۔ آتے ہی دانیا کے کپڑے اتار کر رَسی سے باندھ کر اُلٹا لٹکا دیا۔

اب آفیسر نے دانیا کے جسم پر ٹھنڈا پانی ڈالا اود ڈنڈا اُٹھا کر پھر مارنے لگی۔ اسکا وہی سوال تھا اوردانیا کاایک ہی جواب کہ وہ باکس میرا نہیں

وہ کس کا ہے میں نہیں جانتی میری گاڑی میں کیسے آیا یہ بھی مجھے نھیں معلوم۔

جب آفیسر کے بہت دیرمارنے کے بعد بھی دانیا کا بیان نہیں بدلا تو اسنے ہنٹر اُٹھالیا اوربُری طرح دانیا کو پیٹنے لگی۔۔

دانیا کے جسم کی کھال اتر گئی مگر اسکا بیان نہیں بدلا۔

اب اس میں بولنے کی طاقت بھی نہیں بچی تھی۔ وہ صرف ہر سوال کے جواب میں "نہیں" کھہ رہی تھی۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جب مار کھا کھا کر درد کی شدت سے دانیا بے ہوش ہوگئی توآفسر نے پائپ کے زریعے پریشر سے دانیا کے اُپر پانی ڈالا۔

دانیا ہوش میں آئی توآفیسر نے اسکو پھرمارنا شروع کر دیا۔

یہاں تک کہ آفیسر خود مار مار کر تھک گئی۔اسنے دوسری آفیسر کو کہا اُتارو اسکو اور لیٹاؤ۔ دانیا کو اتار کر بینچ پر لیٹا دیا گیا۔

آفیسر نے پانی پیا دانیا نے اسکو پانی پیتا دیکھا تو شدید پیاس کا احساس ہوا۔

مگر اسکے منہ سے آواز نہ نکلی۔

آفیسر نے دانیا کے ہاتھ اور ٹانگیں رَسی کی مدد سے بینچ سے باندھ دیے.اور ڈنڈا اُٹھا کر اس کے پاؤں کے تلوں پر زور زور سے ڈنڈے مارنے لگی۔۔

ہر لگتے ڈنڈے کے درد کا احساس دانیا کو پاؤں سے زیادہ اپنے سر پر لگتا محسوس ہو رہا تھا۔مگر اسکی نا ہاں میں نہیں بدلی۔

اسکا جواب اب بھی وہی تھا کہ وہ باکس میرا نہیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آفیسر اُس کو چھوڑ کر باہر آ گئی اور جینٹس آفیسر سے کہا یہ مکمل ٹرینڈ ہے۔اتنی مار کھا کر بے گناہ بھی جرم قبول کر لیتا ہے۔ اور اسکا جواب اب بھی وہی ہے۔

جینٹس آفیسر غصے سے اندر آیا اور دوسری آفیسر سے کہا

کھولو اسکو اور بیٹھاؤ۔

دانیا کو کھول کر کرسی پر بیٹھا دیا گیا۔اور پھر سے ہاتھ پاؤں کرسی سے باندھ دیے گئے۔

آفیسر نے پلاس اٹھایا اور دانیا کے پاس آکر گھُٹنو کے بل بیٹھ گیا۔دانیا کے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی اٹھائی اور ناخن پلاس سے کھینچ کے اکھاڑ دیا۔

دانیا کی درد میں ڈوبی آواز گونجی

اللہ---------

اُس آفیسر نے ایک ایک کر کے دانیا کے سیدھے ھاتھ کے تمام ناخن جڑ سے اکھاڑ دیے۔دانیا نیم بے ہوشی کی حالت میں تھی جب آفیسر نے بالوں سے کھینچ کردانیا کا سر اُپراٹھایا اور پھر پوچھا۔ دانیا نے اسکے سوال کے بدلے میں اس سے کہا پانی--- پانی---

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آفیسرمسکرایا۔اور اسنے ایک گلاس اٹھایا اور اپنے جسم کی غلاضت سے گلاس کو بھر دیا۔جب کے دوسرے گلاس میں پانی بھرااور دونو گلاس دانیا کے سامنے رکھ کر کہا۔

سچ بولوگی اور سب بتاؤگی تو یہ صاف پانی تمہیں پینے کو دے دونگا۔ورنہ دوسرے گلاس کی طرف اشارہ کر کے مسکرانے لگا۔

آفیسر دانیا کے انتہائی قریب آکر بولا پانی چاہیئے؟

دانیا نے آفیسر پر ایک نظر ڈالی اور آنکھیں بند کر لیں اور کہا۔۔

مجھے پیاس نہیں ہے۔

آفیسر نے غصے میں اسکے دوسرے ہاتھ کے بھی سارے ناخون نوچ ڈالے۔دانیا درد کی شدت سے بے ہوش ہوگئی۔

دانیا کی آنکھ کھلی تو اسکی آنکھوں میں تیز روشنی چبھ رہی تھی۔اسنے فوراً آنکھیں بند کرلیں۔پھر آہستہ آہستہ اُس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی وہ ایک سرد اور انتہای چھوٹا کمرہ تھا۔ جہاں کھڑے تو کیا آپ مکمل سیدھا بیٹھ بھی نہیں سکتے۔آپ سیدھا لیٹ بھی نہیں سکتے۔ وہ ایک ڈربہ نما کمرہ تھا۔ جس کی اُنچائی 3تین یا ساڑھے تین فٹ اورلمبائی 4 فٹ کی تھی۔ اور جسکے چارو جانب دیواریں تھیں۔ نا کوئی درواذہ نا کھڑکی تھی۔ ہاں ایک دیوار میں بہت ساری چھوٹی چھوٹی جالی جیسے سراخ تھے جو غالیبن وینٹلیشن کے لیے دیئے گئے تھے۔دوسری طرف شدید اندھیرا تھا جب کے کمرے میں چبھتی ہوئی تیز روشنی کمرے کا درجہ حرارت بار بار تبدیل ہو رہا تھا کبھی منفی ہوجاتا تو کبھی شدید گرم۔دانیا کے جسم پر کوئی لباس نہیں تھا۔وہ پیاس کی شدت سے نڈھال تھی۔ جسم کا ہر حصہ درد اور تکلیف سے ٹوٹ رہا تھا۔

وہ کروٹ لیئے گھٹنے موڑے لیٹی ہوئی تھی۔کیوں کے ٹانگیں سیدھی ہو بھی نہیں سکتی تھیں۔ کمرے کی لمبائی اتنی ہی تھی۔

×-----------------------------------×

آج اس ڈربا نما کمرے میں بند دانیا کا دوسرا دن تھا۔

وہ ابھی بھی اسی طرح لیٹی تھی۔ جسم میں اتنی بھی ہمت نا تھی کہ وہ ہِل جُل سکتی۔وہ ابھی بھی بھوکی پیاسی تھی۔اچانک وہ جالی نما دیوار ہٹ گئی۔

آفیسر نے گردن اندر ڈالی اوردانیا کو ٹانگوں سے پکڑ کر کھینچتے ہوے باہر نکالا۔ دانیا باہر آئی تو وہ اپنی ٹانگوں پر کھڑی ہونے کی بھی طاقت نہیں رکھتی تھی۔آفیسر نے لیڈی آفیسر کو بُلا کر کہا اِس کو کپڑے پہنا کر باہر لاؤ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا 2 آفسروں کے سہارے باہر آئی تو سامنے وہی انسان بیٹھا تھا جو اِن سب کا ذِمیدار تھا۔دانیا کا دِل چاہا چیخ کر بتادے سب کو کہ یہی ہے۔

مگر اسکے ہونٹ سلے ہوے تھے۔

اس شخص نے مسکراتے ہوئے آفیسر سے ہاتھ ملایا۔ اوردانیا کو اپنے کندھے کے سہارے گاڑی تک لے گیا۔گاڑی میں بیٹھا کر اس نے دانیا کے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے پیار سے دانیا کو کہا۔

یو آر سو بریو گرل۔

آئی ایم ٹوٹلی امپریس ود یو۔

گوڈ گرل۔

وہ مزید بھی کچھ کہتا۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

مگر دانیا نے اُس کا ہاتھ غصے سے جھٹک دیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ دانیا کو سیدھا ہسپتال لے آیا۔

×--×

آج 22 دن ہوگئے تھے دانیا کو ہسپتال میں آئے۔

وہ اب بہت بہتر محسوس کر رہی تھی۔

اسکے ہاتھوں میں بندھی پٹی بھی اب کھُل گئی تھی۔نرس اُس کو سیب کاٹ کر دے رہی تھی۔

اچانک کمرے کا دروازہ کھُلا وہ اندر چلا آیا۔ کیسی ہو دانیا اُس نے قریب آکر پوچھا۔دانیا بنا جواب دیے دوسری جانب دیکھتے ہوئے سیب کھانے لگی۔وہ مسکراتا ہوا بولنے لگا۔

بہت بہتر لگ رہی ہو۔ میں ڈاکٹر سے بات کر کے آیا ہوں۔

ڈاکٹر کا کہنا ہے اب تم گھر جا سکتی ہو۔دانیا نے اب بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے نرس کو کہا

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

اسکا سامان پیک کر دو۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

×-----------------------------------×

اس کو گھر آئے تین دن ہو گئے تھے۔وہ اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی تھی جب اچانک کمرے کا دروازہ کھُلا وہ اندر آگیا۔

دانیا ایک دم اُٹھ بیٹھی اور چیخ کر کہا۔

بنا اجازت تم میرے گھر کیسے آئے۔ دروازہ لاکڈ تھا کیسے کھولا؟

وہ مسکرا کر دانیا کو دیکھنے لگا۔ اور اسکے بستر پر چابی اُچھال دی۔

تمھارے بیگ میں سے نکالی تھی یہ رہا تمھارا بیگ اور یہ رہا موبائل۔ تمھارے آفس سے 23 دن پہلے فون آرہا تھا میں نے بول دیا تمھارا ایکسڈنٹ ہوگیا ہے۔ پھر سب کی ہی کال آنے لگی تو موبائل بند کر دیا تھا میں نے۔دو دن اور ریسٹ کرو اُس کے بعد آفس جانا شروع کرو۔

https://www.classicurdumaterial.com/

بول کر وہ چلا گیا۔

Support@classicurdumaterial.com

دانیا غصے سے بند دروازہ دیکھتی رہی۔دانیا نے اٹھ کر مین دروازہ لاک کیا اور واپس آئی اورموبائل آن کرلیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے نیٹ آن کِیا اور لاگ اِن ہوتے ہی لاتاداد میسجز اسکے سامنے تھے۔زیادہ تر شیراز ہمدانی کے تھے باقی ماہم اور حجاب کے تھے۔اسنے مسکراتے ہوے شیراز کو سلام کا میسج دیا۔ ابھی سینڈ کیا ہی تھا کے ماہم کی کال آگئی۔وہ دانیا سے لڑ رہی تھی کے اتنے اتنے دنوں بنا بتائے کہاں غائب ہوجاتی ہو۔ دانیا مسکرا کر اسکو پیار سے جھوٹی کہانی سنا رہی تھی کے میں مصروف

تھی۔ہوٹل کا پروجیکٹ چل رہا تھا۔ دانیا نے جیسے تیسے بہلا کر اسکی باتوں کا رخ موڑ دیا۔۔ پھر تھوڑی بہت ہنسی مذاق کے بعد فون بند کر دیا۔

دانیا نے ابھی ماہم کی کال بند ہی کی تھی کے موبائل دوبارہ بج اُٹھا۔

شیراز ہمدانی کی کال تھی۔

کال اُٹھاتے ہی بہت بےتابی سے وہ بولا۔۔

دانیا۔۔۔

کہاں ہو یار؟

https://www.classicurdumaterial.com/

اس دن تم نے آدھی رات کو اچانک باتوں کے بیچ میں لائین کاٹ دی اور غائب ہوگئی وہ بھی پورے مہینے کے لیے۔

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پوچھ سکتا ہوں کہاں تھی۔؟؟؟

دانیا نے وہی اسکو بھی کہانی سنا دی جو ماہم کو کہانی سنائی تھی۔تھوڑی دیر وہ چُپ رہا اسکے بعد بہت اپنائیت بھرے انداز میں بولا۔

میں نے آج تک تم سے دوستی کا کہا۔

آج میں دوستی کے علاوہ ایک اور رشتہ تم سے جوڑنا چاہتا ہوں--

دانیا نے حیران ہو کر سوال کیا کونسا رشتہ؟

وہ بہت اپنائیت سے کہنے لگا۔

میں تمھاری ڈائری بننا چاہتا ہوں۔

https://www.classicurdumaterial.com/

دانیا کے لب ہلے۔

Support@classicurdumaterial.com

ڈائری.......................

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شیراز نے کہا ہاں ڈائری--

وہ ڈائری جہاں تم اپنا آپ اتار دو،
وہ ڈائری جہاں تم بنا سوچے سمجھے لکھتی اور بولتی چلی جاؤ،
وہ ڈائری جہاں تم اپنا ماضی اُتاردو--

وہ ڈائری جہاں تم اپنے بچپن کی شرارتوں سے لے کر اپنے حال تک کی،------- آج تک کی ذندگی لکھ دو۔

جہاں تم بے فکر ہوکر اپنا ہر دکھ ، ہر درد، ہر آنسو لکھ دو۔۔

جہاں تم اپنی ہنسی، اپنی خوشی، اپنے خواب لکھ دو

اپنے گزرے ہوئے کل کے درد سے لے کر اپنے آنے والے کل کی امیدیں لکھو۔۔

میں یہ وعدہ کرتا ہوں تم سے کے یہ ڈائری ہمیشہ تمھاری ملکیت رہیگی۔اس ڈائری پر لکھا تمھارا لفظ لفظ اس دل میں دفن ہوجائے گا۔

یہ عام ڈائری نہیں ہے دانیا کہ جہاں انسان مر جائے تو ڈائری دوسروں کے ہاتھ لگ جایاکرتی ہیں۔یہ وہ خاص ڈائری ہے جس کی قبر بھی تم خود بناؤگی۔

تم جیسے جیسے لکھوگی الفاظ دفن ہوتے جائینگے۔

میں تمھاری ڈائری بننا چاہتاہوں دانیا۔----------

میں تمھاری ڈائری بننا چاہتاہوں دانیا۔

دانیا اُس کے الفاظ میں کہیں کھوگئی۔ وہ خاموشی سے بُت بنی شیراز ہمدانی کی باتوں میں اپنا آپ پگھلتا محصوص کر رہی تھی۔

اُس کو لگ رہا تھا اگر وہ ایک لمحہ بھی مزید کال پر رہی تو اُس کا اپنی ذات اور اپنے دِل پہ چڑھایا ہوا خول ریزہ ریزہ ہوجائیگا۔

دانیا نے گھبرا کر جلدی سے فون رکھ دیا۔

اُسکے دل کی دھڑکنیں اس کے قابو سے باہر ہو رہی تھیں۔ اسکا سانس ایسے پھول رہا تھا جیسے وہ کئی صدیوں سے بھاگ رہی ہو۔اس نے پاس رکھا پانی کا جگ منہ سے لگالیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ پچھلے دو گھنٹوں سے زمین پر بیٹھی شیراز کی کہی باتوں میں کھوئی ہوئی تھی۔اسکے کانوں میں شیراز کے کہے الفاظ گونج رہے تھے۔

میں تمہاری ڈائیری بننا چاہتاہوں دانیا۔جہاں تم اپنا ہر دکھ،درد اور پریشانی لکھ دو۔۔۔۔

اسکی آنکھوں کے سامنے اسکا ماضی گھومنے لگا۔

اُس کو بہت قریب سے اپنی درد بھری چیخیں سنائی دے رہی تھیں۔

اسکو یاد آنے لگا۔اُس کو کب کب ایک کاندھے کی ضرورت پڑی۔کب کب اُس کا دل کیا کہ وہ کسی اپنے کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روئے۔

اُس نے اپنی دوستوں کو بھی اپنے غموں سے،دکھوں سے، مشکلوں سے ہمیشہ دور رکھا تعکہ اُسکا مان، غرور اور عزت سلامت رہے۔

وہ اپنوں کی نظروں میں خود کے لیے بے توقیری، حقارت اور بدگمانی نہیں دیکھ سکتی تھی۔

اُس نے خود پر اس طرح سے خول چڑھارکھاتھا کے اسکو خود بھی اپنا درد دکھائی نہ دیتا تھا۔

وہ آج تک اپنے دل کا بھاری بوجھ اکیلے اُٹھائے پھر رہی تھی۔

آج جب شیراز نے اس کے سامنے اپنا کندھا پیش کیا۔ تو اُسکا دل کر رہا تھا۔ اُس کے کندھے پر سر رکھ کر روتی چلی جائے۔

بہت دیر وہ خود کو روک نہ سکی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

اور اُس نے موبائل اُٹھا کر لکھنا شروع کر دیا۔

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میرا نام دانیا بخت ہے۔

میرے ڈیڈ کا نام شاہ نواز بخت ہے جو کے پاکستان کے ایک مایاناز ،اور بڑے مشہور بزنس مین میں شمار ہوتے ہیں۔پاکستان کے ہر شہر میں اُن کے ہوٹیلز اور کلبز ہیں۔

میری مما کانام مایا تھا اور وہ لندن کی ایک مشہور وکیل تھیں۔

مما اور ڈیڈ کی پسند کی شادی تھی۔اور وہ دونوں لندن میں ہی رہتے تھے۔ڈیڈ وہاں اپنا بزنس چلا رہے تھے جبکہ پاکستان کا بزنس دادو دیکھ رہے تھے۔میری پیدائیش لندن میں ہی ہوئی۔

جب میں ڈھائی سال کی تھی دادو کو شدید قِسم کا ہارٹ اٹیک ہوا۔ہم تینوں فوراً کراچی چلے آئے۔ دادو کی تبعیت سمبھل تو گئی مگر دادو نے ڈیڈ کو واپس جانے نا دیا۔ اُن کا کہنا تھا کہ اب مجھ سے اکیلے بزنس نہیں سمبھلتا۔

میں اب اپنے بیٹے، بہو اور پوتی کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔اب مجھ سے اکیلے نہیں رہا جاتا۔ ڈیڈ نے بھی اپنے لندن کا بزنس وائنڈاپ کیا اور مکمل پاکستان شفٹ ہوگئے اور دادو کا سارا بزنس سمبھال لیا۔ جب کے مما کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا۔دادو نے مما کے نام کراچی میں موجود ایک کلب کردیا تھا جو مما چلانے لگی تھیں۔

میرا ایڈمشن ایک بڑے سے پرائیوٹ اسکول میں کروادیا گیا۔

وہیں میری دوستی ماہم، حجاب اور مہر سے ہوئی۔ہم اسکول سے لے کر کالج اور پھر یونیورسٹی میں بھی ساتھ تھے۔

میں پانچ سال کی تھی جب پھوپو نے میرے ہاتھ میں انگھوٹی پہنا کر کہا یہ تو میرے شعیب کی دلہن بنے گی۔

ڈیڈ اپنی بہن کی محبت کے آگے انکار نہ کر سکے۔اور خوشی خوشی رشتہ قبول کر لیا۔

دادو کی تو جیسے من کی مُراد پوری ہوگئی ہو۔ وہ خوشی سے پھولے نہ سما رہے تھے۔

جب کے مما کچھ خاموش سی ہوگئی تھیں۔مگر پھر کچھ سوچ کر کہنے لگیں ابھی تو دونو بہت چھوٹے ہیں۔ بچوں کو بڑا تو ہوجانیں دیں پھر یہ فیصلے بھی ہوجائینگے۔

مگر ڈیڈی کے آگے کس کی چلتی تھی مما کی بات کو رد کر کے بہن کو زبان دے دی۔

پھوپو کا گھر میرے گھر سے کوئی چار گلیوں کے بعد ہی تھا۔ ہم اکثر ایک دوسرے کے گھر آیا جایا کرتے تھے۔ ساتھ میں کھیلتے کودتے جوان ہوگے۔ شعیب اور میری دوستی اتنی گہری ہوگئی تھی کے ہمارا ایک دن بھی بنا بات کیئے نہیں گزرتا تھا۔

شعیب مجھسے 6 سال بڑا تھا۔ مگر وہ میرا اس طرح سے خیال رکھتا تھا جس طرح ایک باپ اپنی بیٹی کا رکھتا ہے۔ وہ میری بے حد حفاظت کرتا تھا۔ مجھے ایک خراش بھی آجائے تو وہ اتنا فکرمند ہوجاتا تھا کہ بار بار پوچھتا تھا تم ٹھیک تو ہونا درد تو نہیں ہو رہا؟ ہسپتال چلیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ میرے لیے بلکل پاگل تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کبھی فون پر میری روتی ہوئی آواز بھی سُن لے تو آدھی رات کو بھی میرے دُکھڑے سُننے گھر آجایا کرتا تھا۔

اور دادو کے ساتھ بیٹھ کر میری ساری رام کہانی سُنا کرتا تھا۔

میرے دُکھڑے ہوتے بھی کیا تھے میری کسی دوست سے لڑائی کا ہوجانا۔ ٹیچر یا ڈیڈ کا مجھے ڈانٹ دینا۔

وہ مجھے واقعی اپنے ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھتا تھا۔

کبھی روڈ کراس کرتے میرا ہاتھ پکڑلیا کرتا۔

ہمارے بیچ محبت کا اظہار کبھی نہیں ہوا۔ مگر ہم نے بچپن سے ایک دوسرے کا نام ایک ساتھ منسلک پایا۔ہم نے بچپن سے ہر ایک سے یہی سُنا کے بڑے ہو کر ہماری شادی ہوجائےگی۔

ہم بھی ایک دوسرے کو اپنی ملکیت سمجھنے لگے تھے۔

مجھے کیا کرنا ہے کیا نہیں،کہاں جانا ہے کہاں نہیں، کیسے کپڑے پہننے ہیں، غرض یہ کے میرے ہر کام میں شعیب کی پسند اور اجازت شامل ہوتی تھی۔

اسی طرح وہ بھی ہر کام کرنے سے پہلے مجھے بتانا ضروری سمجھتا تھا۔

ہر رات کو سونے سے پہلے پورے دن کی روداد ایک دوسرے کو میسج پر لکھ کر بتایا کرتے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

میں کبھی شعیب کے ساتھ باہر جاؤں اور کوئی مجھے نظر اُٹھا کر دیکھ بھی لیتا تھا تو وہ غصے سے پاگل ہوجایاکرتا تھا۔ شعیب کا بس نہیں چلتا تھا کہ یا تو اُس انسان کو جان سے مار دے یا مجھے کھیں چھپادے۔

اور حقیقتاً مجھے اُس کا یوں مجھ پہ قابض ہونا بہت اچھا لگتا تھا۔

وہ ہمیشہ میرا محافظ بن کر میرے ساتھ کھڑا رہتا۔

اُس نے مجھے نا کبھی الگ نظر سے دیکھا نا ہی مجھے غلط انداز سے ہاتھ لگایا۔ نا اُسنے مجھے کبھی کوئی خواب دکھائے تھے نا محبت کے دعوے کیئے تھے نا کوئی وفاوں کی قسمیں کھائیں تھیں۔

ہمارا رشتہ دوستی، عزت اود خیال رکھنے والا تھا۔ وہ مجھے ہمیشہ بچوں کے جیسا ٹریٹ کرتا تھا۔

میری عادتیں میری ہرکتیں اور میرے شوق بچپن ہی سے لڑکیوں جیسے بلکل نہیں تھے۔ نا مجھے چوڑیاں پسند تھیں نا مہندی، نا برینڈڈ کپڑوں کا، نا شاپنگ کا شوق تھا۔

میں تو بازار بھی نہیں جاتی تھی نا ہی مارکیٹوں میں پھرنا مجھے پسند تھا۔

میرے کپڑے مما لایا کرتی تھیں جو بھی وہ لاتیں میں پہن لیتی۔

مجھے نا ڈراموں میں نا فلموں میں انٹرسٹ تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/

میرے شوق ہی الگ تھے۔ سوئمنگ, پینٹنگ, میوزیکل انسٹرومنٹس, باسکٹ بال, مجسمہ سازی, پیرا ڈائیونگ کا شوق تھا مجھے۔

مجھے کار ریسنگ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔

مجھے دنیا کا کونا کونا گھومنے اور قدرتی مناظر کی تصاویر اکٹھا کرنے کا شوق تھا۔

میری مما کو میری ان خواہشات کا علم تھا۔

وہ میری ہر ایک خواہش بنا کہے پوری کردیا کرتی تھیں۔

میرے ہر ثمر وکیشن میں وہ میری پسند کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دنیا کے بہترین انسٹِیٹوٹ سے کورسز کرواتی تھیں۔

میرے لیئے گھر کا ایک کمرہ میوزیکل انسٹرومنٹس سے سجا دیا۔

میں نے ہر انسٹروِمینٹس کو بجانے کا باقائدا کورس کیا۔

میں نے پیرا ڈائیونگ سیکھنے کے لیے یو۔ ایس۔ اے کے ایک مشہور ٹریننگ سینٹر سے ٹریننگ لی۔

سب سیکھا باسکٹ 'بال پینٹنگ 'مجسمہ سازی

اور سوئمنگ میں نے ایسی سیکھی کے میں لگاتار 8 گھنٹے سمندر کی گھرائی میں سوئمنگ کر سکتی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

میں نے بچپن سے ڈیڈ کو ہوٹل ڈیذائنگ کرتے دیکھا اور دیکھ دیکھ کر شوق بھی چڑھ گیا۔ میں لیپ ٹاپ پر خود ہی ڈزائِنگ کرنے لگی میں 9 کلاس میں تھی جب ایک دن ڈیڈ کو اپنا بنایا ہوٹل ڈیزائن دکھایا۔ وہ دیکھ کر حیران رہ گئے اور اس ڈزائن کو اپرُوو کروا کے مَری میں ہوٹل بنایا گیا۔ جو میرے اور شعیب کے نام دادو نے کروادیا۔

دادو نے میرے پہلے ڈزائن کردہ ہوٹل کے بن جانے کی خوشی میں پارٹی رکھی۔ پھوپو اور ہماری فیملی مَری میں تھے۔ تقریب کے دوران مما کی تبعیت شدید خراب ہوگئی۔

اتنی خراب کے وہ درد سے تڑپ رہی تھیں۔

اُنہیں ڈیڈ فوری طور پر ہسپتال لے کر گئے مگر وہاں بھی مما کا درد نا سمبھلا۔ ہم کراچی واپس آگئے مما کے سر کا درد وقت کے ساتھ بڑھتا جارہا تھا۔

مما کو ہسپتال میں ایڈمٹ کر دیا گیا۔ مما کے بہت سے ٹیسٹ ہوئے تو پتا چلا مما کو برین کینسر ہے جو کے لاسٹ اسٹیج پر ہےاور مما کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔

میں بہت ڈر گئی تھی کے یہ مما کو اچانک کیا ہوگیا۔ ایسے کیسے ڈاکٹر کہہ سکتا ہے کے میری مما کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

میں دن رات مما کے پاس بیٹھی دعائیں مانگتی رہتی تھی مما کی صحت کی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مما کے آپریشن کا فیصلہ کیا گیا۔

جس دن صبح مما کا آپریشن تھا۔ اُس سے ایک رات پہلے مما نے میرا ہاتھ پکڑلیا اور مجھے اپنے بہت پاس بیٹھا کر کہا۔

دانیا تم بہت بہادر ہو۔

تم میرا فخر میرا غرور ہو۔

میری باتوں کو اپنے پلو سے باندھ لو۔

میرے بعد تمہیں بہت ہمت سے کام لینا ہے۔

جیسا بھی وقت آئے تم حوصلے اور ہمت سے کام لینا۔

اپنی ہمیشہ حفاظت کرنا۔

ایک عورت کے پاس سب سے قیمتی چیز پتہ ہے کیا ہوتی ہے؟

عورت کے لیے سب سے قیمتی چیز ہوتی ہے اُس کی عزت۔

اور جب کسی عورت کے پاس عزت نہ رہے تو وہ عورت پھر عورت نہیں رہتی۔

عورت کو اپنی عزت کی حفاظت اپنی آخری سانس تک کرنی چاہیئے۔

ماں باپ ساری زندگی ساتھ نہیں رہتے ہیں بیٹا۔ موت برحق ہے اور ایک دن موت ہر ایک کو آنی ہے۔

کل میں اور ڈیڈ کبھی ساتھ نہ ہوں تو مجھسے وعدہ کرو تم اپنی زندگی سے ذیادہ اپنی عزت کی حفاظت کروگی۔

جب مرنا ہر ایک نے ہی ہے تو مزہ تو یہ ہے کے عزت سے جان دی جائے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

عزت کے بنا زندگی موت سے بھی بدتر ہے۔ اور دوسری بات کہ دنیا کے کسی بھی انسان پر کبھی یقین نہیں کرنا۔ یقین صرف اللہ کی زات پہ رکھنا۔ جو بھی اللہ کرتا ہے بہترین کرتا ہے۔ تم دل لگا کر پڑھنا۔اور اپنا بہت سارا خیال رکھنا۔

میری دعائیں ہمیشہ تمھارے ساتھ رہینگی میرے بچے۔

اللہ کے سپرد تمہیں کیئیے جا رہی ہوں میرا اللہ میری بیٹی کی حفاظت فرمائیے آمین۔

وہ ساری رات مجھے بہت سا پیار اور دعائیں دیتی رہی۔

جب صبح مما کو آپریشن کے لیئے لے جا رہے تھے مما نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا میری بیٹی بہت سمجھدار اور بہادر ہے۔ میری ساری باتیں یاد رکھنا اپنا خیال رکھنا۔

میں نے مما کو کہا آپ واپس آئینگی آپ ہی کہتی ہیں اللہ سے سچے دل سے جو بھی مانگو مِلتا ہے۔ میں نے مانگ لیا اپنے اللہ سے آپکو آپ جائیں اور ٹھیک ہوکر واپس آئیں۔

میں اُن کو پیار کرنے لگی تو اُنھوں نے کچھ پڑھ کر مجھ پہ دم کیا میرا ماتھا چوما۔

اور نرس اُن کو اسٹریچر میں ڈال کر لے گئی۔

جاتے ہوئے مما نے مجھے وکٹری بنا کے دکھائی میں مسکرادی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مما کا آپریشن 8 گھنٹوں تک چلتا رہا۔ میں آپریشن تھیٹر کے باہر ٹہلتی رہی۔ کبھی کوئی ڈاکٹر نکلتا تیزی سے کہیں جاتا اور پھر واپس بھاگتے ہوے اندر چلا جاتا۔ ایسا 2 بار ہوا اور ہر بار میں تیزی سے ڈاکٹر کے پاس بڑھتی مگر وہ دونوں بار ہاتھ کے اشارے سے انتظار کرنے کا کہہ دیتا۔

8 گھنٹوں کے بعد ڈاکٹر باہر آیا اور ڈیڈ کا پوچھا ڈیڈ قریب ہی بیٹھے تھے بھاگ کر آئے۔ وہ ڈیڈ کو کچھ دھیرے سے بولتے اندر لے گئے۔ شعیب بھی انکے پیچھے بھاگا۔ مگر اچانک شعیب باہر آیا اور میرے سر پہ ہاتھ رکھ دیا میں نے پوچھا کیا ہوا شعیب مما ٹھیک ہوگئی ہیں نا؟ وہ کچھ بولا ہی نہیں۔ پھوپو کو اُس نے کچھ اشارہ کیا۔ پھوپو نے آگے برھ کر مجھے گلے لگا کر کہا بیٹا صبر کرو۔۔۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

مما کفن میں لپٹی سامنے لیٹی تھیں۔ وہ بے خبر سو رہی تھیں ہلکا سا مسکراتا چھرہ تھا اُنکا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں مما کو بار بار پیار سے آوازیں دے رہی تھی مما اُٹھ جائیں سب کو غلط فہمی ہو رہی ہے اُٹھجائیں جلدی سے اور بیڈ پر چل کر لیٹیں یہاں آپ بلکل اچھی نہیں لگ رہی۔

میں دھیرے دھیرے مما کو جگاتی رہی۔

اتنے میں آواز آئی نماز کا وقت ہورہا ہے چلنا چاہیئے سب میت کا آخری دفعہ دیدار کرلیں۔ میں مما کے قریب آگئی مما اُٹھ جائیں جلدی، یہ سب پاگل ہوگئے ہیں میں نے اللہ سے دعا کی تھی اس لیئے آپکو کچھ بھی نہیں ہوگا آنکھیں کھول کر تو دیکھیں آپ اُٹھ جائینگی۔

اچانک پھوپو نے آگے بڑھ کر مجھے پکڑ کے کہا مما کو اللہ حافظ کہو۔

کسی نے آگے بڑھ کر مما کا چھرہ ڈھانپ دیا۔

میں چیختی رہی۔

آپ لوگوں کو غلط فہمی ہورہی ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/

مما سو رہی ہیں تھوڑی دیر رُک جائیں یہ ابھی اُٹھ جائینگی مما ایسے ہی سوتی ہیں۔

Support@classicurdumaterial.com

مگر کسی نے میری سُنی ہی نہیں اور مما کو لے کر چلے گئے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جب سارے مرد مما کو چھوڑ کر گھر واپس آئے میں بھاگ کر شعیب کے پاس گئ۔میں نے اسکو قسم دی اور کہا ایک بار قبر کے پاس کان لگا کر سن لو مما جاگ گئی ہونگی وہ آوازیں دے رہی ہونگی۔

میں ہاتھ جوڑ کر اسکے سامنے کھڑی ہوگئ کے ایک بار دیکھ آؤ۔

اسنے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ دیکھ کر آئے گا۔

وہ گیا اور واپس آکر میرے سامنے کھڑا ہوگیا

میں اُسکو امید بھری نظروں سے دیکھنے لگی اسنے انکار میں سر ہلادیا۔

میں بے ہوش ہوگئی۔

* * * * * *

* * * * * * *

*

مما کو گئے چھٹا دن تھا۔ ڈیڈ کو کسی ضروری کام سے دو دنوں کے لیے جانا پڑگیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں اور دادو لاونج میں بیٹھے تھے جب اچانک دروازہ کھُلا اور ڈیڈ اندر آگئے۔

میں نے ڈیڈ کو دیکھتے ہی کہا۔۔

ڈیڈ میں آپکو مِس کر رہی تھی۔

میں نے بولتے بولتے ڈیڈ کے ساتھ کھڑی لڑکی کو دیکھا وہ بہت جوان تھی مجھسے چند سال ہی بڑی ہوگی میں سمجھی ڈیڈ کے کسی دوست کی بیٹی ہے میں نے مسکرا کر پوچھا ڈیڈ یہ کون ہے؟

ڈیڈ نے کہا بیٹا یہ آپکی نئی مما ہیں۔

\- ✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳
✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳

دادو مجھے لے کر دوسرے گھر آگئے۔

ہم نے اپنی ایک نئی دنیا بنا لی تھی ڈیڈ سے ملنا ہی چھوڑ دیا تھا۔

پھوپو کی فیملی نے بھی ڈیڈ کو چھوڑ دیا تھا۔

میرا کالج مکمل ہوگیا تھا اور اب یونیورسٹی میں ایڈمشن چل رہے تھے۔ شعیب نے ہی ساری بھاگ دوڑ کی اور میرا یونیورسٹی میں ایڈمشن کروادیا۔ میں ارکیٹیکٹ کی پڑھائی کر رہی تھی۔

یونیورسٹی شروع ہونے میں بس پندرہ دن رہ گئے تھے۔

میں دادو کے ساتھ باتیں کر رہی تھی۔ بہت ساری باتیں دادو اور دادی کی باتیں ان کی جوانی کے قصے۔

وہ ہنس ہنس کے سُنا رہے تھے۔ پھر دادو کی فرمائیش پر میں چائے بنانے کچن گئی۔

چائے بنا کر دادو کو دینے آئی تو دادو اپنا ہاتھ اور سینا پکڑے کانپ رہے تھے۔ میں نے بھاگ کر دادو سے پوچھا کیا ہوا دادو انھوں نے اٹک اٹک کر کہا ڈاکٹر--- فون----شعیب---

میں نے جلدی سے دادو کا موبائل اٹھایا تو دوسری جانب کوئی لائین پر تھا۔میں نے لائین کاٹی اور شعیب کو فون کیا۔

میں ہسپتال میں ویٹنگ ایریا میں بیٹھی تھی اور شعب دادو کے ساتھ اندر تھا تھوڑی ہی دیر بعد شعیب واپس آیا تو میرے گلے سے لگ کر رونے لگا اور کہا نانو ہمیں چھوڑ کر چلے گئے دانی۔

دادو کے سویم والے دن ڈیڈ نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کا کہا۔ شعیب اچانک کھڑا ہوگیا میرا ہاتھ پکڑ کر کہا نہیں جائیگی دانی آپ کے ساتھ کھیں۔اسکی فکر کرنا آپ چھوڑدیں دانی آپکی نھیں میری زمیداری ہے۔

ڈیڈ نے غصے سے کہا کون ہو تم اس کے؟ دانیا میری بیٹی ہے باپ ہوں میں اسکا اور میں اپنے ساتھ لے کر جاؤنگا دانیا کو۔

ڈیڈ نے کہا چلو دانیا میں نے شعیب کا ہاتھ دونو ہاتھوں سے پکڑلیا۔

ڈیڈ نے غصے میں کہا اگر آج تم میرے ساتھ نہیں گئی تو سمجھ لینا میں بھی مر گیا تمھارے لیے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں مما اور دادو کے بعد ڈیڈ کو کھونے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔

میں نے ایک دم شعیب کا ہاتھ چھوڑ کر ڈیڈ کا ہاتھ پکڑلیا اور شعیب کو یہ کہنے کو پلٹی کے----

شعیب جو ہوا سو ہوا۔ اسکو بھول کر ڈیڈ کو معاف کر دیتے ہیں۔

میں نے فوراً پلٹ کر ایک ہاتھ شعیب کی طرف بڑھایا۔میرے کچھ بولنے سے پہلے ہی وہ مجھے بے یقینی سے دیکھتے ہوئے تیزی سے مڑا اورگھر سے باہر چلاگیا۔

وہ لکھتے لکھتے بہت تھک سی گئی۔ اُسنے گہری سانس لی اور پانی سے بھرا گلاس منہ سے لگالیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تیرے ہاتھ سے

میرے ہاتھ تک

وہ جو ہاتھ بھر

کاتھا فاصلہ

اسے ناپتے اسے کاٹتے

میری ساری عمر گزر گئی۔

میں ساڑھے تین سال بعد اپنے گھر واپس آئی تھی۔ گھر کا پورا نقشہ ہی بدلا ہوا تھا۔ وہ میری مما کے ہاتھوں کا سجایا ہوا گھر نہیں تھا۔

وہ کوئی اور ہی گھر لگ رہا تھا۔ ایک ایک چیز بدل دی گئی تھی۔

میرا دل بہت بوجھل ہو رہا تھا۔

قدم خود بخود مما کے کمرے کی جانب اُٹھ گئے۔

میں نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ پیچھے سے آواز آئی بی بی تمہیں کسی نے تمیز نہیں سکھائی جو بنا پوچھے کسی کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر جا رہی ہو؟

میں نے پلٹ کر دیکھا وہ نادیا تھی ڈیڈ کی وائف۔

منہ پر بے تحاشہ میک اپ کی لیئر جمائے، شوخ رنگ کے کپڑوں میں۔ تیز لال رنگ کی لپسٹک لگائے میرے سامنے کھڑی تھی۔

میں نے بھی اُس کے ہی لہجے میں کہا۔

یہ کسی اور کا نہیں میری ماں کا کمرہ ہے اور میں اپنے گھر میں کھڑی ہوں۔ تم اپنے لیکچر اپنے پاس رکھو۔

وہ ہنسنے لگی کے کونسی صدی میں جی رہی ہو۔ یہ گھر تمہارا تھا یہ کمرہ تمہاری ماں کا تھا۔ اُس نے "تھا" لفظ پر بہت زور دیا اور آگے بڑھ کر کمرے کا دروازہ کھول دیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کمرہ بلکل تبدیل تھا۔ کمرے میں بڑے بڑے فریم میں سجی نادیا کی تصویریں دیواروں پہ لگی تھیں۔

مما کا فرنیچر اب وہاں نھیں تھا۔ سفید رنگ کے پردوں کی جگہ تیز رنگ کے پردے لگے ہوئے تھے۔

وہ دوبارہ کہنے لگی بی بی اب یہ گھر،یہ کمرہ، باہر کھڑی گاڑیاں یہ سب میری ہیں۔

تمہیں ایک کمرہ دیا ہے میں نے رہنے کو وہ بھی کچھ عرصے کے لیئے۔ تو اپنے کمرے کی حد تک ہی رہنا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

میں بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں آگئی دِل بہت تنگ ہو رہا تھا۔ مجھے مما شدت سے یاد آرہی تھیں۔

Support@classicurdumaterial.com

میں نے موبائل اُٹھایا اور شعیب کو کال ملادی۔ پہلے بیل جاتی رہی اُس کے بعد نمبر بزی کردیا گیا۔

https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/

میں مسکرا کر سوچنے لگی کے اب منانا پڑیگا صاحب بہادر کو۔

میں نے دوبارہ کال ملائی موبائل بند تھا۔ میں بار بار کال ملاتی گئی نمبر بند ہی رہا۔

تھک کر میں نے لمبا سا میسج لکھ کر سینڈ کیا تو وہ سینڈ نا ہوسکا میں بار بار کوشش کرتی رہی مگر وہ مجھے بلاک کر چکا تھا۔

میں نے سوچا صبح گھر جاکر منالونگی۔

صبح آنکھ دیر سے کھُلی میں فریش ہوکر کچن چلی گئی بہت بھوک لگ رہی تھی۔ میں نے فرج کھولنا چاہا مگر وہ کھُلا نہیں میں نے دوبارہ کھولنا چاہا تو سمجھ میں آیا فرج لاکڈ تھا۔

میں نے پروین کو آواز دی وہ بھاگتی ہوئی آئی۔

ارے چھوٹی بی بی جی آپ اُٹھ گیئں۔ میں نے اُس کی بات کاٹ کر کہا فرج کیوں بند ہے وہ کہنے لگی بی بی جی یہ نئی مالکن بہت عجیب ہیں ان کی ہرکتیں بھی الگ سی ہیں ہر چیز میں تالا لگا کر رکھتی ہیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/

آپ بیٹھیں میں آپ کے لیئے ابھی ناشتہ بنادیتی ہوں۔ میں وہیں کچن کے ڈائنگ ایریا میں بیٹھ گئی۔ وہ مجھے ناشتہ بناتی گئی سب بتاتی گئی کے گھر میں اسکی نئی مالکِن کے آنے کے بعد سے کیا کیا ہوتا رہا۔

ناشتہ تیار ہوا تو میرے آگے رکھ کر وہ کرسی کھینچ کر پاس ہی بیٹھ گئی۔

وہ بتانے لگی رات یہاں تقریباً روزانہ ہی پارٹیز ہوتی ہیں بہت لوگ آتے ہیں۔ ابھی وہ مزید بول ہی رہی تھی کے وہ دندناتے ہوئے آگئی۔

آتے ہی پروین پر چیخنے لگی تم یہاں بیٹھی کیا باتیں مِلا رہی ہو ناشتہ بناؤ میرے لیے مجھے آفس جانا ہے۔ وہ اسکو بول کر میری طرف دیکھنے لگی اور کہا۔۔

او بی بی یہ میری نوکرانی ہے۔ اسکو میں تنخوہ دیتی ہوں۔ میں نے اسے اپنے کاموں کے لیئے رکھا ہوا ہے۔

تمھیں یہاں میں نے صرف رہنے کی اجازت دی ہے۔ اپنے کھانے پانی کا انتظام خود کرو۔

اُسنے میرے آگے سے چائے کا کپ اُٹھالیا اور اپنے لبوں سے لگا کر ایک گھونٹ لے کر پروین سے کہا میرا ناشتہ میرے کمرے میں ہی لے آنا وہ آرڈر دیتی چلی گئی۔

میری بھوک ہی مر گئی تھی میں اُٹھ کر کمرے میں آگئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ظہر کی نماز کے بعد میں شعیب کو منانے پھوپو کے گھر کے لیے نکل گئی میں نے سوچ لیا تھا اب میں پھوپو کے پاس ہی کھانا کھا لیا کرونگی۔ کھانے کا سوچتے ہی بھوک لگنے لگی میں نے دل ہی دل میں کہا اللہ کرے پھوپو نے آج کچھ مزے کا بنایا ہو۔

مجھے دیکھتے ہی گارڈ نے سلام کیا اور دروازہ کھول دیا۔ مجھے پھوپو لاونج میں ہی مل گئیں میں نے پھوپو کو دیکھتے ہی گلے لگایا، سلام کیا اور کہا پھوپو بہت زوروں کے بھوک لگی ہے جلدی سے کھانا کھلادیں۔ میں جب تک شعیب سے مل کر آتی ہوں۔ آپ کھانا لگائیں۔

میں بول کر شعیب کے کمرے کی طرف مڑنے لگی۔ پھوپو نے بہت غیروں والے لہجے میں کہا شعیب نہیں ہے گھر پر اور مجھے بھی کام سے جانا ہے۔ میں نکل ہی رہی ہوں تمھیں گھر ڈراپ کردونگی چلو وہ کہتے ہی باہر دروازے کی طرف مڑ گئیں۔

میں بھی آنکھوں میں آئے آنسو ان سے چھپاتی ان کے پیچھے چل پڑی۔

گھر کے گیٹ پر پہنچ کر پھوپو نے گاڑی روکی میں اُترنے لگی تو پھوپو نے کہا ایک مِنَٹ رکو۔۔۔

انھوں نے اپنے بیگ سے ہزار کا نوٹ نکال کر میری طرف بڑھا کر کہا کھانا کھا لینا۔

اور اس بار میں اپنی آنکھوں کے آنسو روک نہیں پائی۔ میں نے پھر بھی بہت پیار سے کہا ارے نہیں پھوپو مجھے بھوک نہیں ہے۔ اور پیسے میرے پاس ہیں آپ پریشان نا ہوں۔ آپ جائیں اللہ حافظ۔

میں بول کر بنا اُن کو دیکھے جلدی سے گھر کے اندر آگئی۔

مجھے مما اور دادو ہر ہر قدم پر یاد آئے۔

شعیب نے مجھے ہر جگہ سے بلاک کر دیا تھا۔ گھر جاؤ تو وہ ہوتا نہیں تھا۔ پی ٹی سی ایل پر کال کرو تو بھی وہ مجھے نہیں ملتا تھا۔

دوسری طرف گھر کا ماحول بھی عجیب ہوگیا تھا پوری پوری رات پارٹیز عجیب عجیب لوگوں کا گھر میں آنا، ناچ گانا، شراب۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

میرا دم گھٹنے لگا تھا۔

میری یونیورسٹی شروع ہوگئی تو میں صبح کی گئی شام کو واپس لوٹتی۔ آنے کے بعد میں کمرے میں ہی رہتی باہر نہیں جاتی تھی۔

ڈیڈ میرے اکاؤنٹ میں پیسے ٹرانسفر کر دیتے تھے۔

میں کھانا باہر سے ہی کھا لیتی یا لے کر آجاتی۔

آٹھ مہینیں ہوگئے تھے نا شعیب نے مجھسے رابطہ کیا نا ہی میری کسی بھی کال کا جواب دیا۔

پھوپو کے گھر جاتی تو وہ بھی کوئی نا کوئی بہانا بنا کر مجھے واپسی کا بول دیتی تھیں۔

مجھے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا میں سب کیسے صحیح کروں سب کچھ غلط ہو رہا تھا ہر جگہ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں یونیورسٹی سے ابھی گھر ہی آئی تھی کہ مجھے ڈیڈ کی وائف نے روک لیا اور کہا

تمہاری پھوپھو آئی تھیں آج۔

میں ایک دم سے خوش ہوگئی۔ وہ مزید کہنے لگی کے

یہ شادی کا کارڈ دے کر گئی ہیں۔

میں خوشی سے چیخ کر کہنے لگی۔

لگتا ہے مریم آپی کی شادی ہو رہی ہے۔

میں نے خوشی خوشی کارڈ کھولا اور نام پڑھ کر مجھے میرے پیروں کے نیچے سے زمین نکلتی محصوص ہوئی۔

"شعیب ود ماہین"۔

نادیا مجھے دیکھ کر ہنسنے لگی اور گنگناتے ہوئے باہر نکل گئی۔

میں خود کو گھسیٹتی اپنے کمرے تک لائی بیڈ پر بیٹھ کر میں نے پھر سے کارڈ پڑھا۔

شادی دو دن بعد تھی۔ میں اپنے آنسو پوچھتی کھڑی ہوگئ اور میں نے خود سے کہا

یہ سب اُس کا ڈرامہ ہے وہ مجھے صرف تنگ کر رہا ہے میں جانتی ہوں۔

ابھی جا کر اُس کو سیدھا کرتی ہوں آج اُس کے کان کھینچونگی۔

ویسے بھی بہت تنگ کر لیا اُس نے مجھے۔

آج میں اُسکی خبر لونگی۔

یہ کہتے ہوئے میں نے گاڑی کی چابی اُٹھائی اورگھر سے نکل گئی۔

پھوپو کے گھر پہنچی تو ڈھول اور گانوں کی آوازیں آرہی تھیں۔

اچانک میرے سینے میں بہت درد ہونے لگا۔

میں نے خود کو ہمت دی اور کہا آج میں شعیب سے کہدونگی میں اُس سے بہت محبت کرتی ہوں اور میں نہیں رہ سکتی اُسکے بنا۔

آج میں اس سے اپنے دل کی ہر بات کہدونگی۔

مجھے دیکھتے ہی گارڈ نے سلام کرتے دروازہ کھول دیا۔

میں لان میں کھڑی تھی اور اندر سے بہت شور کی آوازیں آرہی تھی۔

میں لان سے مین اینٹرینس کی طرف جانے کے بجائے پیچھے برامدے کی طرف سے اندر چلی گئی

اندر جاتے ہی سیدھے ہاتھ کا پہلا کمرہ شعیب کا تھا میں نے دروازہ کھولا اور اندر چلی گئی۔

کمرہ انتہا کا حسین لگ رہا تھا۔ نیا فرنیچر۔ تازہ وال پینٹ اور وال پیپر سے سجی وال،

ڈریسنگ پے سجا گرل میک اپ کا سامان۔

سامنے دیوار جہاں میری تصویریں ہوتی تھیں وہاں شعیب کی تصویر لگی تھی۔

میری ٹانگیں کانپنے لگی۔

سینے کا درد بڑھتا جارہا تھا۔

باتھ روم سے پانی گِرنے کی آوازیں آرہی تھیں۔

مجھ میں مزید وہاں کھڑے رہنے کی ہمت نہ تھی میں اُلٹے قدموں گھر آگئی۔

رات گہری ہو رہی تھی اور میں ٹیرس میں چیزیں پھیلائے بیٹھی تھی۔

اگلے دن ظہر کی نماز کے بعد شعیب کا نکاح تھا اور کل ہی رات رخصتی بھی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

مجھے ایسا لگ رہا تھا آج ویسی ہی رات ہے جیسی مما کے جانے سے ایک دن پہلے کی رات تھی۔

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میرے ہاتھ کی مٹھی میں وہ چھوٹی سی انگھوٹی تھی جو شعیب کے نام کی پھوپو نے مجھے پہنائی تھی۔

جو اب میری انگلی میں بھی نہیں آتی تھی۔

میری گود میں وہ ڈائری تھی جس میں اُس کی بچپن میں دی تتلی آج تک قید تھی۔

اسکے ایک صفحے میں سوکھا ہوا پھول تھا جو اسنے مجھے بچپن میں اپنے ہی لان سے توڑ کر دیا تھا۔

اور ایک چھوٹے سے بیگ میں موجود وہ چھوٹی چھوٹی تمام گولڈ کی جیولری جو اسنے مختلف موقعوں پر مجھے گفٹ میں دی تھیں۔

میرے سامنے وہ تھرموپول کا بنا چھوٹاسا گھر تھا جو اسکول کے ملے ایک اسائمینٹ کے لیے دونو نے مل کر بنایا تھا۔

اور جب وہ تیار ہوا تھا تو شعیب نے کہا تھا۔

دانی میں جب بڑا ہوجاؤنگا نا تو ہمارا بھی ایسا ہی ایک اصلی کا گھر بناؤنگا۔

یہاں ہمارا کمرہ ہوگا۔،یاں پلے گراونڈ، یہاں جھولے ہونگے میں سوچتی ہوئی مسکرادی۔

میں ٹیچر کو دِکھا کرزبردستی اُنسے واپس لے کر آئی تھی اور مما کے زریعے اسکو ایک گلاس کے باکس میں فریم کروادیا تھا۔ میں نے ایک ایک چیز سمبھال کر رکھی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں نے گود میں رکھی ڈائری کھولی اور شعیب کے لیئے ایک آخری پیغام لکھا۔

جاؤ تمہیں آذاد کیا

ہر رشتے سے ہر بندھن سے

اِس محبت سے

اِس نازک سی انگھوٹی سے

جس میں تم کو قید کر رکھا تھا

اُس نازک سی انگھوٹی کو

لو آج میں نے ہی پھینک دیا

تم جاؤ جہاں تمہیں جانا ہے

پر جاتے جاتے اِتنا یاد رکھنا

ایک لڑکی ہے جو دور کہیں

بیٹھی ہے تم کو دِل میں سجائے

چاہتی ہے تم کو اور صرف تم کو

پوجتی ہے تم کو اور صِرف تم کو

پر جاؤ تمیں تو جانا ہے

جاؤ تمہیں آذاد کیا

جاتے ہوئے ایک کام کرو

ایک احسان کرو

وہ گھر جو ہم نے بنایا تھا

وہ چھوٹا، سا وہ پیارا سا

جس میں تھے وہ ہر سپنے

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جو ہم نے تم نے دیکھے تھے۔

اُسے توڑ کر جاؤ

اُسے توڑ کر جاؤ

پھر جاؤ جہاں تمہیں جانا ہے۔

جاؤ تمہیں آذاد کیا

ہر رشتے سے

ہر بندھن سے---

https://www.classicurdumaterial.com/
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ظہر کی نماز پڑھتے میں اللہ کے سامنے ہاتھ پھیلائے پھوٹ پھوٹ کر رودی۔ میں بس اللہ سے صبر مانگتی رہی۔

رات ڈیڈ نے مجھسے آکر کہا۔

ہم شعیب کی شادی میں جا رہے ہیں تم چلوگی۔

میں ایک دم اُٹھ کر بیٹھ گئی۔

میں نے کہا "جی میں جاؤنگی"۔

اُنھوں نے مجھے کچھ دیر دیکھا پھر "اچھا" کہہ کر چلے گئے۔

میں اُٹھی اور تیار ہونے لگی۔

شعیب کو کالا رنگ بہت پسند تھا۔

میں نے کالے رنگ کا جوڑا پہنااور تیار ہوگئی۔

میں نے وہ گھر وہ انگوٹھی اور وہ تمام قیمتی جیولری اور وہ ڈائری پیک کی اور لے کر نکل گئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

ہم ہوٹل پہنچے تو شعیب اسٹیج پر دلہا بنا بیٹھا تھا۔

بلیک شیروانی میں وہ بہت اجنبی سا لگا۔ میں چلتی ہوئی اسٹیج پر آگئی شعیب نے مجھ پر ایک نظر ڈالی میں نے مسکرا کر اسکو مبارک باد دیتے ہوئے گفٹ اسکی طرف بڑھا دیا۔ اور مسکرا کر کہا۔ ہمیشہ خوش رہو۔ یہ بول کر میں اسٹیج سے اترنے لگی تو مریم آپی نے آواز دے کر کہا شعیب کی دلہن آرہی ہے دانیا ساتھ میں دونوں کو گفٹ دے دینا۔ میں نے مسکرا کر کہا گفٹ میں شعیب کے لیے لائی تھی میں نے دے دیا۔

میں اسٹیج سے سیدھا گھر آگئی میری ہمت نہیں تھی رکنے کی۔

میں نے کمرے میں آکر دروازہ لاک کیا اور پھوٹ پھوٹ کر رودی مجھے ایسا لگ رہا تھا میں ایک بار پھر یتیم ہوگئی۔ میں چیخ چیخ کر رو رہی تھی میرا دل کر رہا تھا میں اسکا گریبان پکڑ کر اس سے پوچھوں کے کیوں شعیب کیوں میری کیا غلطی تھی؟ میں نے کہاں کمی چھوڑی تھی۔ ایسا کیوں کیا؟ میں روتی جا رہی تھی اور لاتعداد سوال اس سے پوچھ رہی تھی۔

دانیا شیراز کو میسج ٹائپ کرتے ہوئے بھی پھوٹ پھوٹ کر رودی۔

تیری دل لگی کے اس کھیل نے،

میری زندگی کو تباہ کیا۔۔

تجھے ٹوٹ کر میں نے چاہا یوں،

کہ اپنا آپ تک بھلا دیا۔۔

تُونے دن کا کہا رات ہے،

میں نے چاندنی کا گمان کیا۔۔

تُونے خار کو کہا پھول ہے،

میں نے خوشبوؤں کا گمان کیا۔۔

تُونے ریت کو کہا جھیل ہے،

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں نے سمندروں کا گمان کیا۔۔

تو نے دل لگی کو کہا پیار ہے،

میں نے محبتوں کا گمان کیا۔۔

تُو نے مسافتوں کو کہا ساتھ ہے،

میں نے منزلوں کا گمان کیا۔۔

تجھے ایک شب کی طلب رہی،

میں نے عمر بھر عطا کیا۔۔

تُو نے جب بھی مجھسے جو کہا،

میں نے جانِ جاں بس وہی کیا۔۔

پھر تُو نے ایسا کیوں کیا؟؟

تیرے چند دنوں کے شوق نے،

میری روح تک کو رلا دیا۔۔

مجھے توڑ کر، مجھے چھوڑ کر،

تُو نے کیا سے کیا بنا دیا۔۔

تیرے چند دنوں کے اس کھیل میں،

میں نے اپنا آپ گنوا دیا۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

* * * * * * * * * * * * * * * *

وقت کا کام ہے گزرنا تو میرا وقت بھی گزرتا گیا۔

میں نے خود کو بہت محدود کرلیا۔ بس یونیورسٹی سے نکل کر گاڑی میں سڑکوں کی خاک چھاننا مغرب کے بعد گھر پہنچ کر خود کو کمرے میں بند کر لینا۔

اُس عورت نے ویسے بھی زندگی بہت مشکل کردی تھی۔

جب بھی اس سے سامنا ہوتا وہ کوئی کڑوی بات ہی کرتی تھی۔ تو میں نے اس کے سامنے آنا ہی بند کردیا تھا جب میں گھر میں ہوتی میری کوشش یہی ہوتی کے اس سے میرا سامنا نہ ہو۔ میں نے اپنے کمرے میں ضرورت کا ہر سامان رکھ لیا تھا۔ روم فرج، مائکروویو،الیکٹرک کیٹل، وغیرہ۔

میں گھر میں صرف اپنے کمرے کی ہی حد تک محدود رہنے لگی تھی۔

میرا گریجویشن مکمل ہوچکا تھا جس دن آخری سیمسٹر کا لاسٹ پیپر دے کر ہم دوستیں فارغ ہوئیں ہم نے ساتھ ڈنر اور لانگ ڈرائو کا پلین بنایا۔

ڈنر سے فارغ ہوکر میں گھر میں گھسی تو وہ عورت سامنے ہی صوفے پر بیٹھی تھی مجھے چُبھتی ہوئی نظروں سے دیکھ رہی تھی میں اسکو نظر انداز کیۓ کمرے میں آگئی۔

رات وہی میوزِک اور پارٹی کا شور تھا۔ اب مجھے اس شور کی عادت ہوگئی تھی۔ میں ویسے بھی بہت تھکی ہوئی تھی میں نے منہ پر تکیہ رکھا اور سوگئی۔

میں بہت گیھری نیند میں تھی جب مجھے اپنی کمر اور باقی جسم پر کسی کے بھاری ہاتھ محسوس ہوۓ میں نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں۔

کوئی شخص میرے برابر میں لیٹ کر مجھ پر جھکا ہوا تھا۔ کمرے میں کافی حد تک اندھرا تھا کیوں کے میں مکمل اندھیرا کر کے ہی سونے کی عادی تھی۔

میں نے پوری طاقت سے اسکو دھکا دے کر پیچھے کیا اور کھڑی ہوگئی۔

میں نے چیخ چیخ کے ڈیڈ کو آوازیں دینا شروع کردی۔

مگر نیچے پارٹی چل رہی تھی میزک کے شور کی وجہ سے میری آواز وہاں تک پہنچی ہی نہیں۔ وہ بستر سے اُٹھ کر تیزی سے میرے قریب آنے لگا میں نے دروازہ کھولا اور باہر دوڑ لگادی وہ بھی میرے پیچھے آنے لگا۔

میں نے جو مڑ کر اسے دیکھا۔ وہ نادیا کا بھائی تھا شرابی اور عیاش قسم کا مجھے پہلے ہی اسکی نظریں زہر لگتی تھیں۔ مگر آج اسنے اتنی ہمت کرلی تھی کے میرے کمرے تک میں گھُس آیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

میں بھاگ کر نیچے گئی اور بری طرح چیخ کر ڈیڈ کو پکارتی ہوئی ان کے گلے لگ گئی۔سب ایک ساتھ مجھے دیکھنے لگے۔

ڈیڈ مہمانوں کو "ایکسکیوز می" کہتے مجھے پکڑ کر سائڈ میں لے گئے اور غصے بھری نظروں سے مجھے دیکھا اور کہا یہ کیا طریقہ ہے مینرز نہیں ہے تمہیں۔

اور یہ کیا حلیہ بنایا ہوا ہے۔

کم سے کم نیچے آنے سے پہلے کپڑے تو بدل لیتی کتنی انسلٹ کردی تم نے میری سب کے سامنے۔

میں کہتی رہی ڈیڈ وہ اُپر۔

مگر انھوں نے میری بات کاٹ کر کہا یا تو ڈھنگ کے کپڑے پہن کر نیچے آؤ یا اوپر ہی مرو یہ کہتے وہ پلٹ گئے میں وہی کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔ڈیڈ کی آواز کانو سے ٹکرائی بچی ہے نیند میں کوئی ہورر ڈریم دیکھ کر ڈر گئی

تھی۔

اینی ویز کیری آن۔ کہتے ڈیڈ پارٹی میں مگن ہوگئے۔ مجھ میں واپس اُپر جانے کا حوصلہ نہیں تھا میں چلتی ہوئی باہر گیٹ تک آئی گارڈ سے گاڑی کی سیکنڈ چابی لی اور سڑکوں پر نکل آئی۔

گارڈ نے مجھسے پوچھا بھی تھا کہ بی بی جی سب خیر تو ہے نا آپ پریشان لگ رہی ہیں، اتنی رات کو کہاں جا رہی ہیں آئیں میں لے چلتا ہوں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں بنا کوئی جواب دیے گاڑی نکال کر لے گئی۔

میرا جسم اب تک کانپ رہاتھا۔ مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا میں اب کہاں جاؤں۔کون ہے میرا؟؟ میں نے خود سے سوال کیا۔

میں ماہم کے دروازے کے باہر کھڑی تھی۔ میں نے بیل پر ہاتھ رکھ دیا۔ اُس کے بابا باہر آئے مجھے دیکھتے ہی کہا ارے دانیا بیٹی اتنی رات کو سب خیر تو ہے نا آجاؤ بچے اندر آجاؤ۔

مجھے اندر بُلاکر دروازہ بند کرتے ماہم کو آواز لگائی۔ ماہم باہر آئی تو اس کو دیکھ کر مجھسے آنسوں روکے نا گئے میں بھاگ کر اسکے گلے لگ کر روتی چلی گئی۔

وہ بلکل پریشان ہوگئی اسکے ابو امی سب میرے پاس آگئے۔ مجھے بیٹھایا آنٹی نے سر پہ ہاتھ رکھ کر کہا بیٹا کیا بات ہے کیا ہوا۔

ان سب کو پریشان دیکھ کر میں نے خود پر اور آنسوں پر قابو کیا اورکچھ نہیں آنٹی گھر میں ڈر لگ رہا تھا ڈیڈ کام سے باہر گئے تھے میں اکیلی تھی تو ڈر گئی مما بھی یاد آنے لگی تو میں یہاں آگئ۔

آنٹی نے مجھے اپنے سینے سے لگالیا میں ہوں نا میری گڑیا روتے نہیں ہیں جب تک ڈیڈ نہیں آتے تم یھی رہو اچھا ہوا چلی آئی۔جوان بچیوں کو گھر پر اکیلا نہیں رہنا چاہیے۔

جاؤ ماہم اسکو اپنے ساتھ لے جاؤ میں کھانا لگاتی ہوں پتہ نہیں بچی نے کھانا کھایا بھی ہے کے نہیں۔ میں نے بولا نہیں آنٹی کھانا تو ہم سب نے ساتھ میں ہی کھا لیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں ماہم کے ساتھ اسکے کمرے میں آگئی۔ اس دن ساری رات میں ماہم کا ہاتھ پکڑ کر سوئ اسکو کروٹ تک نا لینے دی کے پلیز بس مجھے دیکھتی رہو۔ میں سوجاؤنگی۔

صبح میری آنکھ کھلی تو وہ ناشتہ ٹرے میں سجائے میرے جاگنے کا انتظار کر رہی تھی مجھے دیکھتے ہی بولی

کمینی وقت دیکھ بھوک سے جان جا رہی ہے۔ جلدی اٹھو اور میرے ساتھ ناشتہ کرو۔ میں مسکراتی اٹھ گئی فریش ہوکر ناشتہ کرنے کے دوران ماہم کہنے لگی کل تم نے مجھے ڈرادیا تھا۔ بھلا کوئی ایسے روتا ہے۔

مجھے گزری خوفناک رات کا خیال آیا میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ میں نے ماہم سے کہا کیا میں کچھ دن تمھارے پاس رھ جاؤں؟

اسنے بولا ہاں نا بابا اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے جتنے دن چاہو رہو۔ اپنا ہی گھر سمجھو۔

آج مجھے ماہم کے گھر آئے تیسرا دن تھا۔ دروازے پر بیل ہوئی انکل کی آواز آئی دانیا بیٹا اپ کے والد آئے ہیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ بہت پیار سے ڈیڈ کو اندر لے کر آئے اور بیٹھنے کا کہا۔

ڈیڈ نے غصے سے چلا کر کہا کہاں ہے میری بیٹی۔ میں جلدی سے ڈیڈ کے سامنے چلی آئی۔ ڈیڈ نے مجھے دیکھتے ہی غصے میں کہا موبائل کہاں ہے تمھارا۔مجھے خیال آیا میں اپنا موبائل بھی نہیں لائی تھی۔ ڈیڈ نے غصے میں میرا ہاتھ پکڑا اور کھینچتے ہوے باہر لے گئے گاڑی میں بیٹھا کر گھر لے آئے۔

گھر آتے ہی ڈیڈ نے مجھ سے پوچھا کہاں تھی تم تین دن تک۔ میں نے کہا جہاں سے آپ مجھے لائے ہیں وہیں تھی۔ ڈیڈ نے زندگی میں پہلی بار میرے گال پر تھپڑ مار کرکہا جھوٹ بولتی ہو۔ کس یار کے ساتھ رہی تین دن بتاؤ مجھے۔ میں حیرت سے منہ کھولے ڈیڈ کو دیکھ رہی تھی۔ وہ عورت بھی چلتی ہوئی ڈیڈ کے قریب آکر کھڑی ہوگئی۔ اور کہا میں نے تو آپ کو پہلے ہی کہا تھا اس کی حرکتیں ٹھیک نہیں ہیں۔ اسکی پڑھائی چھڑوا کر شادی کریں اور فرض پورا کریں۔
ڈیڈ نے کہا ہاں تم صحیح کہتی تھی میں ہی اسکی محبت میں پاگل تھا۔
وہ عورت فوراً بولی ابھی بھی زیادہ دیر نہیں ہوئی ہے گھر کی بات گھر میں ہی ہے شادی کریں اور عزت بچائیں اپنی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

میری برداشت اور لیحاظ کی حد ہوگئی تھی۔ میں نے چیخ کر کہا۔

ڈیڈ ان سے پوچھیں ان کا بھائی اس دن آدھی رات کو میرے کمرے میں کیا کر رہا تھا۔

اس سے پہلے کے میں آگے بولتی وہ فوراً بولی دیکھا میں نے کہا تھا نا آپ کو اسنے خود بلایا تھا اسکو کے میرا لیپ ٹاپ ٹھیک کردو اور کمرے میں بلا کر اسکے ساتھ غلط ہرکتیں کرنے لگی جب اسنے ڈانٹا کے آپ کو بتا دیگا تو اس نے فرآًسے ڈرامہ کیا۔ اور اب خود کو بچا کر میرے بھائی کو بدنام کر رہی ہے۔

میں نے چیخ کر کہا ڈیڈ یہ بکواس کر رہی ہے۔

میں نے اسکو پلٹ کر کہا کہ ایسی گھٹیا ہرکتیں تم جیسی عورتیں کرتی ہونگی۔ میرے بولتے ہی ڈیڈ نے تھپڑوں سے میرے گال لالکردیے۔وہ مجھے مارتے گئے اور کہتے گئے یہی سکھایا تھا تمھاری ماں نے تمہیں۔ بڑوے چھوٹوں کا کوئی لیحاظ نہیں ہے۔ یہ ماں ہے تمھاری اسکی عزت نہیں کروگی تو اس گھر میں بھی نہیں رہوگی۔ اب اپنی شکل گم کرو اور اپنے کمرے میں مرو۔

اگلے دن صبح میں پروین مجھے بلانے آئی کے بڑے صاحب بُلا رہے ہیں۔ میں فریش ہوکر نیچے گئی۔

انھوں نے کہا اس جمعہ کو تمھاری شادی ہے۔ نادیا کے بھائی فرہان کے ساتھ۔ میں نے انکار کرنے کے لیئے منہ کھولا ڈیڈ نے کہا۔ میں فیصلہ سنا چکا ہوں۔ اب تشریف لے جاؤ۔

میں کمرے میں آکر بہت روئی۔ میرے ڈیڈ میرے ڈیڈ لگ ہی نہیں رہے تھے انکو دِکھ ہی نہیں رہا تھا صحیح غلط وہ بس اُس عورت کے اشاروں پر ناچ رہے تھے۔ اور وہ اُسکی محبت میں اتنے اندھے ہوچکے تھے کے میری شادی ایک عیاش اورشرابی سے کرنے کو تیار تھے۔

مجھے مما اور دادو کی شدت سے یاد آنے لگی میں مما کے پاس چلی آئی۔ اور تڑپ کے مما کے قبر کی مٹی پہ سر رکھ دیا۔ مما بتاؤ نا میں کہاں جاؤں میں کس سے کہوں کہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ مجھے خود کو بچانے کا کوئی رستہ نہیں دِکھتا مماں۔ اگر میں ڈیڈ کی محبت میں شادی کر بھی لوں تو وہ عورت اور اُس کا بھائی ساری عمر میری عزت کی دھجیاں بکھیرتے رہینگے۔

احسان جتاتے رہینگے مما میں کیا کروں نا آپ ہیں نا دادو۔ میں کس سے کہوں کے مجھے بچالو۔

میں مما کی قبر سے لپٹی روتی رہی روتی رہی۔کہ مجھے یک دم خیال آیا۔ اور میں مما کو کہتی اُٹھ گئی شکریہ مما مجھے راستہ دکھانے کا۔

میں گھر پہنچتے پہنچتے فیصلہ کر چکی تھی۔گھر آتے ہی میں سیدھا ڈیڈ کے پاس چلی گئی۔ ڈیڈ میں شادی کے لیے تیار ہوں۔ ڈیڈ مجھے حیرت سے دیکھنے لگے نادیا سے خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔ اُسکی جیت کی چمک اُسکی آنکھوں میں دِکھ رہی تھی۔ میں نے آگے کہا۔

ڈیڈ میں شادی کی شاپنگ خود اپنی پسند سے کرونگی۔ ہر ایک چیز خود لونگی۔ ڈیڈ سے پہلے نادیا بولی ہاں ہاں کیوں نہیں خوب ساری شاپنگ کرو ۔ وہ کہتی ہوئی ڈیڈ کی طرف مڑی شاہ ڈارلنگ بے بی کے اکاؤنٹ میں پیسے ڈال دیں۔ ڈیڈ نے سر ہاں میں ہلا کر اپنا موبائل اٹھا لیا۔ میں سیدھا اپنے کمرے میں آگئی میں نے اپنی خالا کو کال ملائی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

خالا آپ کہاں ہیں؟

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خالا نے جواب دیا۔

بیٹا میں تو گھومنے آئی ہوں میری لینڈ کیوں خیریت ہے نا۔

میں نے دوبارہ پوچھا آپکی واپسی کب ہے ؟

انھوں نے کہا بیٹا 20 دن ہوں یہاں ابھی۔ مگر کیوں ہوا کیا مجھے بتاؤ تو۔

میں نے مختصر کر کے اُنھیں سب بتادیا انھوں نے کہا تم دبئی چلی جاؤ۔

دبئی میں اُنکے بڑے بیٹے اور بہو رہتے تھے۔

جب کے وہ خود پیرس میں رہتی تھیں خالو جان کے ساتھ۔

میرے لیئے کھیں بھی جانا مشکل نہیں تھا کیونکہ میرے پاس گرین کارڈ بھی تھا اور میرے پاس تقریباً ہر ملک کا ویزہ تھا۔

میں نے اُنکے بیٹے دانش بھائ کو کال ملادی۔

انھوں نے مجھے کہا آجاؤ میں تمھارے ٹِکٹس کا انتظام کر دیتا ہوں۔

میں ماہم کے گھر گئ اسکے بھائی جو کے بینک میں تھے انکی مدد سے ایک دن میں دوسرا اکاؤنٹ کھلوا کر سارے پیسے اس نئے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کیے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ماہم کو لے کر مارکٹ گئ آرٹفیشل گولڈ جیسے بڑے بڑے سیٹ لیے اُن کو گولڈ جیسا پیک کروایا۔

اور کچھ سمپل سے کپڑے لے کر گھر آگئ۔ میرے آتے ہی نادیا نے ایک ایک شاپنگ دیکھی سیٹ دیکھتے ہی وہ خوش ہوگئ اور کہنے لگی یہ تو بہت بھاری لگ رہے۔ ایک ایک سامان دیکھتی کہنے لگی کپڑے بہت سمپل لائ ہو۔

چلو اب میں خود اچھے کپڑے لے آؤنگی۔

بدھ تک میں اپنا تمام کام کا سامان پیک کر کے ماہم کے گھر پہنچ چکی تھی۔
میری جمعرات کی فلائٹ تھی۔
اتنے میں نادیا چلی آئی ہاتھ میں بہت ساری شاپر لیے۔
مجھے ایک ایک بھڑکتے شوخ لشکارے مارتے کپڑے دکھانے لگی۔
بارات کا ڈریس دکھایا گولڈ کی جیولری نکال کر دکھانے لگی۔ سب مجھے دے کر چلی گئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جمعرات کے دن میں نے تیار ہوکر ایک خط لکھا جس میں لکھ دیا ڈیڈ میں جا رہی ہوں اپنی مرضی سے اپنے ننھیال والوں کے پاس میری کسی دوست کو پوچھ گچھ کر کے تنگ مت کیجیے گا۔اللہ حافظ۔
لکھ کر میں نے وہ کاغز کارنر ٹیبل کے دراز میں رکھ دیا۔
آخری نظر اپنے کمرے پر ڈالی میری آنکھوں میں آنسو آگئے۔ میں نے ہینڈ بیگ میں اپنا موبائل اور جو بھی کیش اور چھوٹی موٹی جیولری تھی ڈال کر الماری بند کرنے لگی کہ مجھے وہ نادیا کا دیا سیٹ نظر آیا میں نے وہ بھی باکس سے نکال کر بیگ میں ڈال دیا۔ اور بیگ اُٹھا کمرہ بند کرتی نکل آئی۔

سیڑھیوں سے اترتے ہی مجھے نادیا اپنے بھائی کے ساتھ بیٹھی نظر آئی۔ مجھے وہ انسان جس فہاشت بھرے انداز میں دیکھ رہا تھا میرا دل کیا چپل اتار کے منہ لال کردوں۔

نادیا نے مجھے بیگ لٹکائے دیکھا تو پوچھنے لگی کہاں کی سواری ہے۔

میں نے مسکرا کر اسکو کہا مما میں نے پارلر میں اپوائنمنٹ لیا تھا آج سروسز کے لیے جارہی ہوں۔

وہ حیرت سے میرے مما کہنے پر خوش ہوتی کہنے لگی اپنے مسٹر رائٹ کے ساتھ چلی جاؤ۔

میں نے غصہ دباتے ہوے مسکرا کر کہا میں اپنی دوستوں کے ساتھ جا رہی ہوں اُنکو بھی سروسز لینی ہے۔اِن کے ساتھ توپھر روز ہی آنا جانا رہیگا۔

تو وہ کہنے لگی ہاں ہاں پھر جاؤ شاباش۔

میں ایک آخری نظر گھر پے ڈالتی باہر آگئ۔

ماہم نے مجھے پِک کیا وہ میرا پہلے سے تیار شدہ سوٹ کیس ساتھ لائی تھی۔

ہم ایرپورٹ آگئے۔ میری فلائٹ کی اناؤنسمینٹ ہوئی تو ماہم میرے گلے لگ کر رونے لگی میری بھی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اُس نے مجھسے کہا اپنا خیال رکھنا پہنچتے ہی مجھے بتانا۔ اور کبھی بھی کسی چیز کی ضرورت ہو مجھسے فوراً کہنا۔ بول کر اس نے اپنے بیگ سے ایک چھوٹاسا وائٹ انویلپ نکال کر مجھے دیا میں نے پوچھا یہ کیا ہے۔

تو کہنے لگی کچھ نہیں چھوٹا سا گفٹ ہے میں کھولنے لگی تو اسنے ہاتھ رکھ دیا اورکہنے لگی دبئی پہنچ کر کھولنا اسنے بولتے ہوئے وہ اینویلپ میرے ہینڈ کیری میں رکھ دیا۔

میں اس سے ملتی اندر چلی آئی۔

بوڈنگ اور باقی سب کروا کر جہاز پر جاتے میں نے ایک نظر شیشے کے پار کراچی کی مٹی کو دیکھا اور کہا مما اللہ حافظ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

میری آنکھ سے آنسوں کی چند بوندیں چھلک پڑیں۔

Support@classicurdumaterial.com

جہاز نے پرواز بھری تو میں نے سیٹ سے ٹیک لگاکر آنکھیں بند کردی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہمارے, واسطے تنگ ہوگئی تھیں صاحب۔۔

وہ گلیاں، وہ گھر، وہ شہر جہاں ہم نے بچپن گزارا تھا۔۔۔

شیراز ایم بی سی جانے کے لیے تیار ہی ہو رہا تھاکہ اُسکا موبائل بج اُٹھا دوسری طرف پرینا تھی۔

شیراز نے فون رسیو کیا۔

ہیلو۔۔

ہیلو شیراز میں پرینا بات کر رہی ہوں۔

شیراز نے جواب دیا۔۔

ہاں پہچان لیا میں نے بولو کیا کام ہے۔۔

وہ بولی۔۔

سیا کی ڈیتھ ہوگئی ہے۔

شیراز دو منٹ تک کچھ بول ہی نہ سکا۔

کیا بکواس کر رہی ہو ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/

وہ چیخ کر بولا۔۔

Support@classicurdumaterial.com

چار دن پہلے ہی اُسنے مجھ سے بات کی تھی وہ بلکل صحیح تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پرینا نے جواب دیا۔

مجھے خود ابھی ایک بندے سے پتہ چلا ہے کہ وہ مر چکی ہے اُسنے کسی بلِڈنگ سے کود کر اپنی جان دے دی۔

میں اِس سے زیادہ اور کچھ نہیں جانتی۔

شیراز نے مزید کوئی بات کیے بنا لائین کاٹ دی اور عامر کو کال ملا دی۔

عامر کا فون بند جا رہا تھا۔

وہ مستقل ایک کے بعد دوسری کال عامر کو مِلاتا رہا مگر اس کا موبائل سوئیچڑ اوف جارہاتھا۔

اُسکو دانیا کی ہر بات یاد آنے لگی۔ دانیا کو انگلینڈ گئے ڈھائی ماہ ہونے کو آئے تھے۔
وہ اب کال پر نہیں مگر اکثر ٹیکسٹ پر کونٹیکٹ کرلیا کرتی تھی۔
وہ جس شخص کے پاس تھی وہ شخص دانیا کو ہر تیسرے دن ایک نئے پروجیکٹ کا کام دے دیا کرتا تھا۔
وہ بات بات پر دانیا پرہاتھ بھی اُٹھاتا تھا۔دانیا کے اکثر ٹیکسٹ ٹوٹے پھوٹے آتے تھے جو اس بات کی طرف اشارہ کرتے تھے کہ وہ بہت تکلیف میں ہے یا وہ زخمی ہے اور اُس سے لکھا بھی نہیں جا رہا شیراز سمجھ جاتا تھا کہ دانیا کس حال میں ہے۔وہ سمجھ جاتا تھاکہ دانیا کو آج پھر مار پڑی ہے۔
زیادہ تر وہ دانیا کو کھانا بھی ڈھنگ سے نہیں دیتا تھا۔ اکثر دو دو دن بھوکا رکھتا تھا۔مگر وہ بتاتی شیراز کو تب تھی جب بھوک اورپیاس سے نڈھال ہوجاتی تھی تو کہدیتی شیراز دعا کرو کچھ کھانے کو مل جائے یا پانی ہی مل جائے ایسے ہر لمحے میں شیراز سے اُسکا درد برداشت نہیں ہوتا تھا۔ مگر وہ دانیا پر ظاہر نہیں ہونے دیتا بلکہ دانیا کو باتوں میں لگا دیتا تھا کہ اُسکا وقت گزر جائے وہ اپنے درد کو بھوک اورپیاس کو بھول جائے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جب سے اُس شخص کے پاس دانیا گئی تھی دانیا اُس ایک چھوٹے سے کمرے میں بند تھی اس کمرے میں نہ کوئی کھڑکی تھی نہ کوئی روشن دان کے جہاں سے روشنی اندر آسکے۔ اسکو اس بات کا بھی احساس نہیں ہوتا تھاکہ صبح کا وقت ہے یا رات کا۔

ایک عورت ہر وقت دانیا پر نظر رکھتی تھی۔

وہ شخص دانیا کو ہمیشہ زنجیروں سے باندھ کر رکھتا تھا۔ جیسے اُسے ڈر ہو کہ دانیا بھاگ جائیگی۔

دانیا اکثر شیراز کو اُکھڑی اُکھڑی بے زار سی لگتی تھی۔ جس پر وہ دانیا کو بہت پیار سے دِلاسے دیتا تھا کہ میں بہت جلد تمہیں آکر نکال کر لے جاؤنگا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

جب کے وہ خود عامر کو ہر روز دانیا کو نکالنے کا کہتا۔

Support@classicurdumaterial.com

جس پر عامر ہر بار کہہ دیتا اُسے اُس گھر سے نکالنا آسان نہیں ہے۔ دانیا کہیں زرا سی دیر کو بھی نکلی تو میں دانیا کو بھگا کر لیجاؤنگا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

ڈینِس دانیا کو کبھی نہ کبھی باہر ضرور نکالے گا۔

ہوٹل کا سائیڈ ایریا دِکھانے ہی صحیح وہ باہرنکالے گا ضرور کیونکہ وہ دانیا سے بہت سارے ہوٹل کے پروجیکٹ کی ڈیزائینگ کروا رہا ہے۔ اور ہر ڈیزائین وہ اپنے نام سے بیچ رہا ہے۔ تو مجبوراً کام کے لیے جس دن بھی وہ باہر لایا میں اسے نکال کرے جاؤنگا۔

شیراز کو دانیا کی باتیں یاد آنے لگی تھی وہ کتنی بے زاری بھرے لہجے میں کہتی تھی۔۔

شیراز میں اب تھک گئی ہوں اِس زندگی سے۔میرا دل چاہتا ہے میں اپنی جان دے دوں۔

میں کیا کروں شیراز مجھ میں مزید حوصلہ نہیں رہا برداشت کرنے کا۔

اور شیراز اسے ہر بار بہت ساری قسمیں دے کر روک لیا کرتا کہ کوئی بھی غلط قدم نہ اُٹھانا منزل دور نہیں ہے مجھ پر بھروسہ کرو بس تھوڑے دن اور برداشت کرنے کی کوشش کرو اپنے لیے نہیں میرے لیے۔

میں اپنی دانیا کو نکالونگا میری خاطر رُک جاؤ تھوڑا سہہ لو۔بس تھوڑا سا وقت دے دو مجھے۔

بس تھوڑے دن اور دے دو مجھے۔

جہاں اتنا سہہ لیا تم نے وہاں تھوڑا اور صحیح میں وعدہ کرتا ہوں تم بہت جلد آزاد ہوگی۔ میں آجاؤنگا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ خود کو کوس رہا تھا کہ وہ دانیا کے لیے کچھ بھی نہ کرسکا۔

کچھ گھنٹوں بعد موبائل بج اُٹھا۔ دوسری طرف عامر تھا۔ شیراز نے فون کان سے لگاتے ہی بے ساختہ کہا۔۔

عامر میری دانی۔۔ میری دانی۔۔۔ مجھے اُس کے پاس جانا ہے خدا کا واسطہ ہے مجھے دانی دے دو۔

وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رورہا تھا۔ مُردہ ہی صحیح میں اسے اپنے ہاتھوں سے عزت کے ساتھ کفن میں لپیٹ کر قبر میں اُتار دونگا۔

وہ لوگ تو اُسے جانوروں کے آگے ڈال دینگے میں تمھارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں پاؤں پکڑتا ہوں مجھے دانیا لادو۔

میں زندگی میں اُسے عزت نہ دِلوا سکا مگر موت تو عزت والی دینے دو۔

میں کچھ بھی نہ کرسکا اُسکے لیے وہ تڑپتی رہی میں بے بسی سے دیکھتا رہا۔

میں جھوٹے دِلاسے جھوٹے وعدے کرتا رہا، آزادی کے خواب دِکھاتا رہا۔

ہر روز ٹوٹ جاتی تھی میری دانی میں ہر روز جوڑ کر اسے کھڑا کردیتا تھا۔

وہ کہتی رہی میں تھک گئی ہوں شیراز مگر میں اُسے زبردستی گھسیٹتا رہا۔ گھسیٹتا رہا۔۔۔ گھسیٹتا رہا۔

منزل کی خواہش میں۔۔۔۔۔۔ اور آج۔۔۔۔

آج اُسنے جان دے دی۔۔۔۔

میری دانی۔۔۔

میں ہار گیا میں اُسے کچھ بھی نہ دے سکا وہ مجھے چھوڑ گئی۔۔۔ وہ ٹوٹ کر رورہا تھا۔

عامر نے کہا۔۔۔۔

شیراز خاموش ہوجاؤ دانیا ذندہ ہے--

دانیا ذندہ ہے--- شیراز کے لب ہلے

ہاں زندہ ہے-

زندگی اور موت سے لڑ رہی تھی وینٹلیٹرپر تھی مگر اب خطرے سے باہر ہے-

اسکے بیک بون میں تین جگہ بہت گہرے زخم آئے ہیں ہڈی میں مائنر فریکچر ہے جو کہ بہت تکلیف دے ہے-

کافی دِنوں تک اِس سے اُٹھا بھی نہیں جائیگا-

جب کے ایک ٹانگ میں زخم ایسا ہے کہ-- وہ ادھوری بات بول کر خاموش ہوگیا-

شیراز نے بے چینی سے پوچھا کیسا زخم بولو بھی---؟؟؟؟

عامر نے کہا شاید یہ کبھی چل نہ پائے--

زخم ایسا ہے جیسے کسی تیز دھار والی چیز سے اسکے پیر کاٹنے کی کوشش کی گئی ہو-

شیراز کا دِل دانیا کی تکلیفیں سن کر ہی ڈوب رہا تھا-

عامر نے تسلی دیتے ہوئے کہا تم فکرمند نہ ہو--

فلحال ابھی بس ایک ڈاکٹر نے ہی اِسکی ٹانگ کا چیک اپ کیا ہے-

میں بہترین سے بہترین ڈاکٹر لے کر آؤنگا پھر دیکھتے ہیں وہ کیا کہتے ہیں-

دانیا کے جسم پر اور بھی بہت تشددت کے زخم ہیں-

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شیراز نے کہا کیا اسکی عزت خراب کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو اسنے جان لیوا اقدم اٹھایا۔

عامر نے کہا عزت بچانے کے لیے ہی شاید اسنے چھلانگ لگائی تھی۔

فلحال دانیا ہسپتال میں ہی ہے اور میں اسکے ساتھ ہوں۔
ابھی تو سو رہی ہے۔
شیراز نے کہا میں آنا چاہتا ہوں میں کرونگا دانیا کی حفاظت۔۔
عامِر نے فوراً اسکی بات کاٹ کر کہا۔۔
باس سے میں نے دانیا کی زمیداری لے لی ہے جب تک دانیا بہتر نہیں ہوجاتی میرے پاس رہیگی۔ میں اسکی حفاظت کرونگا اور جیسے ہی کچھ بہتر ہوئی میں اِسکو بھگا کرلے جاونگا اس دنیا سے دور۔

شیراز نے چیخ کر کہا مجھے دانیا کے پاس آنا ہے اُسے میری ضرورت ہے۔ میں اسے سمبھال لونگا۔
خدا کا واسطہ ہے مجھے دانیا کے پاس پہنچادو۔ یہ جہاں بھی رہیگی میں اُسکے ساتھ رہونگا۔

عامر نے لائین کاٹ کر موبائل بند کردیا۔ شیراز اسے کال کرتا رہ گیا۔

* * *

دانیا کی آنکھ کھُلی اسنے چاروں جانب دیکھا وہ ہسپتال میں تھی۔ اسکی نظریں عامر سے ٹکرائیں تم یہاں؟ تم کیوں بار بار میرے پاس چلے آتے ہو۔مجھے تمھاری کوئی مدد نہیں چاہیے۔ وہ بولتے ہوئے اُٹھنے لگی اُسکو اپنا جسم مفلوج سا لگا ایک شدید درد کی لہر اسکی ریڑھ کی ہڈی میں دوڑگئی وہ تڑپ کر پکار اُٹھی۔۔۔ اللہ۔۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عامر تیزی سے بھاگتا دانیا کے پاس آیا لیٹی رہو اُٹھنا نہیں۔ دانیا نے اسکے ہاتھ جھٹک دیے ہاتھ نہیں لگانا مجھے۔

وہ تھوڑا پیچھے کو ہوگیا۔

دانیا نے تکلیف کی شدت سے آنکھیں بند کردی۔

عامر بھاگتا ہوا ڈاکٹر کو بُلا لایا۔

دانیا کو پین کلر اور نیند کے انجیکشن لگے تو وہ دوبارہ سوگئ۔

وہ اسکے قریب ہی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

دانیا کے زخم دیکھتے ہوئے عامر کو ڈینِس پر شدید غصہ آرہا تھا۔ اسکا انجام تمہیں بہت جلد بھگتنا پڑیگا چھوڑونگا نہیں تمہیں۔ وہ سوچوں میں ڈینِس کو دھمکی دیتا رہا۔

اسکی نظریں دانیا کے پیر کے زخموں سے ہوتی ہوئی اسکے چہرے پر ٹِک گئی۔

دانیا کے بالوں کی چند لٹیں دانیا کے چہرے پر بکھری ہوئی تھیں جو بار بار اُڑ اُڑ کر دانیا کو نیند میں تنگ کر رہی تھیں۔ عامر نے آگے کو جھک کر اُسکے بالوں کو کان کے پیچھے کرناچاہا۔ عامر کا ہاتھ لگتے ہی دانیا نیند میں کسمسائی اور چہرہ گھما کر عامر کے ہاتھوں پر ٹِکا دیا۔ عامر کچھ دیر سانس روکے اسکے چہرے کی نرمائی میں کھو ساگیا۔

وہ چاہ کر بھی اپنا ہاتھ پیچھے نہ کر سکا۔ دانیا کی سانسوں کی گرمائیش اسکے ہاتھوں کو چھو رہی تھی۔

وہ دنیا جہاں بھلائے دانیا کو دیکھتا رہ گیا۔

دانیا نے نیند میں پکارا پانی۔ عامر نے گھبرا کر اپنا ہاتھ کھینچ لیا کہیں ایسا نہ ہو وہ اٹھ جائے اور دیکھ لے تو عامر کو پھر اپنے کمرے میں رہنے بھی نہیں دے گی۔

وہ تیزی سے اُس کے قریب سے اٹھ کھڑا ہوا جب دانیا نے دوبارہ پکارا پانی۔ عامر نے گلاس میں پانی بھرا دانیا کو آواز دی دانیا پانی پی لو۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا نے سوئی جاگی سی حالت میں آنکھیں کھولیں پانی کا گلاس پکڑ تے ہوئے اُٹھنے کی کوشش کی مگر وہ تکلیف سے ہِل بھی نہ سکی۔

عامر نے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا۔

دانیا اُسکے ہاتھ جھٹکتی رہ گئی مگر عامر نہ رُکا ہلکا سا دانیا کا سر اونچا کیا اور پانی کا گلاس اسے لبوں سے لگادیا۔

پانی پِلا کر اسنے دانیا کو لیٹایا اور خود کمرے سے باہر نکل گیا۔

وہ نہ خود پہ قابو رکھ پارہا تھا نہ اپنے جزبات پر۔

وہ سیدھا جائے نماز بچھا کر شکرانے کے نوافل پڑھنے کھڑا ہوگیا۔ دانیا کی زندگی کے لیے کتنی ہی دعائیں اسنے اللہ سے مانگ ڈالیں تھیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳
✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳
✳ ✳

ہیلو تمھارے ساتھ کیامسئلہ ہے تین دن سے تمہیں فون کر رہا ہوں تم میرا فون کیوں نہیں اُٹھاتے ہو۔۔

میری دانیا سے بات کرواؤ ابھی اور اسی وقت۔۔

عامر نے سکون سے جواب دیا وہ سو رہی ہے۔

شیراز نے غصے بھرے لہجے میں عامر سے کہا۔

تم جانتے ہی کیا ہو دانیا کو؟

کہاں سے آگئے ہو آخر کیوں دانیا کو تنگ کر رہے ہو؟

وہ ابھی مزید بھی کچھ کہتا عامر نے موبائل کان سے ہٹایا اور دانیا کی تصویر لے کر شیراز کو سینڈ کردی۔

واپس فون کان سے لگا کر کہا واٹس ایپ دیکھو اپنا۔

شیراز نے واٹس ایپ دیکھا تو سوئی ہوئی دانیا کی تصویر تھی۔ بہت کمزور سی۔ بہت سی مشینوں اور ڈرپس میں گ...

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کیا یہ سب تم جانتے ہو؟

وہاں بے شمار لڑکیاں تھیں مِشن میں پھر صرف دانیا کو ہی بیچنے کا مقصد؟

میں بہت اُلجھا ہوا ہوں مجھے میرے سوالوں کے جواب دے دو پلیز۔۔

اور کراچی سے رِلیٹڈ بھی مجھے ہزاروں سوال کرنے ہیں۔

کیا تم جانتے ہو یہ سب؟

بتاؤ مجھے سب پلیز اور جانتے کیسے ہو یہ بھی بتاؤ۔

عامر نے کہا میں دانیا کو اُتنا جانتا ہوں جتنا دانیا بھی خود کو نہیں جانتی۔۔

شیراز نے کہا مطلب کیا ہے اس بات کا؟

دوسری طرف خاموشی چھائی رہی۔۔۔

شیراز نے پھر سوال کیا۔۔

اسکا کیا مطلب ہے مجھے بتاؤ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عامِر نے کہا کچھ نہیں بہت لمبی کہانی ہے۔

شیراز نے کہا۔۔

میں سننے کو تیار ہوں جتنی بھی لمبی کہانی ہے بتاؤ۔

اور نہ صرف دانیا کے بلکہ اپنے بارے میں بھی بتاؤ کے تم کون ہو اور یہ باس کون ہے؟ اور باس سے تمھاری اتنی بات چیت کیسے ہے کہ اسنے دانیا کو تمھارے زمہ دے دیا۔

عامِر نے کہا چلو خود سے شروع کرتا ہوں۔

میں ایک مِڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتا تھا۔

میں بچپن سے ہی سوفٹ وئیر میں بہت اچھا تھا۔ مجھے کچھ نیا کرنے کا نیا سیکھنے کا شوق بھی تھا اور جنون بھی۔

میں بے شمار کتابیں پڑھتا تھا کمپیوٹر سے رلیٹڈ سوفٹ وئیر سے رِلیٹڈ۔۔

10 کلاس میں میں نے ایک بہترین سوفٹ وئیر بنایا تھا۔

اور وہ سوفٹ وئیر بہت مشہور بھی ہوا۔ نہ صرف میرا بلکہ میرے اسکول کا بھی بہت نام ہوا۔

اخبار والوں نے میرا انٹرویو بھی لیا۔

کچھ ہی دنوں کے اندر مجھے امریکا سے کال آئی اور مجھے اسکالر شِپ دے کر باہر پڑھنے کی آفر کی گئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں خوشی سے تیار ہوگیا میرا پورا گھر بہت خوش تھا کہ لوگ امریکہ پڑھنے جانے کے خواب دیکھتے ہیں محنت کرتے ہیں مگر پھر بھی لوگ جا نہیں پاتے اور مجھے تو خود بُلایا جارہا ہے۔ وہ بھی اسکالرشپ دے کر۔

خیر بہت دُعاؤں کے ساتھ میں امریکہ پہنچ گیا۔ مجھے ائیر پورٹ سے ہی گاڑی نے پِک کیا۔ جو کہ مجھے ہوسٹل پہنچاتی۔

میں جب گاڑی سے اُترا وہ ہوسٹل نہیں کوئی گھر تھا۔ایک آدمی نے گیٹ سے ہی مجھے رسیو کیا اورگھر کے اندر لے گیا۔

وہ گھر نہایت عالیشان بنا ہوا تھا میں نے زندگی میں اتنا بڑا گھر پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

وہ مجھے ایک دروازہ کھول کر اپنے پیچھے کمرے کے اندر آنے کا اشارہ کرتا اندر کو بڑھ گیا۔

میں نے اسکے پیچھے دروازے کے اندر قدم رکھے تو دو قدم چلتے ہی نیچے کو سیڑھیاں جا رہی تھی۔

میں جیسے جیسے نیچے کو سیڑھیاں اُترتا رہا مجھے کچھ عجیب محسوس ہو رہا تھا۔آخر کی چند سیڑھیوں پر آیا تو وہ کھنڈر نما ایک بڑا سا کمراہ تھا۔ تم اُسے تہہ خانہ بھی کہہ سکتے ہو۔

وہ شخص مجھے وہاں کرسی پر بیٹھنے کا کہتا کچھ اُٹھانے کے لیے جھُکا میں خاموشی سے کرسی میں بیٹھ گیا۔

میرے بیٹھتے ہی اسنے میرے ہاتھ پیر باندھنے کی کوشش کی۔

میں نے شور مچادیا تو اسنے مجھے بہت مارا اور باندھ کر چلا گیا۔

تین دن تک میں بھوکا پیاسا وہاں چیختا رہا۔

کھولنے کی التجا کرتا رہا۔ یہاں تک کہ میں چیخ چیخ کر بے ہوش ہوگیا۔

میرے جسم پر کسی نے پانی مارا تو مجھے ہوش آیا مجھے پہلے پانی دیا گیا پھر سوکھی روٹی اور پانی میرے آگے رکھ دی گئی۔میں کھانے میں بہت نخرے کرتا تھا امی کو بہت تنگ کرتا تھا۔

مگر اُس دن بھوک اتنی تھی کہ میں نے وہ کھانا بھی اس طرح کھایا جیسے وہ میرا من پسند کھانا ہو۔

پیٹ بھرا تو وہ آدمی پاس آکر بیٹھ گیا اور کہا۔ اب تم کبھی پاکستان نہیں جا سکتے ہو۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہم تمہیں ہر طرح کی تعلیم دینگے مگر تم بس ہمارے لیے کام کروگے۔

پڑھائی کے ساتھ اور بھی بہت کام دیا جائیگا۔ جو بھی دیا جائے خاموشی سے کرنا ہے ورنہ بہت مارونگا اور نہ صرف مارونگا تمھارا پورا خاندان ختم کر دونگا۔

پہلے اسنے مجھے دھمکا کر کالج میں مجھسے ڈرگز بکوائے تعکہ وہ لڑکے لڑکیاں ڈرگز کے عادی بن جائیں۔وہ لوگ ساتھ میں مجھے پڑھا بھی رہے تھے۔

میں انکے کہنے کے مطابق سارے کام کرتا رہا۔

دو ہفتے میں نے ہر وہ کام کیا جو مجھے بولاگیا۔

اسکے بعد مجھے موقعہ مِلا تو میں بھاگ گیا۔

لیکن نہ میرے پاس سامان تھا میرا، نہ ہی پیسے اورنہ ہی میرے ڈاکیومینٹس تھے میرے پاس۔

میں نے بہت دنوں تک سڑکوں کی خاک چھانی۔

بھیک بھی مانگتا تھا اور انھی سڑکوں پر سو بھی جاتا تھا۔

ایک دفعہ بہت ٹھنڈ تھی میں کپڑے دیکھنے دکان کے اندر چلاگیا۔

دکاندار نے مجھے دھکے دے کر نکال باہر کیا۔

بہت کچھ سہا میں نے ان کچھ دنوں میں سڑکوں پر

پھر ایک دن مجھے یہ لوگ اُٹھا لائے میں انکے ہاتھ لگ ہی گیا تھا میں۔

اس سے پہلے میرے جسم میں کوئی ٹریکنگ چِپ نہیں تھی شاید انکو لگا یہ بچہ ہے بھاگے گا نہیں۔ مگر میں بھاگ گیا تو اب کی بار جو مجھے پکڑا گیا مجھے بے ہوش کر کے میرے جسم میں ٹریکنگ چِپ ڈال دی گئی اور ساتھ وارن کر دیا گیا کہ بھاگنا نہیں۔

مگر مجھے جب اگلی دفہ پھر موقعہ مِلا میں پھر بھاگ نکلا مگر اس بار میرا بھاگنا میری زندگی کی سب سے بڑی حماقت بن گئی۔

مجھے چند منٹوں میں ہی پکڑلیاگیا۔

اور پھر میرے سامنے ویڈیو آن کر کے میرے ابو کو مار دیا گیا ہم تین بھائی دو بہنیں تھیں۔

اسنے اس دن صرف ابو کو مارا میں اپنا دُکھ بانٹنا بھی نہیں چاہتا جو میں نے سہہ لیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پھر کچھ عرصے بعد ایک دفہ میں ڈرگز بیچنے گیا وہاں کچھ لڑکے ایک لڑکی کو زبردستی گاڑی میں ڈال رہے تھے۔ لڑکی بُری طرح مدد کے لیے چیخ رہی تھی۔

میں نے اسکی مدد کرنی چاہی۔ مگر میں اکیلا تھا اور تھا بھی چھوٹا۔ جبکہ وہ تین لوگ تھے۔

مجھے مار کر دھکا دے کر لڑکی کو لے گئے مگر اسی دن مجھے جہاں میں رہتا تھا مجھے اس ہوسٹل سے اٹھا لیا گیا اور اس دن میرے سامنے مجھےلائیو دکھایا گیا۔

میری دونو بہنوں کو زیادتی کے بعد مار دیا گیا۔ میرے دونو بھائیوں کو بھی مار دیا گیا۔ کہ میں سمجھ لوں کہ ان سے غداری کا یاپنگا لینے کا انجام کیا ہوتا ہے۔

میرے پورے گھر والوں کو میری آنکھوں کے سامنے جان سے مار دیا گیا۔جب کہ امی کو وہ لوگ اُٹھا کر لے گئے۔ میں آج تک اپنی امی کو ڈھونڈ رہا ہوں۔ میرا درد مت پوچھنا جو میں نے سب کو اپنے سامنے ختم ہوتے دیکھاتو مجھ پر کیا بیتی۔۔۔

میں بہت عرصہ اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔

پھر کچھ ٹھان کر میں نے محنت شروع کردی۔ میں نے سوفٹ وئیر میں ایسی مہارت حاصل کرلی۔ کہ آج باس کے پاس سب سے بہترین لوگوں میں شمار ہوتا ہوں جو کہ اسکا پورا سیسٹم چلا رہے ہیں۔میں نے اُسکے ٹرسٹ کو جیتنے کے لیے کافی محنت بھی کی اور آج وہ ہر بڑا کام کرتے ہوئے مجھے ساتھ رکھتا ہے۔

میری ماں کے جسم میں کوئی بھی ٹریکنگ چِپ نہیں ہے کیونکہ وہ جانتا ہے اگر چِپ ڈال دی گئی تو میں اُن تک پہنچ جاؤنگا۔ اور وہ یہ بھی جانتا ہے جس دن مجھے ماں مل گئی اس دن اِن لوگوں کے ساتھ میں غداری بھی کر سکتا ہوں۔

تو میری ماں کو ایسی جگہ رکھا گیا ہے جہاں آج تک میں پہنچ نہ سکا۔

میں پچھلے 19 سالوں سے ان لوگوں کے ساتھ ہوں اس دنیا میں اور باس کے لیے کام کر رہا ہوں۔

مگر اب میں نے خاموشی سے کچھ اپنے سیسٹم بھی بنا لیے ہیں۔ کچھ اپنی ٹیم بھی بنا رکھی ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

باس نے تقریباً ہر ملک میں مجھے ایک الگ شناخت دی ہے۔ آج پوری دنیا کے ہر ملک میں میرا گھر ہے۔ وہ دکان جہاں میں کپڑے لینے گیا تھا اور مجھے مار کے بھگا دیا گیا تھا آج وہ پوری مارکٹ میں نے خرید لی ہے۔

خیر--- قصہ مختصر سے مختصر کر کے بتا رہا ہوں تمہیں۔

جو ٹیم میں نے بنائی ہے اس ٹیم کا مقصد باس کے مقابل کھڑے ہونا ہے۔میری ٹیم میں بہت لوگ ہیں جو کام کر رہے ہیں۔

باس کے لیے کام کرنے والے کروڑوں لوگ ہیں۔

ہر روز یہ لوگ معصوموں کو اغوا کرلیتے ہیں۔

اور انسے کام کرواتے ہیں۔اور جو لوگ دنیا میں سب سے زیادہ زہین ہوتے ہیں انکو باس اپنے لیے بہت خوب استعمال کرتا ہے۔

ان لوگوں کے پاس دنیا کہ بہترین سافٹ وئیر ہیں،

جہاں سے اس پوری دنیا کے ایک ایک بندے کی انفورمیشن

ان کے پاس ہوتی ہے۔ پورا سوشل میڈیا ان کے ہاتھوں میں ہے۔ ایک ایک میسنج جو بھیجا جا رہا ہوتا ہے دنیا بھر میں یا کال جو کی جا رہی ہوتی وہ سب رکارڈڈ ہوتی ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہر ملک کا نادرا جیسا سیسٹم اس کے انڈر کام کرتا ہے۔ بس سمجھ لو پوری دنیا کا ڈیٹا باس کے پاس ہے وہ جسے چاہے اٹھا لے۔

یہ جو دنیا جہان میں حکومتیں چل رہی یہ سب باس کو پیسے دے کر حکومت میں آئے ہوتے ہیں جو زیادہ بھیجتا ہے اسکی حکومت بنادی جاتی۔ باقی الیکشن وغیرہ تو عوام کو بیچنے کے لیے ایک چورن ہوتا ہے۔

جو بھی گیم خوش ہوکر پوری دنیا بیٹھ کر دیکھتی ہے جیسے کرکٹ فوٹبال کا ورڈ کپ، یا اولمپکس وغیرہ یا جو کچھ بھی کھیل بڑے لیول پر ہوتا ہے وہ سب فکسڈ ہوتا ہے۔ جو ٹیم زیادہ پیسہ باس کو کھلاتی ہے وہ جیت جاتی ہے۔ خیر قصہ مختصر آج پوری دنیا کا باپ باس ہے۔

کہاں کب کیا ہو رہا ہے اسکو سب علم ہوتاہے اور یہ سب دیکھ بھال سیسٹم کے زریعے ہورہا ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اور سیسٹم چلانے والوں میں اک میں ہی نہیں ہوں بھاری تعداد میں ایک سے بڑھ کر ایک لوگ ہیں جو سیسٹم چلا رہے ہیں ہزاروں ملک میں اسکے سِیسٹم بیک اپ بھی موجود ہے۔

میں باس کے پاس ٹاپ 3 میں شمار ہوتا ہوں۔

مجھسے اچھے بھی دو اور لوگ ہیں باس کے پاس۔

باقی میری ٹیم خاموشی سے لوگوں کو آزاد بھی کروا رہی ہے سیسٹم سے کھیل کر چھوٹے موٹے لوگوں کو ہم بھگا دیتے ہیں۔ مگر روزانہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ اُٹھائے جاتے اور ہم اُن میں سے چند سو لوگوں کو آزاد کروا دیتے ہیں۔

کوشش میری جاری ہے کہ ایک دن باس کے مد مقابل کھڑا ہونگا۔ دنیا کو آزاد کروا لونگا۔
اور کافی حد تک میں اور میری ٹیم بھی پاور رکھتی ہے۔
مگر پہلے امّی مِل جائیں۔ ایک ٹیم الگ سے امی کو ڈھونڈنے کے لیے لگائی ہوئی ہے میں نے۔
آسٹریا میں یا لاسٹ مِشن میں لوگ مجھے یوگا انسٹرکٹر کے حوالے سے جانتے مگر میں وہاں بھی اصل مِشن میں تھا سیسٹم کے زریعے پورا مِشن کنٹرول کرنا۔
جو اس سامان کا مالک تھا اسکا صرف سامان چوری نہیں کیا گیا بلکہ سیسٹم کے زریعے اسکے تمام بینک اکاؤنٹ ہیک کر کے پیسے بھی نکال لیے میں نے۔
اسی طرح انگلینڈ میں برٹش آرمی آفسر ہوں میں ایک بڑی پوسٹ پر فائز ہوں۔
حیران نہیں ہو یار آج دنیا کے ہر ملک کی مِلٹری، پولیس، ایف آئی اے وغیرہ وغیرہ میں باس کے لوگ کام کرتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہونگا کہ ہر فوجی ایسا ہے مگر ہر ملک کی فورس میں اسنے اپنے لوگ بیٹھائے ہوئے ہیں۔ ہر جگہ اسکے ایجنٹس ہیں۔

اب آجاؤ کے میں دانیا کو کیسے جانتا ہوں ، اور دانیا یہاں کیوں ہے۔

دانیا یہاں پچھلے 5 سالوں سے ہے۔ مگر میں صحیح والا دانیا کو ساڑھے تین سالوں سے جاتا ہوں۔ ایک دِن مجھے ایک تصویر بھیجی گئی وہ بھی خود باس نے بھیجی اور کہا یہ بندی کبھی بھاگنی نہیں چاہیے میرے لیے بہت ضروری ہے۔

باس کا یہ ضروری ہے کہنا اور وہ بھی خود خاص طور پر مجھے فون کر کے کہنا بندی کی اہمیت سمجھا رہا تھا کہ اسکے دو ہی مطلب ہوتے یا تو یہ بہت کام کی بندی ہے۔ جو باس کو بہت فائدہ دے گی یا پھر باس کا اس سے کوئی حساب کتاب نکلتا ہوگا۔ اور وہ کوئی عام سا حساب نہیں ہوگا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

میں نے تصویر دیکھ کر لوگوں کو کام پر لگا دیا۔ خود میں نے پلٹ کر دیکھا بھی نہیں۔

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/Classicurdumaterial

کچھ عرصے بعد مجھے میری ہی ٹیم کے ساتھی نے ویڈیو دی اور کہا سر یہ دیکھیں۔

میں نے وڈیو دیکھی دانیا کی تھی پولیس والا دانیا کو بہت شدید تشددت کے ساتھ مار رہا تھا اور وہ بس یہی کہہ رہی تھی میں نہیں جانتی۔

میں نے خود بھی بہت مار کھائی ہے اور مردوں کو بھی مار کھاتے دیکھا ہے مگر کسی لڑکی کو بدترین مار کھاتے ہوئے میں پہلی بار دیکھ رہا تھا۔

لڑکیوں کو تھوڑا بھی مارو وہ نہ صرف ہر بات بول دیتی ہیں بلکہ جو نہیں بھی کیا ہوتا وہ بھی

قبول کر لیتی ہیں مگر دانیا اپنے الفاظ سے شروع سے آخر تک نہیں پھری۔
میں یہ بھی جانتا تھا باس کے لوگوں کو کوئی پولیس ایسے مار نہیں سکتی جب تک باس کا حکم نہ ہو تو میں سمجھ گیا تھا دانیا کو آزمایا جارہا ہے۔ پرکھاجارہا ہے اور یہ بھی اسکی ٹریننگ کا حصہ ہے۔ خیر وہ مار دیکھ کر میں سمجھ گیا تھا اس بندی میں کوئی خاص بات ضرور ہے۔
اسنے اگلی ویڈیو دکھائی جہاں اسکا چہرہ جالایا جا رہا تھا۔ میں حیرت کے سمندروں میں ڈوب گیا کہ کوئی لڑکی عزت کے لیے یہ بھی برداشت کر سکتی ہے؟ عزت لفظ کیا ہوتا ہے اسکا اصل معنی مجھے سمجھانے والی دانیا ہے وہ جس طرح ازیت سہہ رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ مرجاؤنگی مگر یہ کام نہیں کرونگی۔ میرے پاس الفاظ بھی نہیں ہیں۔
میں سمجھ گیا تھا چہرہ جلانے کے پیچھے اسکو نئی پہچان دینا ہے۔ اور بھی کچھ لوگوں کو یہاں نئی پہچان دی گئی ہے مگر یہ لوگ ڈائریکٹ پلاسٹک سرجری کر دیتے ہیں انکی۔ جبکہ اس کا چہرہ جلانے کے پیچھے دانیا کو انتہا کا آزمانا ہی نہیں اسکو کچھ جتانا بھی ہو سکتا تھا یا کوئی بات ضرور تھی۔ میں نے اس دن دانیا پر خود کام شروع کیا دانیا پر رسرچ شروع کردی کہ میرے دل میں دانیا کو جاننے کی خواہش اور جستجو بڑھ گئی۔

جب میں نے چھان بین کی دانیا اور اس کی فیملی پر رسرچ کی اور مجھے معلومات اکھٹی کیں تو

مجھے علم ہوا کہ دانیا کہ یہ دشمنی ہے برسوں پرانی دشمنی اور اس دشمنی کے پیچھے دانیا کی ماں مایا وجہ ہے۔ باس دانیا کا نہیں بلکہ مایا کا دشمن ہے۔جس کا خمیازہ دانیا بھگت رہی ہے۔

law یونیورسٹی میں ہونے والی کونوکیشن کی تقریب سے جہاں وکالت پاس کرنے والے اسٹوڈنٹس کو ڈگری سے نوازا جا رہا تھا۔ ڈگری دینا تو ایک فارمیلٹی ہوتی ہے جو کہ دنیا کو دکھانے کو کونوکیشن کی تقریب میں دی جا رہی ہوتی ہے در حقیقت ڈگری تو پاس آوٹ ہونے کے کچھ عرسے بعد دی جاتی ہے۔ یہ تقریب صرف اسٹوڈنٹس کو اعزاز دینے کے لیے رکھی جاتی ہے۔

مایا سلمان وکالت کی اسٹوڈنٹ تھی۔ اور اسنے پوری یونیورسٹی میں ٹاپ کیا تھا۔ اس کو گولڈ میڈل دینے اسٹیج پر بلایا گیا۔ وہ پُر وقار انداز میں اسٹیج پر چڑھی اور اسنے گولڈ میڈل اور ٹرافی وصول کیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تقریب کے اختتام پر اسٹوڈنٹس کے لیے پُر تکلف ڈنر کا انتظام بھی کیا گیا۔ ساتھ کچھ مشہور سنگرز بھی آئے ہوئے تھے۔ تیز گانوں کا شور بھی تھا۔

مایا اپنے والد کو اپنا میڈل اور ٹرافی پکڑاتی لیڈیز باتھروم کی طرف بڑھ گئی۔ وہاں اسے کسی کے چیخنے کی درد میں کراہنے کی آوازیں آرہی تھی اسنے یہاں وہاں دیکھا۔ اسے محسوس ہوا یہ آواز نیچے سے آرہی ہے باتھروم اس کونوکیشن ہال سے تھوڑا ہٹ کر تھا۔

اسنے باہر نکل کر دیکھا تو باہر موسیقی کا بہت شور تھا۔ وہ واپس اندر آئی تو آواز ابھی بھی آرہی تھی۔ اسنے آواز کی جانب زمین پر بیٹھ کر زمین میں کان لگاکر سننے لگی وہ سمجھ گئی یہ آواز نیچے

سے آرہی ہے۔ مایا کے اندر انسانی ہمدردی کا جزبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

وہ بنا کسی کو بولے نیچے چلی آئی اور آواز کی جانب بڑھنے لگی۔ اسنے دور سے ہی یونیورسٹی کے پرنسپل کو الٹا لٹکے ہوئے دیکھا جسکو کچھ لوگ ڈنڈوں سے مار رہے تھے وہ آگے بڑھنے لگی جب اسنے ان میں سے ایک شخص کے منہ سے اپنا نام سُنا وہ آگے بڑھنے کے بجائے رُک گئی اور قریب ہی بنی دیوار کے پیچھے چھپ گئی۔

ایک شخص غصے میں کہہ رہا تھا۔ مایا کو کیوں دیا گولڈ میڈل ایمیلی کو کیوں نہیں دیا۔ جب تم سے بولا گیا تھا کہ ایمیلی کو ٹاپ کروانا پھر یہ مایا کو کیوں دیا۔ تمہیں پتہ تھا نا کہ میں کون ہوں؟ جانتے تھے نا تم کے مجھسے پنگا لینے کا کیا انجام ہوتا ہے؟ میری بیٹی کو کیوں نہیں دیا گولڈمیڈل جب میں نے تم سے کہ دیا تھا؟

پرنسپل کی آواز گونجی میں نے بائبل پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائی تھی میں کبھی غلط کا ساتھ نہیں دونگا میں ہمیشہ سچ کا ساتھ دونگا۔ میں صرف ایک یونیورسٹی کا پرنسپل ہی نہیں میں ایک سینئر وکیل بھی ہوں۔ اور میں نے بائبل پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا کہ میں مرجاؤنگا مگر جھوٹ نہیں بولونگا نہ ہی جھوٹ کا ساتھ دونگا۔

یہ سنتے ہی اس شخص نے پرنسپل پر گولی چلادی ایک بھی نہیں چار گولیاں ان کو ماری گئی۔

مایا نے گولیوں اور مرڈر کا نام سنا تھا اور پڑھا بھی تھا کیسز میں مگر پہلی دفعہ اتنے قریب سے گولی کی آواز سنی اور مرڈر دیکھا۔ وہ گھبرا کر بھاگنے لگی۔ اسکے قدموں کی آواز ان لوگوں نے سن

لی۔ مین گیٹ بند کر دیا گیا اور بھاگنے والے کو ڈھونڈنے لگے۔

مایا ایک بُک شیلف کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گئی۔

وہ لوگ ہر جگہ مایا کو ڈھونڈتے رہے۔ جب مایا کہیں نہ ملی تو ان میں سے ایک نے بولالگتا ہے بھاگ گیا جو بھی تھا۔

ہم ایک کام کرتے ہیں دیھان رکھتے ہیں جو بھی چشم دید گواہ سامنے آئیگا اسے ماردو یونیورسٹی کے ہر اسٹوڈنٹس اور ٹیچر میں یہ بات پھیلادو کہ ہمارا ساتھ دیں جس کسی کے پاس بھی انفورمیشن ہو یا کسی نے کچھ دیکھا ہو تو وہ ہمارا ساتھ دے پرنسپل کو انصاف دلوانے میں۔

ہمارا فرض بنتا ہے انھیں انصاف دلوانے کا۔

کچھ اور بھی اموشنل لائین بول دینا خود ہی جو ہوگا سامنے آجائیگا تو اسکومار دینا۔ بول کر وہ لوگ چلے گئے۔ مایا بہت دیر وہاں چھپی رہی جب اسے یقین ہوگیا وہاں اسکے سوا کوئی نہیں ہے تو وہ باہر آگئی۔

اسکے والد نے کہا بیٹا کہاں چلی گئی تھی۔ اسنے کہا کچھ نہیں بابا میں دوستوں کے ساتھ تھی اب گھر چلیں۔ وہ لوگ گھر آگئے۔

اگلے دن یونیورسٹی اخبارات اور ٹیوی پر نیوز آنے لگی ہرجگہ شور ہوگیا۔ وہ گھر میں خاموشی سے

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سب بیٹھی سنتی رہی اسنے اپنے گھر میں بھی کسی سے اسکا زکر بھی نہیں کیا۔

یونیورسٹی میں ڈگری کے فارم کی لاسٹ ڈیٹ آگئی۔ تو اسے جانا پڑا۔ آج بھی وہاں سب اسٹوڈنٹ سے پوچھا گیا کے کیا کسی کو کچھ بھی پتا ہے تو وہ ہماری مدد کرے مایا سب کے بیچ خاموش رہی۔ اور فارم جمع کروا کے گھرآگئی۔

مرڈر کا کیس عدالتوں میں چلتا رہا۔ مایا کی ڈگری آگئی تھی اسکو کلاس میٹ نے فون کر کے بتایا تو وہ ڈگری لینے چلی گئی۔

ڈگری لیتے ہوئے اسکے سامنے بائبل رکھی گئی اور کہا اس پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاؤ کہ تم ہمیشہ سچ کا ساتھ دوگی ہمیشہ اپنی ڈگری اپنی تعلیم کو سچائی اور ایمانداری کی راہ پر استعمال کروگی۔ قسم کھا کر کہو تم ہمیشہ حق اور سچ کو ہی انصاف دلواؤگی۔ اسنے کانپتے ہاتھوں بائبل پر ہاتھ رکھ دیا اور ہر لائین دوہرادی۔ ڈگری لیے گھر آگئی۔

اسے کہیں بھی چین نہیں مل رہا تھا۔ اسکو لوگوں سے معلوم ہوا پرنسپل کا کیس اب آخری مراحل پر ہے۔ کوئی بھی گواہ نہ مل سکا۔ شاید صبح یہ کیس بند کر دیا جائے۔وہ بہت پریشان تھی مایا کو پرنسپل کے آخری جملے یاد آنے لگے۔ وہ کچھ سوچ کر جائے نماز بچھائے ساری رات اللہ سے نجانے کون کون سی دعائیں مانگتی رہی۔

صبح ہوتے ہی ایک فیصلہ کرتی اٹھ کھڑی ہوئ۔ گھر میں کسی کو بھی کچھ بولے بنا وہ گاڑی لے کر نکل گئی۔ عدالت کے باہر گاڑی پارک کی اور اندر کی جانب بڑھ گئی۔

وہاں پرنسپل کا کیس چل رہا تھا۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی عدالتی کمرے کے اندر آگئی۔ اسنے اُنچا مگر ٹھہرے ہوئے انداز میں کہا جج صاحب میں کوئی بھی اختیار ابھی نہیں رکھتی کے میں یہ کیس لڑ سکوں نا ہی میں نے اپنا نام چشم دید گواہوں کی فہرست میں لکھوایا مگر میں اس کیس سے رلیٹڈ عدالت سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو کیا میں کہہ سکتی ہوں۔

کمرے میں موجود ہر ایک کی نظر دانیا پر تھی۔ اور عدالت نے دانیا کو اجازت دیتے ہوئے کٹھرے میں بلوالیا۔

بائبل اسکے سامنے لاکر رکھ دی گئی۔ اسنے کتاب دیکھتے ہوئے کہا سر میں مسلمان ہوں اور بائبل پر میرا ایمان ویسا نہیں جیسا قران پر ہے۔

میرے لیے اسکی حیثیت ہمیشہ ایک عام کتاب جیسی رہی۔ مگر میں نے اِس کتاب کی قسم کھا کر کہا تھا کہ میں ہمیشہ سچ کہونگی۔ اور سچائی کا ہی ساتھ دونگی۔ کسی بھی چیز پر ہاتھ رکھ کر قسم اُٹھائی جائے تو چیز یا وہ کتاب پھر عام نہیں رہتی میرے دین نے مجھے ہمیشہ سکھایا ہے کہ نا صرف اپنے بلکہ دوسروں کے دین کو بھی عزت دینی چاہیے۔ تو میرے لیے یہ کتاب بہت معتبر ہے۔

اسنے کتاب پر ہاتھ رکھ کر کہا میں جو بھی کہونگی سچ کہونگی سچ کے سوا کچھ نہیں کہونگی۔

اسنے اپنی انکھوں دیکھی ہر بات عدالت کو بتادی۔ اور آخر میں کہا میرے پرنسپل نے مجھے انصاف دلواتے ہوئے اپنی جان دے دی۔ صرف اس لیے کیونکہ انھوں نے بائبل کی قسم کھائی تھی کہ وہ ہمیشہ حق کا ساتھ دینگے۔ مجھے میرے پرنسپل نے آخری لمحات میں سکھا دیا۔ کہ قسم کھاؤ تو جان دے دو مگر اپنی قسم کی پاسداری ہمیشہ کرو۔

میں نے بھی ڈگری لیتے ہوئے قسم کھائی تھی کہ میں ہمیشہ سچ کا ساتھ دونگی۔ تو آج میں نے بھی اپنی قسم کی پاسداری کی شروعات کردی ہے۔

جج نے انکوئری ٹیم تشکیل دے کر کہا مجرموں کو عدالت کے سامنے پیش کیا جائے اور مایا کو

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سخت ترین سکیورٹی دی جائے۔

عدالت کے برخواست ہوتے ہی جب وہ باہر نکلی ایک شخص چلتا ہوا مایا کے قریب آیا اور کہا۔ ویری امپریسیو اپنی چالاکی سے تم نے کیس ری اوپن کر دیا بہت خوب۔ مجھے چالاک لوگ بہت پسند ہیں۔ اب تو دور تک ہمارا واسطہ رہیگا اسنے دھمکی آمیز لہجے میں کہا میڈم اپنا اور گھر والوں کاخیال رکھنا۔ بول کر وہ چلا گیا۔

عدالت میں کیس کاکیا فیصلہ ہوا پھر مایا نے پلٹ کر جاننے کی کوشش نہیں کی ہاں مگر ان قاتلوں میں سے 2 کی شناخت اسنے کرلی تھی۔ باقی ملے نہ تھے۔ سننے میں آیا تھا کے پکڑے جانے والوں کو پھانسی مل گئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳

مایا نے پریکٹس کے بعد وکالت شروع کردی تھی اور وہ ایک بہترین وکیل بنتی جا رہی تھی وہ جو بھی کیس لیتی وہ جیت جاتی۔ اب تک کوئی کیس بھی نہ ہاری تھی۔

ایک دن اس کے دفتر میں ایک شخص آیا وہ مسلمان تھا اور پاکستانی بھی تھا۔ اسنے بتایا کہ اسکی بیٹی جس کی عمر 14 سال ہے اس کو کچھ لوگوں نے پکڑلیا تھا اور اسکے خاندان کو جان سے مارنے کی دھمکی دے کر ڈرا دھمکا کر اسے اسکول میں ڈرگز بکوائے تھے۔

ڈرگز میں کوئی زہریلی چیز ملی تھی جس بھی بچے نے کھایا وہ مر گیا۔

اور وہ کیس میری بیٹی کے خلاف کھُل گیا ہے۔ میری بیٹی کو پولیس نے اریسٹ کر لیا اور مار پیٹ کر الزام سارا بیٹی سے قبول کروا لیا گیا ہے۔

خدارا میری مدد کریں میں اس اجنبی ملک میں کس سے انصاف مانگوں میں تو عام سی نوکری کرتا ہوں یہاں آپ میری مدد کریں مجھے کچھ لوگوں نے آپ کے بارے میں بتایا میں چلا آیا وہ ہاتھ جوڑے مایا کے سامنے کھڑا رو رہا تھا۔

مایا نے اس سے بیٹھا کر کیس لڑنے سے پہلے بچی سے ملوانے کا کہا۔

بچی سے ملنے وہ جیل پہنچی۔ اسنے بچی کو یقین دلایا کہ وہ سب سچ بتائے تو وہ اسکی مدد کریگی اور اسے یہاں سے نکال دیگی۔

بچی نے روتے ہوئے ڈرے سہمے انداز میں سب بتا دیا۔

اسنے بچی کی کہانی سنی اور کیس اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ وہ لوگ بہت خطرناک تھے مگر خیر کیس مایا جیت گئی بچی کو آزاد کروا دیا اور 3 شخص کو سزا سنادی گئی۔

ان شخص میں سے ایک نے مایا سے کہا تمہیں تمہارا اللہ پوچھے گا۔ تم نے بے گناہ انسان کو پیسے کی لالچ میں پھنسایا ہے۔

وہ سنُی ان سنُی کرتی نکل کر گھر آگئی۔

وہ کورٹ سے گھر آئی تو آرام کے غرض سے لیٹی ہی تھی۔ کہ اسکی چھوٹی بہن اسکو بلانے آگئی۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اپیا اٹھو باہر کوئی انکل آپ سے ملنے آئے ہیں بہت ساری مٹھائی اور پھول لے کر۔ مایا حیران ہوتی باہر کی جانب گئی۔ تو باہر وہی شخص کھڑا تھا ڈھیروں مٹھائی کے ٹوکرے اور پھول لیے۔ مایا نے مسکرا کر کہا اسکی کیا ضرورت تھی تو اس شخص نے کہا آپ نہ ہوتی تو میری معصوم بچی کا کیا ہوتا۔

بہت دعایں دینے کے بعد اس شخص نے رات کے کھانے کی دعوت دے کر اپنے گھر بلایا۔ مایا نے انکار کیا مگر وہ بہت منتیں کرنے لگا کہ آپ میری بڑی بیٹی کی طرح ہیں آپ نے اجنبی دیس میں ہماری مدد کی میں یہ احسان کبھی نہیں بھولونگا۔ آپ کا میں انتظار کرونگا۔ وہ اتنے خلوص پر انکار نہ کر سکی اور مان گئی۔

رات بچی کے لیے کچھ گفٹس لیے ان کے گھر چلی آئی اندر ڈرائینگ روم میں قدم رکھتے ہی ایمیلی جو کہ مایا کی کلاس میٹ تھی اور وہی شخص جو پرنسپل کے کیس میں عدالت کے باہر ملا تھا اور مایا کو گھر والوں کا خیال رکھنے کی دھمکی دے کر گیا تھا موجود تھے پیچھے سے ایک اور شخص اندر آیا یہ وہی تھا جس نے پرنسپل پر گولی چلائی تھی۔ مایا حیرت سے ان سب کو دیکھتی رہ گئی۔

ان سب نے مل کر ہنسنا شروع کر دیا۔ اس بچی کا باپ بھی اندر آگیا۔ پرنسپل کے قاتل نے کہا مبارک ہو تم ایک ایسا کیس جیت کر آئی ہو جو کوئی کیس تھا ہی نہیں ہم نے بنایا تھا۔

بچوں کو بھی میں نے ہی زہر دے کرمارا تھا۔

بچی کو اسنے آواز دے کر بلوایا اور کہا آپی سے پوچھو ایکٹنگ کیسی لگی انھیں تمھاری۔۔ بولتے ہوئے سب نے تالیاں بجائی اور کہا مبارک ہو جن لوگوں کو تم نے سزا دلوائی وہ معصوم تھے۔۔

بولتے بولتے اس شخص نے بائبل اٹھا کر ٹیبل پر پٹختے ہوئے کہا۔ اس کتاب کو بیچ میں لائی تھی ہے نا؟ سچائی کی دیوی بنی ہوئی تھی لو آج قسم توڑدی تم نے جھوٹ جیت گیا سچ ہار گیا۔

بچی کا باپ اُٹھا اور قران بھی لے آیا اور دانیا کے آگے رکھ کر بولا تم نے میرے بیٹے کو سزائے موت دِلوائی ان کتابوں کی قسم کھا کر اب اٹھاؤ یہ کتابیں اور ڈھونڈو اپنے جھوٹے کیس جیتنے کی سزا ان کتابوں میں۔

ڈھونڈو کسی معصوم اور بے گناہ کو ناکردہ گناہ کی سزا دلوانے کے نتیجے میں کیا ملتا ہے۔۔

اب بجاؤ اپنی سو کولڈ سچائی کا نارا سب ہی ایک ساتھ تالیاں بجا کر ہنسنے لگے۔

مایا نے بھیگی آنکھوں اور کانپتے ہاتھوں سے قران اٹھایا اپنی آنکھوں سے لگا کر عقیدت سے چوم کر سینے سے لیا۔ بائبل کو بھی عقیدت سے اٹھائے وہاں سے چلی آئی۔

LRI * PDI LRI * PDI LRI * PDI LRI * PDI LRI * PDI LRI * PDI LRI * PDI LRI * PDI LRI * PDI LRI * PDI LRI * PDI LRI * PDI LRI * PDI LRI * PDI LRI * PDI LRI * PDI

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مایا نے خود کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پولیس اسٹیشن جاکر اعترافِ جرم قبول کیا کے میں نے معصوم اور بے گناہوں کو سزا دلوائی ہے۔ میں یہ کیس ری اوپن کرنا چاہتی ہوں۔

اس فیصلے سے اسنے خود کو مشکل میں ڈال لیا تھا۔ ہر کوئی اسکے خلاف باتیں بنا رہا تھا۔ بہت سے لوگ اسکی اس جرات کو سراہ بھی رہے تھے۔ مگر اسنے لوگوں کی اور خود کی پرواہ بھی نہ کی اور کیس ری اوپن کروا لیا کیس لڑتے ہوئے اسے بہت دھمکیاں بھی ملی۔

مگر اس ایک کیس کے کھلنے اور کیس پر رسرچ کرنے کے دوران کئی اور کیس بھی کھُل گئے۔ اس میں بہت بڑے بڑے نام اور کیس بھی سامنے آئے۔ انگلینڈ کی آرمی نے مایا کو

بہت سپورٹ کیا۔ اور مایا نے اُن بے قصوروں کو با عزت بری بھی کروا لیا اور بہت سے مجرموں کو سزا بھی دلوائی۔ آسان لفظوں میں کہوں تو باس لوگوں کو ناک وچنے چبوا دیئے۔

✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳ ✳

مایا ایک مرڈر کیس کے سلسلے میں ہوٹل آئی ہوئی تھی اس ہوٹل میں کسی کا خون ہوا تھا۔ وہاں اس کی ملاکات شاہ نواز بخت سے ہوئی۔ شاہ نواز بخت اس ہوٹل کو خریدنا چاہتا تھا۔ وہ ایک بزنس مین تھا۔ مایا سے اسکی سلام دعا ہوئی۔ مایا نے کیس سے مطالق اس سے بھی تھوڑے بہت سوالات کیے مگر شاہ نواز کا اس کیس سے کوئی تعلق نہیں تھا۔۔

باقی وہاں کے اسٹاف اور ہوٹل کا جائزہ لیا اور آگئی۔

اس کیس کے دوران کئی بار مایا کا شاہ نواز سے سامنا ہوا۔ کیس جیت بھی گئی۔ مگر اسنے شاہ نواز کو اکثر اپنے آس پاس دیکھا اکثر وہ مختلف کیس کی ہیرنگ کے دوران اوڈینس میں بیٹھا ملتا تھا۔

اس روز بھی ایسا ہی ہوا تو مایا نے اسے روک کر پوچھ ہی لیا آپ تو بزنس مین ہیں آپکے بار بار

https://www.classicurdumaterial.com/
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عدالتوں کے چکر کیوں لگتے ہیں ان کیسز سے نہ آپکا لینا ہے نہ دینا۔پھر آپ یہاں کیوں آتے ہیں۔

شاہ نواز نے مسکرا کر کہا مایا کیا آپ میرے ساتھ کافی پر چلینگی۔مایا نے کہا میں آپ سے کیا سوال کر رہی ہوں اور آپ کیا جواب دے رہے ہیں۔

شاہ نواز نے کہا۔۔۔

مایا مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہیں اور یہ باتیں عدالت کے باہر نہیں ہو سکتی کیا ہم کہیں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں؟

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مایا اس کے ساتھ ایک ریسٹرونٹ چلی آئی کہ شاید کیس سے رلیٹڈ کوئی بات ضرور ہوگی۔ مگر وہاں پہنچ کر شاہ نواز نے مایا کو بتایا وہ مایا کا بہت بڑا فین ہے اور وہ بس مایا کو دیکھنے اور سننے کے لیے کورٹ کے چکر لگاتا ہے۔ وہ مایا کے ساتھ اپنی پوری زندگی گزارنا چاہتا ہے۔

مایا یہ کہہ کر اُٹھ گئی کے میں نے شادی یا محبت کو کبھی نہیں سوچا اور وہ شادی اپنے ماں باپ کی مرضی سے کریگی۔

اگلے تین دن بعد شاہ نواز نے مایا کے گھر رشتہ بھیج دیا۔

شاہ نواز خود لندن میں سیٹلڈ تھے بہت سے ہوٹل تھے انکے یہاں اور ان کی فیملی پاکستان میں

تھی۔ ان کی فیملی میں ایک بہن، اور وہ خود تھے ماں کا انتقال ہوگیا تھا جبکہ والد صاحب کا پاکستان میں بہت سارے ہوٹلز کا بزنز تھا۔

چھان بین کے بعد شاہنواز ایک اچھے اور سلجھے ہوئے انسان لگے مایا کے گھر والوں نے رشتہ طے کر دیا۔ اور چند ہی مہینوں میں دونو کی شادی ہوگئی۔

مایا شادی کے بعد بہت خوش تھی شاہ نواز ایک بہترین شوہر تھا جو مایا کا ہر طرح سے خیال رکھتا تھا وہ دونوں بہت خوش تھے۔

وہ ہمیشہ کتابوں اور عدالتوں میں اتنا مصروف رہی کے اسکو پتہ ہی نہیں تھا۔ کہ زندگی اتنی حسین بھی ہوتی ہے۔ وہ ہواؤں میں اُڑ رہی تھی۔ شاہ نواز جیسے محبت کرنے والے انسان کو پاکر اسے زندگی سے محبت ہوگئ تھی۔

شاہ نواز اکثر ہی پاکستان کا چکر لگا لیتا تھا۔ ایک بار مایا بھی اسکے ساتھ پاسکتان گئ تھی۔ مگر مایا کے پاس ہر روز اتنے کیسز ہوتے تھے کہ وہ پاکستان ہر وقت نہیں جا سکتی تھی۔

اس بار بھی شاہ نواز پاکستان گیا ہوا تھا مایا اور اسکی روزانہ ہی رات میں کال پر بات ہوتی تھی۔

وہ اسے مِس کر رہی تھی اسنے وعدہ کیا کے وہ لگلے ہفتے واپس آجائیگا۔

شاہ نواز سے باتوں کے درمیاں اسے اپنے گھر میں کسی کی آہٹ محسوس ہوئی۔

مایا موبائل پکڑے کمرے سے باہر آگئی۔

اسنے کمرے کے آس پاس دیکھا کوئی بھی نہیں تھا۔

وہ سیڑھیاں اترتے نیچے آئی تو بھی کوئی نظر نہ آیا وہ اُپر واپس جانے لگی تو نیچے والے کمرے کی لائیٹ کھلی نظر آئی اسے حیرت ہوئی۔ کیونکہ وہ تو آج سارا دن آفس میں رہی تھی اور آئی بھی تو ڈائیریکٹ اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی پھر نیچے کی لائیٹ کیسے کھلی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اسنے شاہ نواز کو ہولڈ کرنے کہا اور خود دروازے سے اندد جھانک کر دیکھا مگر وہاں کوئی بھی نہ تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ لائیٹ بند کرنے کے غرض سے کمرے میں آئی تو کمرے میں اُسے کسی لیڈیز پرفیوم کی بہت تیز خوشبو آئی۔

ایسا محسوس ہوا کسی نے تازہ تازہ پرفیوم لگایا ہو۔

اسنے باتھ روم کا دروازہ کھولا وہاں کوئی نہ تھا مگر نل سے بوند بوند پانی ٹپک رہا تھا۔ اور فرش بھی اس طرح گیلا تھا جیسے ابھی ابھی کوئی نہا کر گیا ہو یہاں سے۔

مایا حیرت سے دیکھتی رہ گئی کہ یہ کیا ماجرا ہے۔

اسنے بھاگ کر مین گیٹ کا دروازہ چیک کیا مگر وہ تو لاکڈ تھا۔ اسنے موبائل اٹھایا تو شاہ نواز نے پوچھا کہاں چلی گئی تھی۔

مایا نے کہا نہیں کچھ نہیں باتھروم کے نل سے پانی ٹپک رہا تھا بند کرنے گئی تھی۔

وہ شاہ نواز کو اتنی دور بیٹھے تنگ نہیں کرنا چاہتی تھی تو جھوٹ بول گئی۔ جبکہ اسے خود بڑی حیرت تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

اگلے دن مایا کو آفس میں بہت کام تھا۔ مگر اسکو اپنی تبیعت بہت بوجھل سی لگ رہی تھی۔

ابھی فائل کھول کر بیٹھی ہی تھی کہ اسکا دل متلانے لگا وہ بھاگتی باتھ روم گئی۔ اسے بہت اُلٹیاں ہوئی۔ تبیعت میں بھاری پن بھی محسوس ہورہا تھا۔

اسکا کام سے دل بھی اچاٹ ہورہا تھا۔

وہ فائل بند کرتی اٹھ کھڑی ہوئی اپنی اسسٹنٹ کو تبیعت کا بتا کر گھر کے لیے نکل گئی۔

گھر کے باہر گاڑی روکی تو اسے حیرت ہوئی اسکی گاڑی کھڑی کرنے کی جگہ پر کسی اور کی

گاڑی کھڑی تھی اسنے کہا لگتا ہے محلے میں کسی کے گیسٹ آئے ہیں اور گاڑی میری جگہ کھڑی کردی ہے۔

اسنے گھر سے تھوڑا آگے گاڑی پارک کی اور گھر کا لاک کھولنے کے لیے چابی لگائی تو لاک پہلے سے ہی کھلا ہوا تھا۔

دروازہ بس یونہی بند تھا۔ اسنے ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھل گیا اسے حیرت سی ہوئی کیونکہ دروازہ تو اسنے اپنے ہاتھوں سے لاکڈ کیا تھا۔

وہ اندر آئی ہی تھی کہ اسکو کسی لڑکی کی دبی دبی سی چیخوں کی اور کچھ عجیب سی آواز آئی۔ اسنے غور کیا تو یہ آواز اوپر سے آرہی تھی۔ اسنے آس پاس کچھ دیکھا ٹیبل پر رکھا شیشے کا شوپیس اٹھائے دبے قدموں اوپر چلی آئی۔

آواز اسے اپنے کمرے سے آتی محسوس ہوئی۔اسکے کمرے کا دروازہ ہلکا سا کھلا ہوا تھا۔

مایا نے دیوار کی ایک سائیڈ میں ہوکر کھلے دروازے سے سر نکال کر جھانکا۔

وہ حیرتوں کے سمندر میں ڈوبتی چلی گئی۔ شاہ نواز کسی عورت کے ساتھ بستر پر تھا۔ اسکو اپنے پیروں سے زمین کھسکتی محسوس ہوئی۔

اسے لگا کوئی اسکی روح کھینچ رہا ہے۔

اسکی سسکیاں نکلنے لگی اسنے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا اور دبے قدموں گھر سے باہر آگئی۔ ڈگمگاتے

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

قدموں کے ساتھ گاڑی کا دروازہ کھولا خود کو سمبھالتی ہوئی وہ گاڑی میں بیٹھ گئ۔

گاڑی اسٹارٹ کرتی وہاں سے دور چلی آئی۔ وہ گاڑی سڑکوں پر دوڑاتی مستقل رو رہی تھی اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا دیکھ کر آئی ہے۔

اسکے آنسوں بہت تیزی سے بہہ رہے تھے۔ اسے اپنی تبیعت مزید بوجھل محسوس ہوئی۔ اچانک بہت ابکائیاں سی آئی اسنے گاڑی کنارے پر روکی تو اسے بہت الٹیاں ہوئی۔

اسنے واپس گاڑی اسٹارٹ کی اور ایک فارمیسی کے پاس گاڑی روک کر اتر آئی۔ وہاں سے اسنے الٹی کے لیے دوائی مانگی مگر فارمسی والے نے دوا دینے سے انکاد کر دیا کہ بنا ڈاکٹر کے پرسکرپشن کے وہ دوا نہیں دیگا۔

اور یہ تو خود مایا بھی جانتی تھی کہ یہاں کوئی بھی بنا ڈاکٹر کا پرچہ دیکھے دوا نہیں دیگا۔

وہ واپس گاڑی کی طرف آنے لگی کے اسے شدید چکر آنے لگے سب کچھ گھومنے لگا۔ وہ خود کو سمبھال نہیں پارہی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرہ چھا گیا اور وہ وہیں بے حوش ہوگئی۔ آس پاس کھڑے لوگوں نے دیکھا تو اسے اٹھا کر قریب کے ہسپتال لے آئے۔

وہاں اسے ڈاکٹر نے بتایا کہ وہ ماں بننے والی ہے ڈاکٹر نے اسے ڈرپ لگائی اور کہا آپ کمزور

ہیں اپنا خیال رکھیں۔ مگر وہ کسی گہری سوچ میں گم تھی جب ڈاکٹر نے اسے ہِلا کر کہا۔ کہاں گم ہیں۔ میں آپسے کھہ دہی ہوں آپ اپنا خیال رکھیں آپ بہت کمزور ہیں۔ مایا جیسے کسی گہری سوچ سے نکل کر ڈاکٹر کو کہنے گی مجھے کیا ہوا ہے ڈاکٹر مجھے بہت الٹیاں ہو رہی ہیں۔ تبیعت بھی بہت عجیب ہو رہی۔

ڈاکٹر نے کہا کوئی بات نہیں ایسی حالت میں تبیعت میں تھوڑا اتار چڑھاؤ رہتا ہے۔ اسنے حیرت سے پوچھا کیسی حالت میں۔

ڈاکٹر نے کہا پریگنینسی میں وہ حیرت سے منہ کھولے ڈاکٹر کو دیکھے گئی۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ خوش ہو یا ماتم کرے۔

اسکی آنکھوں سے تیزی سے آنسو بہنے لگے۔ ڈاکٹر نے کچھ سمجھ کر کہا اِٹس اوکے ابھی اسٹارٹ ہی ہے ہم ایبورشن کر سکتے ہیں۔

مایا نے غصے سے ڈاکٹر کو دیکھ کر کہا جسٹ شٹ اپ۔

اور غصے سے ہاتھ سے ڈرپ کھینچتی باہر آگئ۔ وہ سیدھا اپنی ماں کے گھر آگئ۔ اسنے بنا کسی سے کچھ کہے تھکن کا بہانہ بنایا اور اپنے کمرے میں جا کر لیٹ گئ۔

اسے شاہ نواز کے ساتھ بتایا ایک ایک دن ایک ایک پل یاد آنے لگا۔ وہ بے آواز روتی ہی چلی گئ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اس رات اپنی ماں کے گھر ہی رکی۔ صبح تک وہ خود کو یہ کھہ کر راضی کر چکی تھی کہ یہ سب ہو سکتا ہے جو اسنے دیکھا وہ کچھ اور ہو وہ شاہ نواز نہ ہو میری آنکھوں نے دھوکا کھایا ہو یا اگر شاہ نواز ہوا بھی تو اسے بچے کا بتاؤنگی۔ اِس بچے کی خاطر اسے معاف کر کے ایک اور موقع دے دونگی ۔ وہ بھی بچے کے لیے خود کو بدل دے گا۔

وہ کچھ سوچتی دوپہر کے قریب گھر آگئ۔ کمرہ سمٹا سمٹایا ایسا ہو رہا تھا جیسے یہاں کوئی آیا ہی نہ ہو۔

وہ اپنے بستر پر لیٹ گئی۔

رات شاہ نواز کی کال آگئی وہ مایا سے اتنی محبت جتاتا رہا مایا بس خاموشی سے سنتی رہی۔ مایا نے اسے ماں بننے کی خبر نہیں دی بس پوچھا کہ کب آوگے اسنے کہا اس پیر کو۔ مایا نے انگلیوں میں گنا پیر آنے میں 3 دن باقی تھے۔ وہ شاہ نواز سے بات کر کے فون رکھ کر یونہی بے جان سے وجود کے ساتھ لیٹی رہی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

صبح کے شاید 6 بج رہے تھے اسے بھوک کا احساس ہوا وہ نیچے کچن کی جانب آگئی۔

وہ نیچے آئی تو کچن کی طرف جانے کے بجائے اس کمرے کی طرف آگئی۔ کمرہ بند تھا اسنے کھول کر دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا۔ اسنے دروازہ واپس بند کیا۔ کچن آئی دودھ نکال کر گلاس میں بھرا دودھ پی کر واپس اپنے کمرے میں آنے کے لیے سیڑھیاں چڑھنے لگی کہ اچانک کسی

سوچ کے آتے ہی وہ واپس نیچے کمرے میں آگئی۔

اسنے کمرے کی لائٹ کھولی اور ایک ایک کر کے تمام درازیں اور الماریاں چیک کرنے لگی۔ اسے کمرے میں پڑا کچھ لیڈیز سامان بھی مِلا اور کچھ شاہ نواز کی چیزیں بھی۔

وہاں شاہ نواز کی گاڑی کی چابی بھی ملی۔

اسے اچانک کچھ خیال آیا وہ باہر گھر کی گلی کے پارکنگ ایریا میں آئی وہاں شاہ نواز کی اسپورٹس بائک نہیں تھی وہ کچھ سوچتی تیزی سے اندر آئی۔ اور کسی کو کال ملادی۔ ان لوگوں نے اپنی تمام گاڑیوں اور اسپورٹس بائیک پر انشیورنس اور ٹریکر لگوایا ہوا تھا۔ اور جس کی کمپنی سے لگوایا تھا وہ اسکے کلائیئنٹ تھے اور ان سے مایا کی دوستی بھی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

مایا نے اس سے پتا کیا کہ بائیک کہاں ہے اس وقت۔

Support@classicurdumaterial.com

اسنے پانچ منٹ مانگے کہ وہ بتاتا ہے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اور تھوڑی ہی دیر میں مایا کے پاس ایڈریس تھا۔

وہ اپنی گاڑی نکالے باہر آگئی۔دیے گئے پتے پر پہنچ کر آس پاس دیکھا۔ اسکی بائیک کھڑی تھی وہ گاڑی سے اتر کر بائیک کے پاس آگئی۔ بائیک پر ہاتھ رکھ کر ایک نظر گھر پر ڈالی اور کچھ سوچتی ہوئی واپس گاڑی میں جاکر بیٹھ گئی۔

گاڑی اسٹارٹ کی اور گھر سے کچھ دور کے فاصلے پہ روک دی اور خود سیٹ سے ٹیک لگا کر گھر کو دیکھتی رہی۔

8 بجے کے قریب شاہ نواز کسی عورت کے ساتھ باہر آیا وہ اسکو کمر سے پکڑے ہوئے چل رہا تھا دروازے پر پہنچ کر اسنے بلکل اسی انداز میں لڑکی کو سی آف کیا جس طرح وہ مایا کو کرتا تھا۔

مایا کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا وہ خود کو سمبھالتی شاہ نواز کو دیکھتی رہی۔

وہ بائیک پر بیٹھ کر نکل گیا مایا نے گاڑی اسٹارٹ کی اور اسکی بائیک کا پیچھا کیا۔

وہ اپنے ہوٹل چلا گیا۔ وہ گاڑی میں بیٹھی اسکا انتظار کرتی رہی تقریباً چار گھونٹوں کے بعد وہ واپس آیا بائیک اسٹارٹ کی اور نکل گیا۔ مایا نے اُس کا پیچھا کیا۔ اب وہ ایک دفتر کے باہر آکر رُکا اور بائیک پر بیٹھے ہی کسی کو کال ملائی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

مایا نے گلی کے کونے میں گاڑی روکی تعکہ اگر وہ پلٹے بھی تو وہ سیدھا گاڑی نکال کر لے جائے۔

Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شاہ نواز کی آواز بہت اُنچی تھی وہ آرام سے اسکی آواز سن سکتی تھی۔وہ گاڑی میں ہی بیٹھی اسکو دیکھتی اور سنتی رہی۔

ڈارلنگ میں نیچے کھڑا ہوں تم کام اب بند کرو اور باہر آؤ۔ دوسری طرف سے شاید کچھ کہا گیا جس پر اسنے جواب دیا۔ اببے یار میری بیوی ابھی آفس میں ہوگی ہم آرام سے مِل سکتے ہیں پھر تو

اسکے ساتھ راتیں بھی گزارنی پڑینگی اور میں تمہیں ملنے کے لیے ترسونگا۔ تمھارا بھی شوہر آجائے گا پتہ نہیں کتنے دن پھر ہم مل بھی نہیں سکینگے۔

وہ دوسری طرف کو سن کر پھر بولا ٹھیک ہے میں انتظار کر رہا ہوں تم آؤ۔

وہ بائیک سے اُتر کر ٹہلنے لگا۔

مایا کو لگا کہیں وہ اسے دیکھ نا لے۔ اسکی گاڑی اسٹارٹ ہی تھی وہ تیزی سے گاڑی سیدھا نکال کے لے گئی۔

وہ سڑکوں پر یہاں وہاں کچھ دیر پھرتی رہی اور کچھ سوچ کر گھر آگئی۔ گھر کے باہر ابھی تک کوئی گاڑی یا بائیک نہیں تھی اسنے گاڑی گھر سے تھوڑے فاصلے پر روک لی۔

کچھ ہی دیر کے انتظار کے بعد ایک گاڑی گھر کے باہر آکر رکی۔ اس میں سے شاہنواز اور کوئی لڑکی اترتی نظر آئی۔

لڑکی کو وہ صحیح سے نہ دیکھ سکی وہ دونو اندر چلے گئے۔ وہ کچھ دیر خود کو اور اپنے ٹوٹے ہوے دل کو سمبھالتی رہی۔

اسنے سوچ لیا تھا آج اسکو رنگے ہاتھوں پکڑلے گی۔ اس سے الھدگی لے لیگی۔ اسکو کبھی اپنے ماں بننے کے بارے میں نہ بتائے گی اور دور کہیں دور چلی جائیگی اپنے بچے کے ساتھ اپنی زندگی گزار دیگی مگر اب اس انسان کے ساتھ ہرگز نہیں رہ سکتی جو نا جانے کتنوں کی باہنوں کا ہار بنا گھوم

رہا ہے۔

وہ خود کو سمبھالتی اپنے گھر کے اندر آگئی۔ دروازہ کھولا اور دبے قدموں اوپر چلی آئی دروازے کے باہر کچھ دیر کھڑے ہوکر خود کو حمت اور حوصلہ دیتی دروازہ پورا کھول کر اندر چلی آئی۔ اور کمرے کی لائیٹ آن کردی۔

وہ گھبرا کر کھڑا ہوگیا۔ وہ اس وقت دیکھنے کی حالت میں بھی نہیں تھا گڑبڑا کر کھڑا ہوگیا۔ مایا کی نظر شاہ نواز سے ہوتی ہوئی لڑکی پر اٹھی۔ وہ خود کو سمبھال ہی نہیں پائی وہی زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔ اسکے سامنے ایمیلی تھی۔ ایمیلی نے اسے دیکھ کر اپنے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ سجائی۔

شاہ نواز مایا کی جانب بڑھا مگر مایا نے اسے ہاتھ سے روک دیا اور کہا میں تمہیں 2 منٹ کا وقت دے رہی ہوں کپڑے پہنو اور نکل جاؤ میرے گھر سے اور دوبارہ اپنا ناپاک چہرہ مجھے مت دکھانا۔ میں تمہیں ڈائورس پیپر بھیج دونگی۔

تم کپڑے پہنو اور نکل جاؤ اس گھر سے بھی اور میری زندگی سے بھی۔یہ کہہ کر وہ کمرے میں رُکی نہیں نیچے آگئی۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے نظر آئے۔ شاہ نواز کی نظر مایا پر گئی وہ کچھ دیر اسے رُک کر دیکھتا رہا مایا نے منہ گھمالیا وہ سیدھا گھر سے نکل گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مایا روتے ہوئے اپنے کمرے میں آئی اپنا بستر دیکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رودی۔

ہمارے بستر پر یہ جو تم نے۔
بے وفائی کی داستان لکھی ہے۔
میں انکو چاہ کر بھی دل سے
کبھی بھی دھو نا پاؤنگی۔
یہ چادر کی سلوٹیں تمھارے ہر
سِتم کی کہانی مجھسے کہتی ہے۔
میں ان شکنوں کو جانِ جاں
کبھی بھی ہٹا نہ پاؤنگی۔
میرے ہر خواب، بھروسے
اور محبت کی دھجیاں
جو کمرے میں بِکھری ہیں۔
میں ان کو چاہ کر بھی
عمر بھر سمیٹ نہ پاؤنگی۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ زمین پر بیٹھی شدت سے روتی چلی گئی۔

کچھ گھنٹوں کے بعد اسکو اپنے قریب کھڑا کوئی محسوس ہوا مایا نے نظریں اٹھا کر دیکھا سامنے شاہ نواز کھڑا تھا۔ اسنے اندر آکر دروازہ بند کردیا۔

اور پلٹ کر مایا کے پاس آیا اور غراتے ہوئے کہا میں یہ سب اتنی جلدی کھولنا نہیں چاہتا تھا مگر تم ضرورت سے زیادہ چالاک ہو۔

اب سن لو میں ان لوگوں کے لیے کام کرتا ہوں۔مجھے تم سے نہ کبھی محبت تھی نہ محبت ہے اور نہ کبھی محبت ہوسکتی ہے۔

تم میری کبھی بھی چوائس نہیں ہوسکتی نہ تم میں کوئی کلاس ہے نہ ہی پہننے اوڑھنے کا ڈھنگ ہے، نہ ہی کوئی ادائیں ہیں عجیب روکھی پھیکی سی میری پسند کبھی نہیں ہوسکتی۔

مجھے باس نے کہا تھا تم سے شادی کرنے میں نے کرلی اور تم مجھے طلاق دوگی؟ اوقات ہے تمھاری اتنی؟

اسنے اپنی بیلٹ اتاری اور مایا کو بے حد مارا۔

اور ہنستے ہوئے کہا تم کیا تمھارا باپ بھی تم سے میرا پیچھا نہیں چھڑا سکتا۔ اب دیکھو میں تمھارے ساتھ کرونگا کیا۔ دنیا جہاں ایک کردینا اپنی وقالت کی کتابیں ساری الٹ دینا۔ مگر کوئی

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بھی تمہیں مجھسے چھٹکارا نہیں دِلوا سکتا۔

وہ بولتا ہوا مایا کو ضور کا دھکا دیتا کمرے میں لاگڈ کرتا ہوا گھر سے چلا گیا۔

مایا کو لگا اسنے اپنا بچہ کھودیا اسے شدید درد نے جھنجھوڑ کر رکھ دیا وہ تڑپ تڑپ کر رودی۔

جب اسکی تھوڑی حمت ہوئی اسنے اپنے کولیگ کو کال ملائی اور اسے اپنی مدد کے لیے بلوالیا۔

وہ آیا اور مایا کو نکال کر لے گیا۔

پہلے اسے ہسپتال لے کر آیا ڈاکٹر نے ٹریٹمینٹ کیا

اسکا بچہ محفوظ تھا۔ تھوڑے زخم جو جسم پر تھے اسکے لیے میڈیسن دے دی۔

وہ میڈسن لیے اسکے ساتھ اسکے گھر آگئ اسکے گھر میں اسکی بیوی بچے بھی تھے مایا وہاں ایک ہفتہ

https://www.classicurdumaterial.com/

رُکی۔

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اپنا موبائل جان بوجھ کر نہیں لائی تھی کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی اس سے کوئی رابطہ کرے

یا موبائل کے زریعے اس تک پہنچے۔

ایک ہفتہ رُک کر جب اسنے اپنی تبیعت بہتر محسوس کی وہ دوسرے شہر چلی آئی۔ بنا کسی سے

ملے بنا کسی کو کچھ بھی بولے۔ وہ نہیں چاہتی تھی کوئی اسکے بچے کو نقصان پہنچائے اسنے

اپنے گھر پر بھی کسی سے رابطہ نہیں کیا۔

اور سات ماہ بعد اسنے ایک پیاری سی بچی کو جنم دیا۔

اسکو گود میں اٹھائے وہ اپنا ہر دکھ ہر درد بھول گئی۔

اس کا ننھا سا وجود مایا کا ہر زخم بھر گیا۔

وہ اسکو خود سے لپٹائے چومتی رہی۔ اسنے اسکا نام دانیا رکھا۔

وہ دیکھتے ہی دیکھتے چند ماہ کی ہوگئی اسنے پہلی دفعہ اپنی پیاری سی زبان سے مایا کو مما کہہ کر پکارا۔ مایا اتنا خوش تھی کے جیسے اسے کسی نے دنیا جہان کی خوشیاں دے دی ہوں۔ وہ اسکو پیار سے چپکائے چومتی گئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آج مایا کو اُسکی ماں شدت سے یاد آرہی تھی۔ یاد تو سب ہمیشہ ہی آتے تھے مگر آج وہ خود کو روک نہ پائی اور گھر پر فون کردیا۔ بہت بیل بجنے کے بعد بھی کسی نے فون نہ اٹھایا۔ وہ تھوڑا پریشان ہوگئی۔ اور وقفے وقفے سے کال ملاتی رہی۔ آخر کار فون رسیو کرلیا گیا۔

اسنے بے چینی سے پکارا ہیلو بابا امی۔ دوسری طرف کچھ دیر خاموشی رہی دانیا نے بھی رونا شروع کردیا تھا وہ پھر بھی دانیا کو بہلاتی دوبارہ بولی ہیلو بابا اور دوسری طرف خاموشی کے بعد لائین کاٹ دی گئی۔

وہ حیران ہوتی فون دیکھتی رہی۔ پھر دانیا رونے لگی تو وہ اسے چپ کرواتی یہی سوچتی رہی میری آواز سُن کر فون کیوں رکھ دیا۔

ابھی وہ دانیا کو سُلا کر واپس گھر فون کرنے اٹھی ہی تھی کے دروازے پر بیل بجی اسنے دروازہ کھولا تو سامنے شاہ نواز تھا۔ اسنے مایا کو دیکھتے ہی کہا کہاں ہے میرا بچہ وہ بنا کوئی بات کیے بھاگتا ہوا اندر آیا اور یہاں وہاں ڈھونڈنے لگا۔

مایا چیخی کیوں آئے ہو تم یہاں وہ میری بچی ہے تمہاری نہیں۔ وہ اس کی بات سُنے بنا کمرے کا دروازہ کھولے اندر چلا گیا اور دانیا کو گود میں اٹھا کر چومنے لگا۔ اسکو سینے سے لگاتا کبھی اسکا چہرہ چومتا۔ کبھی اسکے ہاتھ چومتا۔

دانیا جو ابھی کچی نیند سے جاگی تھی خود کو اجنبی کی گود میں دیکھ کر چیخیں مار کر رونے لگی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

مایا نے آگے بڑھ کر شاہ نواز سے دانیا کو لے لیا۔

Support@classicurdumaterial.com

دانیا مایا کی گود میں جاتے ہی چپ ہوگئی اور پلٹ کر شاہ نواز کو دیکھنے لگی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شاہ نواز نے کہا مایا گھر چلو۔

میں اپنی ہر غلطی ہر گناہ کی تم سے معافی مانگتا ہوں مجھے معاف کردو مگر میرے گھر چلو مجھے میری بچی سے دور نہ کرو۔ مایا نے کہا پہلی فرصت میں یہاں سے دفعہ ہوجاؤ میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔

وہ روتا ہوا مایا کے قدموں میں گِر گیا کے میں بہت شرمندہ ہوں تم تو اللہ پر بہت یقین رکھتی ہونا قران کی بہت عزت کرتی ہونا اُسمیں لکھی ہربات کو پتھر پر لکیر سمجھتی ہونا پھر دیکھو تمہارا

قران اور اللہ اور اسکا رسول بھی کہتا ہے کوئی دل سے معافی مانگے تو اسے معاف کردو اللہ معاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

مایا مجھے ایک آخری موقع دے دو اپنے لیے نہ صحیح ہماری بچی کے لیے۔

وہ یہاں وہاں دیکھتا قران اٹھا لایا میں اس پر قسم اٹھا کر کہتا ہوں میں ہمیشہ تمھاری اور اپنی بچی کی حفاظت کرونگا میں اسکی قسم کھا کر کہتا ہوں میں بہت شرمندہ ہوں۔

تمہیں ہر جگہ میں نے ڈھونڈا بھی مگر تم نہ ملی مجھے۔ میرے پاس اپنے دل کی سچائی اور شرمندگی دکھانے کے لیے اس سے بڑا ثبوت اور کوئی نہیں ہے کہ میں قران کی قسم کھاتا ہوں۔

مایا نے آگے بڑھ کر قران اسکے ہاتھ سے لیا اور قران کو چوم کر سینے سے لگا کر شاہ نواز کی طرف دیکھ کر کہا جب تم نے وصیلہ اللہ کو بنالیا ہے تو مجھے کسی اور ثبوت کی اب ضرورت نہیں ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں نے تمہیں معاف کیا۔

شاہ نواز نے مایا کو سینے سے لگا کر کہا میں اب تمہیں کبھی شکایت کا موقع نہیں دونگا۔

وہ اسکے ساتھ گھر آگئی۔ راستے میں مایا نے اپنی فیملی کا پوچھا تو اسنے کہا تمھارے بابا نے گھر شفٹ کر لیا۔ تمھاری ایک بہن کی شادی ہوگئ ہے وہ پیرس میں ہوتی ہے۔ بڑے بھائی کی بھی شادی ہوگئ وہ بابا کے ساتھ ہی ہیں بس باقی دونو چھوٹے بہین بھائی بابا کے ساتھ ہیں۔

انھوں نے اور میں نے بھی بہت ڈھونڈا تمہیں مگر تم ملی ہی نہیں میں اکثر انسے ملنے جاتا ہوں۔

کل تمہیں بھی لے کر جاؤنگا۔

وہ اسکے ساتھ گھر آگئی۔ اگلے دن گھر والوں سے ملنے گئی تو سب اسکو دیکھ کر بہت خوش بھی ہوئے اور روئے بھی بہت۔

وہ بھی سب کے گلے لگ کر دل کھول کر روئی۔ اسنے جھوٹی کہانی سنادی کے وہ کچھ کیس کے چکر میں پھنس گئی تھی اسے بھاگنا پڑا چھپنا پڑا کونٹیکٹ اس لیے نہ کیا کے کہیں آپ لوگ مسئلے میں نہ گھر جائیں۔

تب ہی شاہ نواز کو بھی نہیں بتایا نہ ہی کسی سے بات کی۔ خیر بچی کو دیکھ کر سب بہت خوش ہوئے وہ سب کی جان تھی۔

شاہ نواز تو اس سے اتنا پیار کرتے تھے کے وہ آدھی رات کو بھی کبھی روئے تو اسے گود میں لیے ٹہلاکر چپ کرواتے تھے۔

زرا سی دیر کو بھی اسکے آنسو نہ برداشت کر پاتے۔

وہ دیکھتے ہی دیکھتے باتیں کرنے لگی بہت پیارا بولتی تھی۔ اب تو چلنے کیا بھاگنے بھی لگی تھی۔

ایک دن پاکستان سے فون آیا کہ شاہ نواز کے والد کی تبیعت خراب ہے تو وہ تینو پاکستان آگئے اور پھر وہیں رہ گئے۔

مایا اکثر اپنے گھر والوں سے ملنے لندن چلی جاتی تھی دانیا کو ساتھ لیے۔ دانیا جیسے جیسے بڑی

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہورہی تھی مایا کو لگنے لگا وہ قدرتی مناظر دیکھنے کی شوقین ہے وہ کھلونے اور گڑیا سے نہیں کھیلتی تھی اسکے شوق ہی نرالے تھے۔ وہ اسکو دنیا جہاں گھماتی شاہ نواز بھی جانتا تھا کہ بیٹی کی پسند عام بچوں سے ہٹ کے ہے۔

وہ مایا سے کہتا اسکا ہر شوق پورا کرو اسکو بہترین سوئمنگ سکھاؤ، پینٹنگ، فائن آرٹس کا کورس، میوزک ہر چیز اسنے دانیا کو دنیا کے بہترین انسٹٹیوٹ سے سکھایا۔ دنیا جہان دانیا کو گھمایا۔

شاہ نواز دانیا کی ہر ایکٹیوٹی کی تصویر لیتا اور مایا کو کہتا اسکی ہر تصویر میں فارغ وقتوں میں یا تھکن میں دیکھتا ہوں تو تبیعت فریش ہوجاتی ہے۔

مایا مسکرا دیتی۔

وہ اللہ کا جتنا شکر ادا کرتی کم تھا کہ شاہ نواز اسکے پاس لوٹ آیا تھا۔

اور وہ اس بات سے بھی بہت خوش تھی کہ وہ دانیا کو بے حد پیار کرتا ہے۔

دانیا کی منگنی اسکے کزن سے کردی گئی۔ مایا کو منظور نہ تھا مگر سب کے سامنے خاموش ہوگئی۔

مگر وہ سوچ چکی تھی اگر بڑے ہوکر بیٹی کو نا پسند ہوا تو وہ دانیا کو ہر طرح سے سپورٹ کریگی۔

دیکھتے ہی دیکھتے دانیا پروان چڑھتی گئی۔

دانیا 9 کلاس میں چلی گئی تھی۔ دانیا نے ہوٹل کا ڈزائین تیار کیا تھا اور شاہ نواز نے اسکے بنائے ڈذائین کو حقیقت کا رنگ دینے کے لیے کام شروع کروادیا تھا۔ ہوٹل کا کام آخری مراحل پہ تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مایا ابھی اپنے کلب ہی آئی تھی جب شاہ نواز کا فون آگیا اسنے مایا سے کہا تھا کے دانیا کے لیے کوئی اچھا سرپرائز پلین کرینگے۔ وہ ابھی بات ہی کر رہا تھا کہ اسکے پاس کوئی کال آنے لگی اسنے مایا سے کہا بعد میں بات کرتا ہوں ضروری کال ہے۔

مایا کے پاس کوئی کام تھا نہیں وہ شاہ نواز کے آفس چلی آئی۔ وہ شاہ نواز کے کمرے میں گھسی ہی تھی وہاں اسنے کچھ عجیب سے لوگ بیٹھے دیکھے۔ شاہ نواز نے مایا کو نظر انداز کر کے ان لوگوں سے کہا مجھے معاف کردو مجھے مارنا نہیں۔

مایا تیزی سے آگے بڑھی اور پوچھا شاہ نواز کیا ہوا کون ہیں یہ لوگ تو ان میں سے ایک شخص نے بولا اگر تم نے میرا کیس نہیں لڑا تو میں تمہارے شوہر کو جان سے مار دونگا۔

مایا نے پوچھا کونسا کیس کیسا کیس۔ شاہ نواز مایا پر چیخ کر بولا مایا تم گھر جاؤ۔

مایا نے کہا مگر شاہ نواز یہ لوگ تمہیں۔۔

کچھ نہیں ہوگا مجھے تم گھر جاؤ جب تک میں زندہ ہوں تمھاری حفاظت کے لیے اپنی جان دے دونگا۔ ابھی کے ابھی تم فوراً گھر جاؤ۔

مایا وہاں سے پریشان حال واپس لوٹ آئی۔ مگر گھر آکر بے چینی سے شاہ نواز کا انتظار کرنے لگی۔

شاہ نواز تھوڑی دیر سے گھر لوٹا۔ جب آیا تو بہت سے زخم اسکے چہرے اور جسم پر تھے مایا اسے دیکھتے ہی بھاگ کر اسکے سینے سے لگ کر رونے لگی۔

شاہ آپ مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں مجھے آج پتہ چلا۔ اسنے مایا کے ماتھے پر بوسہ دے کر کہا میری جان اس سے کہیں زیادہ کرتا ہوں۔ مایا اسکے زخموں پر مرہم لگاتے ہوئے پوچھنے لگی یہ کون لوگ ہیں اور کس کیس کی بات کر رہے تھے۔ شاہ نواز نے کہا باس کے لوگ تھے ہوگا کوئی کیس میں نے انکار کردیا میری بیوی کوئی کیس نہیں لڑے گی تو بس مار کر دھمکا کر چلے گئے۔ مگر تم فکر نہ کرو مجھے تمھاری حفاظت کرنا آتا ہے۔

باس کو میں نے تب ہی چھوڑ دیا تھا جب تم مجھے چھوڑ کر گئی تھی۔ اب اتنے عرصے بعد وہ پھر آگیا۔ خیر میں دیکھ لونگا تم پریشان نہ ہونا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کچھ دن بعد مایا کے موبائل پر ایک ویڈیو آئی وہ اسکی چھوٹی بہن کی نازیبہ ویڈیو تھی۔ ساتھ ہی ایک کال آگئی۔ اگر بہن کی عزت عزیز ہے تو کسی کو بھی بولے بنا کیپ ٹاؤن آجاؤ۔ اگر کسی کو بھی اپنے شوہر تک کو بھی بولا تو یہ ویڈیو ایک کلک میں وائیرل ہوجائیگی۔

مایا نے شاہ نواز کو کہا کہ وہ گھر والوں سے ملنے لندن جانا چاہتی ہے بس ایک ہفتے میں آجائیگی اور دانیا کا اسکول بھی ہے تو وہ دانیا کو ساتھ لے کر نہیں جائےگی ایک ہفتہ اسے شاہ نواز اور دانیا کے دادا کے پاس چھوڑ کر اسنے سب کو یہی کہا کے وہ اپنے والدین سے ملنے جارہی ہے دانیا ساتھ چلنے کی ضِد بھی کر رہی تھی مگر وہ اسے بہلا کر کہا کہ چھٹیوں میں ہم ساتھ جائینگے۔

وہ اسے منا کر ائیرپورٹ آگئی۔

فلائیٹ لی اور سیدھا کیپ ٹاؤن آگئی۔

وہاں ائیر پورٹ سے ہی ڈرائیور نے اسے پک کیا اور ایک جگہ لے آیا سامنے کم سے کم بھی 100فٹ کی دیوار تھی ایک انتھائی بڑا سا گیٹ کھُلا گاڑی اندر کو چلی گئی۔۔ڈرائور نے بتایا یہ باس کا محل ہے۔ وہ محل کیا پورا شہر تھا۔ وہ جسے باس کا گھر بتارہا تھا وہ مایا کے لیے وہ ایک شہر جیسا تھا۔

اندر سے ایک عورت باہر آئی اور مایا کو لے کر اندر کی جانب بڑھی۔ وہ گھر کیا تھا گولڈ کی دکان لگ رہی تھی ہر طرف سونے کے فانوس اور انٹیریر بھی وائیٹ اور گولڈن۔

وہ اسکو ایک کمرے کے دروازے کے باہر چھوڑ کر یہ کہتی ہوئی چلی گئی کے انر چلی جائیں۔

وہ دروازہ کھولتی اندر گئی وہ کمرہ نہیں الگ ہی دنیا لگ رہا تھا سامنے اینٹر ہوتے ہی ایک طرف بیڈ روم ایریا اسکے سامنے بڑا سا سوئیمینگ پول تھا۔ کمرہ بے حد کشادہ تھا۔ وہ کمرے کا جائیزہ لیتی ہوئی اندر آگئی ایک شخص نے اچانک پوُل کے پانی سے سر نکالا اور کہا زہے نصیب کے آج اس ناچیز کے کمرے میں مایا سلمان صاحبہ آئی ہیں۔۔

وہ پانی سے نکلتا ہوا بولتا رہا سائیڈ میں رکھا ٹاول اٹھایا اور اسکے پاس آکر کھڑا ہوگیا۔ مایا کے گالوں کو چھوتا ہوا بولا اسکن بہت چمک رہی ہے لگتا ہے بہت خوش ہو زندگی میں۔

مایا نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا اور اس سے کچھ فاصلہ رکھ کر کھڑی ہوگئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسنے مایا کو پیچھے ہٹتے اور اپنا ہاتھ جھٹکتے دیکھا تو اپنے قدم آگے کو بڑھا کر مایا کو کھینچ کر اپنے بے حد قریب کرلیا اور اسکے چہرے سے اپنا چہرہ مِلا کر کہا۔ میں عام انسان نہیں ہوں جسکو تم دھتکار دو یہ ''تھومس'' ہے میڈم پوری دنیا کا باپ سمجھی۔

تم جیسی چونٹیوں کو مسل کر رکھ دیتا ہوں۔

اپنی اکڑ اپنی حد تک محدود رکھو۔

اسنے بولتے ہوئے مایا کو زور سے دھکا دے کر پوُل میں پھینک دیا۔

مایا تیرتی ہوئی باہر آگئی وہ مسکرا کر اسکے قریب آیا اور اسکے گیلے بالوں کو موٹھی میں بھر کر اپنے قریب کھینچ لیا اور زبردستی کھینچتا ہوا اپنے بیڈ تک لایا اور بیڈ پر دھکا دے کر گرادیا۔ مایا گرتے ہی سیکنڈز میں کھڑی ہوکر دروازے کی جانب بھاگی۔

وہ ہنستا ہوا اسکے قریب آیا اور وہی دیوار سے اسکو لگا کر مایا کا ڈوپٹہ کھینچا اور اسکے ہاتھ اوپر کر کے دیوار سے باندھ دیے۔اور مایا کو نوچنے لگا۔ مایا نے پوری طاقت سے لات مار کر اسے پیچھے دھکیلا اور اسکے چہرے پر تھوک پھینک کر بولی یہ ہجڑوں والی حرکتیں اپنے پاس رکھو۔

اتنے بڑے ڈان ہو اور ایک کمزور سی لڑکی کو باندھ کر ڈرا کر دھمکا کر اپنے پاس بلا کر لائے ہو۔ اور اس کو تم شکار کہتے ہو؟

تم سے اچھا تو جنگل کا شیر ہے سینا تان کر شکار کرتا ہے۔ اور ایک تم ہو لڑکی کو کمرے میں بند کر کے ضور زبردستی سے حاصل کر رہے ہو۔

لانت ہے تم پر اور تمھارے ڈان ہونے پر۔

تپڑ ہے تو ایسا کر کے دکھاؤ کے میں اپنا آپ تمھارے ہوالے خود کروں ورنہ اس طرح سے تو بلی بھی چوہے کا شکار کر لیتی ہے۔

وہ اپنا منہ صاف کرتا ہوا بولا۔۔

بہت غرور ہے نا تم میں۔ بہت اکڑ ہے تمھارے اندر۔

میں تمہیں چیلنج دیتا ہوں تم کیا تمھاری بیٹی بھی اور آنے والی نسلیں بھی میری رکھیل بنینگی۔ تم خود مجھے کہوگی مجھسے میرا سب کچھ لے لو بس میری جان بخش دو میں تمہیں اتنا تڑپا دونگا کہ تم مجھ سے موت مانگوگی اور میں دونگا نہیں تمہیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

مایا مسکرا کر بولی اپنی خوش فہمیوں کا محل اتنا اونچا بھی نہ کرو کے جب یہ گِر کر ڈھیر ہوجائے تو تم اسی ملبے تلے دفن ہوجاؤ۔

تم نسلوں کو تو چھوڑو مجھ سے ہی یہ مر کر بھی نا سن سکوگے۔ وہ زور سے ہنسنے لگا۔

وہی عدالتی تقریریں کروالو میڈم سے۔

کیا کہا تھا تم نے قران :) بائبل کی قسم۔کھائی ہے ہمیشہ حق کے راستے پر چلونگی۔ تم نے میرے آدمی کو پھانسی دلوائی میرے جگری دوست کے جوان بیٹے کو۔ یہ تم نے اپنے ساتھ

اچھا نہیں کیا اسکا انجام نسلیں بھگتینگی تمھاری۔

تھومس نے آگے بڑھ کر ٹیوی آن کردی۔ اسکی بہن کی برہنا ویڈیو۔ اسکے بعد اسکے والد، بڑے بھائی کی ویڈیو دکھائی گئی اور کہا یہ سب میرے مہمان ہیں۔ تمہیں میرا چھوٹا سا کام کرنا ہے۔ کام مشکل نہیں تھا میرے لیے ایک گولی میں ہی میں فائل بند کر دیتا مگر میں تم سے ایسا کیس کروانا چاہتا ہوں جہاں تم بائبل اور قران کو ہاتھ میں لو اور جھوٹ بولو نہ صرف جھوٹ بولو بلکہ ایک بیوہ جس کی تین بیٹیاں ہیں اس پر اسکے شوہر کے قتل کا الزام صابت کرو اور پھانسی دلوادو۔

https://www.classicurdumaterial.com/

اور ویسے آپس کی بات ہے وہ بے چاری بیوہ بے قصور ہے مگر تم اسے سزا دلوائگی اور بدلے میں میں تمھارے گھر والوں کو آزاد کردونگا۔

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اور ہاں نہ سرف کیس جیتنا بلکہ ان کتابوں کو میرے قدموں میں رکھ کر بولنا میرے مالک آپ ہو۔

آپ جو کہینگے میں وہ کرونگی قران پر نہیں آپ کے بتائے رستے پر زندگی جیونگی۔

مایا نے کہا میں نہ ہی کسی معصوم بچوں سے اپنے فائدے کے لیے انکی ماں چھینونگی نہ ہی تم جیسے فرعون کو قران پر ترجیح دونگی۔

میں مسلمان ہوں اور اس بات پر پختہ ایمان ہے میرا کے وقت سے پہلے کوئی بھی نہیں مرتا۔ تو اگرمیرے گھر والوں کی موت ہوئی تو میں کیا کھہ سکتی ہوں اور رہی بات بہن کی ویڈیو کی۔ تو میں اسی لیے تم سے بات کرنے آئی تھی مگر مجھے لگتا ہے قران سے بڑھ کر میرے لیے اور کوئی معتبر ہی نہیں۔

عزتوں کا اختیار بھی اللہ کے پاس ہے جسے چاہے دے جسے چاہے چھین لے۔

وہ فوراً دھاڑا اب دیکھو اسکے سامنے اسکرین پر ہی دکھا کر اسکے والد والدہ اور بھائی کو مار دیا گیا۔ وہ چیخ چیخ کر روئی۔

وہ ہنستا رہا۔ کہنے لگا یہ دیکھو مایا کی بیہن کو بہت انچائی سے پھینک دیا گیا۔

مایا تڑپ تڑپ کر چیختی رہی روتی رہی۔

وہ قریب آیا اور بولا میرا نام اور وقت نوٹ کرلو تمھاری بچی بھی جوان ہو رہی ہے سنا ہے بڑی ہی آفت ہے۔

مایا غصے سے چلائی زبان کھینچ لونگی تمھاری۔

وہ ہنسنے لگا۔ ارے محترمہ جوان اولاد کو تڑپتا دیکھوگی تم دیکھنا عبرت کا نشان بنا دونگا اُسے۔ وعدہ ہے تم سے اب تو تم یہ کیس لو یا نا لو جب تک یہ کتاب پھاڑ کر میرے قدموں میں رکھ کر نہ بولوگی کے میں ہار گئی اور تم جیت گئے تم ہی میرے مالک ہو یہ اللہ کچھ بھی نہیں۔ میرے پیر چاٹ کر میرے پیروں میں گِر کر کپڑے خود اتار کر کھوگی یہ لے لیں اور مجھے معاف

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

کردیں۔

تب تک تمہیں معاف کرنے کا میں سوچونگا بھی نہیں اور اگر اکڑ ایسے ہی رہی تو اسکا خمیازہ تمھاری نسلیں بھگتینگی۔ اور مجھ سے دشمنی کا انجام ہوتا کیسا ہے یہ تم دیکھتی رہنا۔

کسی کو بھی بولنا نہیں نا ہی میت میں جانا اگر تم لندن اب گئی تو۔۔۔۔۔۔ وہ اسے لات سے مار کر بولا اٹھو اور جاؤ یہاں سے اور ہاں تم نے اگر منہ کھولا کسی کو بھی بتایا تو تم اپنے بچے ہوئے بہن بھائی کی موت بھی دیکھنے آجانا۔ اسے پیروں سے دھتکارتا کمرے سے چلاگیا۔

* * *

Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ کیپ ٹاؤن سے کراچی تک کے راستے میں خود کو سمبھال چکی تھی۔

گھر آئی تو شاہ نواز نے اسے گلے لگا کر کہا بہت مِس کیا تمہیں اب ایسے اکیلے نہ جانا۔ اسے پیار کرتا ہوا وہ اس سے باتیں کر رہا تھا جب دانیا بھاگتے ہوئے اسکے گلے لگ گئی۔ مما آئیندہ اکیلے نہ جانا ورنہ ناراض ہوجاؤنگی۔ وہ دانیا کو سینے سے چپکائے روتی گئی۔ دانیا نے حیرت سے پوچھا کیا

ہوا مما تو وہ بولی کچھ نہیں میری جان تمہیں بہت مِس کر رہی تھی۔

شاہ نواز نے اسے بتایا کہ دانیا کا مری والا ہوٹل تیار ہے اسی خوشی میں ہم پارٹی رکھتے ہیں وہ پارٹی جلد ہی مری میں رکھی گئی اور اس ہی پارٹی کے دوران مایا کی تبیعت بگڑی اسے کینسر کا آخری اسٹیج ڈائگنوز ہوا اور وہ آنن فانن دنیا سے چلی گئی۔

شیراز نے اپنے آنسو پوچھتے ہوئے کہا اسکا مطلب ہے کہ دانیا کو اس حال میں پہنچانے والا تھومس ہے تو عامر نے کہا ہاں تھومس ہے مگر تھومس کے آگے رکھنے والا کوئی اور ہے۔ شیراز نے کہا کیا مطلب اس بات کا تو وہ کہنے لگا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

مایا کو کینسر نہیں تھا اسے ہیوی ڈوز کی دوائیں کھلا کر سر کا درد دیا گیا۔ جبکہ وہ کینسر کی رپورٹ جالی اور جھوٹی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسکو اوپریشن تھیٹر کے اندر جان سے مارا گیا۔

اور اسکو جان سے مارنے والا تھومس نہیں تھا تھومس تو اسکو زندہ رکھ کر اسے تا عمر تڑپتے دیکھنا چہتا تھا۔

شیراز نے کہا پھر ایسا کون ہے جو مما کو مار کر دانیا کو۔۔۔

عامر نے شیراز کی بات کاٹ کر کہا تھومس سے دانیا کا سودا کیا گیا۔ اور یہ سب کرنے والا کوئی اور نہیں شاہ نواز بخت تھا۔

شیراز منہ کھولے بے یقینی سے چیخ پڑا کیا بول رہے ہو تم عامر نے کہا ہاں یہ سچ ہے بلکل سچ یہ سب کرنے والا شاہ نواز ہے۔

اور یہ سب اسنے کیوں کیا، اور کیسے سودا کیا اسکی کہانی بھی میں تمہیں بتاؤنگا۔ شیراز نے عامر سے کہا اس بات کا زکر دانیا سے کبھی نہ کرنا میری دانیا یہ دُکھ سہہ نہ پائیگی مرجائیگی۔

وہ یہ صدمہ مر کر بھی برداشت نہ کرسکے گی۔

عامر نے کہا ہاں جانتا ہوں میں اُسے یہ کبھی نہیں بتاؤنگا وہ ابھی نیند کی دواؤں میں ہے تبھی تمھیں۔۔۔ بولتے ہوئے اسنے گردن گھُما کر دانیا کی طرف دیکھا مگر دانیا کا فق پڑتا چہرہ دیکھ کر اسکی چیخ نکل گئی دانیا۔۔۔۔۔۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا کیا ہوا؟

عامر بھاگتا ہوا دانیا کے پاس آیا۔۔

دانیا تم ٹھیک تو ہونا؟

دانیا سفید پڑتے چہرے کے ساتھ کپکپاتی آواز میں بولی ڈیڈ نے مجھے بیچ دیا---

مجھے ڈیڈ نے بیچ دیا--

میرے ڈیڈ نے مجھے----- اپنی دانی کو بیچ دیا---

میں روتی رہی ڈیڈ مجھے بچالو--

اور ڈیڈ نے مجھے------

مجھے بیچ دیا؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

میں چیختی رہی--

ڈیڈ میرا چہرہ جل رہا--

وہ اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ عامر کو اپنے کپڑے دِکھاتے ہوئے بولی---

دیکھو میرے کپڑے پھاڑ دیے--

ڈیڈ مجھے بچالو میں نے آواز دی تھی----- دی تھی نا؟؟؟؟

بولو دی تھی نا؟؟؟؟ عامر نے سر ہاں میں ہلادیا--

میں چیختی رہی---

ڈیڈ میری عزت--

وہ اپنے جسم کو دیکھتی پاگلوں کی طرح بول رہی تھی میرے ناخن---- نوچ دیے،

دیکھونا میرا ہاتھ یہ دیکھو--

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اپنا ہاتھ آگے کیے عامر کو دِکھا رہی تھی۔

میرے ہاتھ---- یہ زنجیروں سے بندھے رہے،
اسکی کلائی میں گہرے زخم تھے جن پر پٹی بندھی تھی۔
وہ اپنے جسم کے ہر حصے کو دیکھتے ہوئے بولے جارہی تھی
یہ زخم----یہ زخم---- یہ---- یہ دیکھو یہاں--یہاں---یہاں---- دیکھو تو کہاں نہیں ہے زخم--- زخم ہی زخم ہے-----

وہ کرنٹ--- وہ سر پہ ہاتھ رکھ کر بولی----یہاں سر پہ کرنٹ کے شاکڈ میں چیخی مجھے چھوڑدو ڈیڈ مجھے آکر نکال دو مجھے بچالو-----، آوازیں---
کتنی آوازیں------ میں دیتی رہی ڈیڈ کو--
وہ ٹوٹی پھوٹی باتیں کر رہی تھی مگر عامر سے اسکا حال کب چھپُا تھا وہ اس کے پل پل سے واقف تھا۔ وہ ہر بات سمجھ رہا تھا۔ اسکی آنکھیں بھی دانیا کی کیفیت پر بھیگ رہی تھیں۔

اور میرے بال----دیکھو کاٹ دیے-- مما کہتی تھی میرے بال پیارے---- دیکھونا میرے بالوں کو اسنے جگہ جگہ سے کاٹ دیا---،
یہ دیکھو بال اسکے پیچھے کے بالوں پر جگہ جگہ ٹریمر سے بال اُڑائے ہوئے تھے اسکے سر کی جلد

جگہ جگہ سے نظر آرہی تھی--- دیکھونا میرا حال--- میرا حال دیکھو مجھے کیا بنادیا---

میرا چہرہ-- وہ جلن--- میں چیخی ڈیڈ میرا چہرہ جل رہا ہے مجھے بچالو---

میں نے پکارا تھانا--وہ لٹُے ہوئے انداز میں معصومیت سے پوچھ رہی تھی----- میں نے پکارا تھانا ڈیڈ کو---

مجھے ہسپتال لے جاؤ--- میں---- وہاں زمین پر پڑی تھی---

اور وہ---

وہ کیڑے وہ بہت سارے تھے--- وہ میرے جسم پر----

میرے جسم میں وہ کیڑے-- مجھے کاکروچ سے ڈر لگتا--لگتا تھانا؟؟؟؟

دیکھو یہ میرے جسم پر رینگ رہے--- دیکھو چوہوں نے کاٹا ہے یہاں پر--- یہاں پر--- یہاں پر--- دیکھونا میرا جسم یہاں دیکھو--- یہ یہاں بھی یہاں بھی یہاں بھی مجھے مارا ڈنڈوں سے، کوڑوں سے---

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہر وقت---

میرے لب خاموش رہے مگر میرے دل نے صدا دی ڈیڈ آجاؤنا--

اِن سب کو ماروناـ-- اپنی دانی کو بچالونا--

مجھے نکال دونا---

تمھیں پتہ ہے اسنے میرے پیر کاٹے----

اسنے اسنے میرے پیر کاٹنے چاہے-- اسنے بولا کبھی بھاگ نہیں پاؤگی تم---- وہ ڈِرل مشین میری ٹانگ میں---- آواز آرہی ہے؟؟؟؟؟

سنو تمہیں آواز آرہی ہے؟ ڈرل مشین چل رہی ہے---

دیکھو ڈرل مشین چل رہی ہے----- وہ دیکھو یہاں میری باریک بوٹیاں-- دیکھونا--- وہ اُڑ رہیں وہا دیکھو بکھر رہیں---دیکھو----

بہت درد ہوتا ہے-- مجھے درد ہوتا ہے--- مجھے بھی درد ہوتا ہے بہت درد----

میں آوازیں دیتی رہی----

وہ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد پھر بولی---

مجھے کبھی سمجھ نہیں آتا تھا ڈیڈ کو نیند کیسے آتی ہے میرا درد کیا ان کو سونے دے دیتا ہے--

کیا ان کو میری چیخیں جگاتی نہیں ہیں.؟؟؟؟

کیا وہ راتوں کو جاگ کر مجھے آواز دیتے ہونگے---

میری دانیا کہاں ہے؟

کس حال میں ہے؟؟؟--

وہ وہ بھوکی ہے-- وہ بھیک مانگ رہی ہے--- وہ سڑکوں پر ماری ماری پھر رہی ہے----

کیا وہ میری گمنامی کی فاتحہ پڑھ کر بھی--- کیا انھوں نے کبھی مجھے ڈھونڈا نہیں؟؟؟

سب نے مجھے باندھا مجھے مارا میرے کپڑے پھاڑے مجھے نوچا---

مجھے باندھا---،

مجھے مارا-----،

میں قید-------،

وہ چھوٹا سا پنجرہ------،

میں بھوکی پیاسی-----،

میرا چہرہ------،

میرے زخم-----،

وہ دن رات عزت کھونے کا خوف

میری وہ ویڈیو------

ویڈیو--------

میری ویڈیو-----

میں نے ڈیڈ کی عزت بچانے کے لیے ہر پل ہر دن خود کو آگ میں جھونکا۔ میرے ڈیڈ کا سر نا جھکے میں نے----

میں نے کیا نہیں کیا--؟؟؟؟

کیا نہیں سہا؟؟؟؟؟؟؟؟

بولو نا میں تو خود مار لیتی آسان تو تھا مرنا اس جینے سے بہت آسان تھا--

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مگر اپنے باپ کی عزت کو بچانے کے لیے جیسے جارہی تھی-- دیکھونا دیکھو------

میں جس باپ کی عزت کے لیے کٹ گئی-- جل گئی، لُٹ گئی---ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی---

تم کہتے ہو اس باپ نے مجھے بیچ ڈالا ہے---

کیسے؟؟؟؟؟

کیوں؟؟؟؟؟

اس کو پیسوں کی کیا کمی تھی----؟؟؟؟

میری ماں کا کیا قصور تھا بولونا---

مجھے بازار میں بیچ دیا-----

کیسے؟؟؟ کیوں؟؟؟

وہ سب جو بچپن میں لاڈ پیار دیا وہ وہ آواز آرہی ہے تمہیں؟؟؟ میری دانی؟؟؟

میری شہزادی---

دانی بیٹا چوٹ تو نہیں لگی؟؟؟

میری بیٹی کو کیا چاہیے؟؟؟؟؟ کیا تھا---

وہ سب کیا تھا؟؟؟؟؟؟؟؟؟ وہ---وہ--- وہ-- دھوکا تھا؟

مما نے کہا تھا عزت کی حفاظت کرنی ہے--

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دنیا بہت ظالم ہے--- وہ چیر دیتی ہے---

ہاں ہاں دنیا بہت ظالم ہے---

ہاں ہاں دنیا چیر دیتی ہے---

کاٹ دیتی ہے---

جلا دیتی ہے---

ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے---

مگر مگر مما نے مجھے یہ کیوں نا بتایا کہ باپ بھی ظالم ہوتا ہے جو لوٹ لیتا ہے--- بیچ دیتا ہے--- بازار میں بولی لگا دیتا ہے--- وہ اپنا ضمیر بیچ کر اپنی عزت کو کاغز کے لیے فروخت کر دیتا ہے---

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

مما نے یہ کیوں نہیں بتایا کے عزت کی حفاظت دنیا سے نہیں سب سے پہلے باپ سے کرنی ہے---

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ڈیڈ کو پیسے چاہیے تھے مجھے بولتے میں اپنے جسم کا ہر اعضا بیچ ڈالتی-----

مگر عزت کی نیلامی؟؟؟؟؟؟؟

کیا اتنی بے معنی تھی میری عزت؟؟؟؟؟

میں کس بات کا تاوان بھر رہی ہوں؟؟؟؟؟

میں نے ہر قدم پر کہا اے اللہ میری عزت بچانا میرے باپ کا سَر نا جھکے------

میری عزت بچانا میری ماں کا مان نا ٹوٹے،---------- میں نے خود کے لیے کبھی کچھ نہ مانگا

اللہ سے میں نے ہمیشہ یہی مانگا--

مجھے قیامت کے دن شرمندہ نہ کرنا---

ق--ق--قیامت-------- اب کونسی قیامت آئیگی بولو

اور کونسی قیامات؟؟؟؟؟؟؟

بولو مجھے مجھے---- بتاؤ یہ کیا قیامت سے بڑھ کر قیامت نہیں ہے؟

https://www.classicurdumaterial.com/

میرے باپ نے-----چند پیسوں کے----

Support@classicurdumaterial.com

پیسوں کے لیے--

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پیسے--پ پ---پیسے----

وہ یہاں وہاں کچھ تلاشتی ہوئی بولی میرے پاس پیسے نہیں۔ پیسے----

اسنے اچانک سے عامر کی شرٹ کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا--

تم تم تم میرا ٹوٹا ہوا مان میرا بکھرا ہوا غرور خریدو گے؟؟؟

میں انکو بیچنا چاہتی ہوں--

یہ میرے اب کسی بھی کام کے نہیں--

میرا یقین کرو بہت انمول تھے یہ--

میرا یقین کرو میرے باپ نے اسے بے مول کر ڈالا---

میں بہت مجبور ہوں---

میں انہیں اب رکھ نہیں سکتی--

عامر نے دانیا کا چہرہ اپنے ہاتھ میں لیا اور پیار سے کہا---دانیا خود کو سمبھالو---

دانیا اُسکو سن ہی کب رہی تھی۔

وہ تو بس بولے جارہی تھی۔

تم خریدوگے بولو؟ بولی لگاؤنا میرے غرور کی جو دھجیاں ہیں انکی بولی لگاؤنا سب تو بِک گیا یہ ٹوٹا پھوٹا مان ،غرور اسکو میں رکھ کر اب کیا کرونگی؟؟؟؟

بولی لگاؤنا میں تمہیں منہ مانگے دام بیچ دونگی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا ہوش کرو یہ تم کیا بول رہی ہو؟؟؟؟؟؟؟ عامر نے اسے جھنجھوڑا--

مجھے اب کسی بھی نقصان کی پرواہ نہیں رہی--

بتاؤ بولو خریدوگے؟؟؟؟

مجھے پیسوں کی شدید ضرورت ہے---

میں----

کہاں ہے وہ؟؟؟؟؟ ان سے ملنا ہے--- مجھے مجھے پوچھنا ہے انسے--- کیوں کیوں کیو کیا؟؟؟

کتنے پیسے چاہیے تھے انھیں میں دے دونگی انکو پیسے سارے پھر---پھر---- پھر--- بولونگی پیسے رکھو اور میرا مان میری عزت واپس کردو واپس خرید لاؤ جو بیچ کر آئے تھے---

میری تڑپ، جلن، درد، ٹکڑے ہوئے جسم کو میں پیوند لگا لونگی اسکی فکر نہ کرو بس--- بس مجھے وہ لوٹادو جو بیچ کر آئے تھے----

مجھے اسکے پاس جانا ہے اس سے پوچھنا ہے---

کیوں-- کیوں-- کیوں میں ہی کیوں؟؟؟؟

میں--- وہ بولتے بولتے اٹھنے لگی مگر وہ اٹھ نہ پائی-- تو سر اٹھا کر چھت کو دیکھتے ہوئے چیخنے لگی------- اللہ---

اللہ کہاں ہو تم اللہ؟؟؟؟؟؟؟ مجھے جواب دو----- اللہ میں ہی کیوں--- میں نے کونسے گناہ کیے تھے بولونا اللہ تم کیوں میرا تماشہ دیکھتے رہے-- میں نے کیا کیا تھا؟؟؟؟

تم خاموش رہے؟؟؟؟؟

میں نے------ وہ بولتے بولتے بے ہوش ہوگئی۔ عامر اسکو پکارتا رہ گیا۔ عامر اسکا چہرہ تھپک رہا

تھا دانیا ہوش کرو آنکھیں کھولو مجھے دیکھو۔۔۔ دانیا دانیا۔۔۔۔ وہ چیختے ہوئے ڈاکٹر کو آوازیں دینے لگا۔۔

دوسری طرف شیراز فون پر ابھی بھی موجود تھا۔۔

دانیا کی تڑپ، اسکا رونا، اسکی سِسکتی آواز۔۔ اسکا درد میں ڈوبا لہجہ اور تکلیف دے سوال۔۔

وہ 6 فٹ دو انچ کا مرد آج ٹوٹ کر رو رہا تھا۔۔۔

بچوں کی طرح اپنی بے بسی پر کے وہ دانیا کے پاس آج کیوں نہیں ہے۔۔

وہ کس طرح اسکو سمبھال لے۔۔

اسکے بکھرے وجود کو سمیٹ لے۔۔ اسکا ہر درد پی لے۔۔

اسکو اس درد بھری دنیا سے نکال دے۔۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/

عامر پیچھے کھڑا ڈاکٹر کو دانیا کا ٹریٹمنٹ کرتے دیکھتا رہا۔۔۔

سر مریض کو شدید قِسم کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے۔

ہم انکا ٹریٹمینٹ کر رہے ہیں آپ کمرے سے باہر جائیں۔۔

دانیا جب سے ہوش میں آئی تھی خاموش تھی ہر وقت کسی گہری سوچ میں گُم رہتی۔۔
عامر اسکو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھِلاتا اب وہ عامر کو جھٹکتی نہیں تھی۔۔
وہ نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتی تھی۔۔
اسکی نظریں بس اپنے ہاتھوں کی ہتھیلی پر ٹکی رہتی تھی۔۔۔
عامر اس سے دنیا جہان کی باتیں کرتا تھا وہ کوئی رسپونس ہی نہیں دیتی تھی۔۔ شیراز اسکو کال پر بہت پیار سے سمجھایا کرتا تھا وہ ایک لفظ بھی نہیں بولتی تھی بس چپ چاپ بستر پر لیٹ کر ہاتھوں کو گھورتی رہتی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

تھک کر شیراز نے عامر سے کہا یار مجھے بلالو میں کچھ بھی کر کے اسکو واپس لے آونگا نئی زندگی کی طرف۔۔

Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عامر نے کہا ابھی نہیں کچھ مسئلے ہیں۔۔ شیراز نے کہا کونسے مسئلے یار دانیا کو میری شدید ضرورت ہے۔۔
تم دیکھو تو صحیح۔۔
اسکی حالت دیکھو۔۔ خدارا مجھے بلالو وہاں۔۔
عامر نے کہا شیراز بات سمجھنے کی کوشش کرو ابھی میں تمہیں سب نہیں بتا سکتا مگر کچھ مسئلے

ہیں میں تمھیں یہاں ابھی نہیں بلا سکتا۔۔

میں بلوا لونگا پہلے کام سارے ختم کردوں۔۔ دانیا کو نکالنا ابھی اتنا آسان رہا نہیں ہے جتنا تم نے یا میں نے پہلے سوچ رکھا تھا۔

مگر عامر میں۔۔

شیراز ابھی کچھ بولنا ہی چاہ رہا تھا عامر نے اسکی بات کاٹ کر کہا میں وعدہ کرتا ہوں بلوا لونگا تمہیں۔

مگر ابھی میری مجبوری سمجھو یہ اب بہت مشکل کام ہوگیا ہے اور یہ میں اکیلا نہیں کرونگا تمھاری مدد کی شدید ضرورت ہے مجھے۔

ابھی کوئی سوال نہیں کرنا کہ کیا مشکلات ہیں میں بعد میں بتا دونگا۔۔

شیراز نے بے بسی سے گہری سانس لی۔ اور کہا اچھا میرے کچھ سوالوں کا جواب ہی دے دو۔۔

عامر نے کہا پوچھو۔۔

شیراز کہنے لگا شاہ نواز نے ایسا کیوں کیا؟ مما تک چلو مان لیتا ہوں مگر دانیا کے ساتھ اتنا بُرا اور کراچی کے حوالے سے بھی مجھے بتاؤ۔ یہاں میں مما کی قبر تک ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گیا۔ نا ہی دانیا کی کوئی بھی پہچان کراچی میں موجود ہے۔ میں اسکول، کالج، یونیورسٹی سب ہی دیکھ کر آگیا، گھر پر بھی پتہ کر لیا ہر ہوٹل دیکھ لیا۔ کہاں ہے

شاہ نواز مجھے جاننا ہے وہ اس وقت کہاں ہے۔۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مگر رکو دانیا کہاں ہے؟ تم باہر آکر مجھسے بات کرو۔۔

میں باہر ہی ہوں دانیا نرسوں کے ساتھ ہے۔

شاہ نواز بخت ایک عیاش انسان تھا شروع سے ہی اسکو عورت کا شوق تھا۔ وہ ایمیلی پر فدا تھا ایمیلی باس کی بھتیجی ہے۔

ان لوگوں نے شاہ نواز کا استعمال کیا کیونکہ بظاہر شاہ نواز پاکستانی بھی تھا،پیسا بھی تھا، بیک گراؤنڈ اسکا اچھا اور شریفوں والا تھا۔

باس جانتا تھا مایا کے گھر والے چھان بین کرینگے اور شاہ نواز اسکی مُٹھی میں بھی تھا۔ اسنے بہت سارے پیسے اور مزید ہوٹل دینے کی آفر کردی کہ مایا سے شادی کرلو یہ سب دے دونگا۔

اسنے مایا سے شادی کرلی مگر ایمیلی اور دوسری عورتوں کا پیچھا نہیں چھوڑا۔ اس نے چھپ کر تین شادیاں اور بھی کر رکھی تھیں وہ سب سے ہی اپنا مقصد پورا کرتا تھا۔

اس کے پاس بہت پیسا تھا مگر وہ اور سے اور پیسوں کی تلاش میں رہتا تھا۔

باس چاہتا تھا مایا کی اولاد ہو تعکہ وہ اپنے جگری دوست کے بیٹے اور بھتیجے کے خون کا بدلا مایا سے لے سکے۔

وہ مایا کو آخری سانس تک تڑپتے ہوئے دیکھنا چاہتا تھا۔

باس نے اپنی ک۔زوریاں دیکھ کی تھی اسنے آرمی میں بھی اپنے لوگ ڈالنے شروع کر دیے

غرض جو مایا نے اسے ٹف ٹائم دیا تھا اسپر اسنے بھرپور نظر رکھ کر اپنی ہر کمزوری ختم۔کردی۔ وہ اسٹرونگ سے اسٹرونگ ہوتا جارہا تھا۔

جب مایا نے شاہ نواز کو رنگے ہاتھوں پکڑلیا۔

تب شاہ نواز بھی بنا ڈرے کھُل کر اسکے سامنے آگیا تھا۔

وہ چاہتا تھا مایا کو بھی ازیت والی زندگی دے جب مایا کو پتہ ہی چل گیا ہے تو جو کام چھپ کہ کرتا تھا کھُل کر کریگا۔

اور باس سے بھی مایا کے بدلے پیسے لیتا رہیگا۔

مگر جب مایا بھاگ گئی تو باس نے شاہ نواز کی زندگی مشکل کردی کے مجھے مایا چاہیے کہیں سے بھی کسی حال میں بھی لاؤ مگر لاکر دو۔

اسنے مایا کے گھر اور ہر نمبر پر نظریں رکھنی شروع کردی ہر کال ریکارڈ ہونے لگی۔

مایا کی جب کال آئی اسکو روتے ہوئے بچے کی آواز گئی وہ خوش ہوگیا کے اب تو مزید پیسے مل جائینگے۔

مایا کو اسنے یقین دلایا۔

جس شخص نے کبھی سجدہ نہیں کیا تھا قران کی جھوٹی قسم سے اسکو کیا فرق پڑجاتا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ مایا کو لے کر آگیا اپنے ساتھ اور اچھا باپ بننے کے خوب ڈرامے کیے کیونکہ وہ جانتا تھا اسکو دانیا کے بدلے بہت پیسہ ملے گا۔

جب شاہ نواز کے والد نے شاہ نواز کو ایک روز کسی اور عورت کے ساتھ باہر دیکھ لیا تو اسنے مایا کے نام پہ اپنے
75% شیئرز کر دیے۔

اور شاہ نواز یہ برداشت نہیں کر پارہا تھا۔ جبکہ باس چاہتا تھا مایا بہت سال جیے تعکہ وہ اپنی بیٹی کو تڑپتے دیکھے آخری سانس تک۔۔ اب شاہ نواز جب کچھ نہ کر پایا تو مایا کے ساتھ ایک کھیل کھیلا ڈاکٹروں کو خریدہ اور آپریشن تھیٹر میں اسے مار دیا گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

پھر خود نادیہ جو کے کم عمر تھی اور انتہائی خوبصورت تھی شاہ نواز اس پر لٹو ہوگیا۔

Support@classicurdumaterial.com

اسے پیسہ دِکھا کر شادی کر کے گھر لے آیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اب شاہ نواز کے باپ نے اپنی جائداد دانیا کے نام کرنے کا فیصلہ کیا کے دانیا جیسے ہی 18 سال کی ہوگی تو میری جائداد تمام میری پوتی کو دے دی جائے۔

تب وہ جانتا تھا کہ اب راستے سے اپنے باپ کو ہٹانا بہت ضروری ہوگیا ہے۔

اسنے اپنے ہی ایک دوست سے اپنے والد کے موبائل پر کال کروائی اور اسکو بتایا کے مایا کا مرڈر ہوا تھا اور کرنے والا شاہ نواز تھا۔

وہ جانتا تھا اسکا والد دل کا مریض ہے سہہ نہیں پائیگا اور یہی ہوا وہ مر گیا۔

اور شعیب کو بھی اسنے پیسے دے کر خریدلیا تھا۔

اسکو نیویارک میں دانیا کو چھوڑنے کے بدلے میں ہوٹل گفٹ کیا گیا تھا۔

شعیب نے شاہنواز کے والد کے مرنے کے کچھ ہی عرصے بعد اپنی ماں کو بھیجا تھا رشتے کے لیے دانیا یونیورسٹی گئی ہوئی تھی۔

شاہ نواز نے بہن کو لالچ دی کے نیویادک میں شعیب کو سیٹلڈ کردیگا۔

مگر اس شرط پر کے دانیا کو بھول جاؤ اور کسی اچھی سی لڑکی دیکھ کر جلد سے جلد شادی کردو شعیب کی۔

شعیب کی ماں راضی ہوگئی اور بیٹے کو بھی راضی کر ہی لیا۔

شعیب کے ہامی بھرتے ہی شادی کردی گئی اور شادی والے دن ہی اسے تحفے میں ہوٹل گفٹ کردیا۔ اور پھر

دوسری طرف اب دانیا بھی جوان ہوگئی تھی۔وہ اسکی بچپن سے اب تک کی ہر ایکٹیوٹی جو جو دانیا کرتی یا سیکھتی تھی باس کو اسکی تصاویریں کھینچ کر بھیج دیتا تھا کہ میں اتنا پیسا لگا رہا ہوں اس پر--

یہ صرف بستر پر سجے گی ہی نہیں اور بھی طرح سے تمہیں کما کے دے سکتی ہے۔

اور پھر ایک دن موقع ملتے ہی اسنے باس کو کہا کے دانیا کا گریجویشن مکمل ہو گیا۔

آخر کب تک اسکو ایسے رکھو گے کیا بوڑھا کرنے کا ارادہ ہے ؟

باس نے کہا صحیح ہے بھیج دو مگر ہاں ابھی ڈرامہ کر کے اسے گھر سے نکالو کیونکہ میں دیکھنا چاہتا ہوں اسکی ماں جیسا بھرم میں کہتی تھی کہ میری بیٹی جان دے سکتی ہے عزت کبھی نہیں دیگی تو میں آزمانہ چاہتا ہوں اسکو پہلے۔

دانیا کے کمرے میں اس شرابی کو بھیجنے والا کوئی اور نہیں تھا خود شاہ نواز تھا۔

دانیا کو گھر سے نکلنے پر مجبور کرنے والا بھی وہی تھا۔ اگر دانیا شادی کر بھی لیتی تو بھی وہ اسکو بھجوا دیتا۔ مگر باس جو دیکھنا چاہتا تھا وہی ہوا۔ بلکہ دانیا نے ہر قدم پر باس کو چونکایا ہی ہے۔

اتنی بہادری۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/

یہ تو اپنی ماں سے بھی چار ہاتھ آگے ہے۔

Support@classicurdumaterial.com

اب باس چاہتا ہے دانیا کو حاصل کر لے اور پورا یورپ دانیا کو دے دے۔ دانیا باس کی طرح بن جائے اور یورپ سمبھالے

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ "الان رائج" جو کہ اوسٹریلیا میں دانیا کا باس تھا

اسٹریلیا اُس کے انڈر ہے۔

ڈینس کے انڈر پورا انگلینڈ ہے۔

ایسے ہی ہر ملک کسی نا کسی کے انڈر دیا ہوا ہے۔

مجھے بھی فرانس دے رکھا ہے۔

مگر دانیا کو پورا یورپ دینا چاہتا ہے۔

اور یہ بات ڈینس کو پتا چل گئ تھی وہ بلاوجہ میں دانیا پر تشدد کرتا تھا کیونکہ وہ باس سے کئ بار یورپ کی حکومت مانگ چکا تھا۔ دانیا کو کام کے بہانے باس سے پیسے دے کر کچھ عرصے کے لیے اسنے خرید لیا تھا۔ کہ کام ختم ہوتے ہی اسے کیپ ٹاؤن بھیج دیگا۔

باس کا بھی اس میں بہت فائدہ تھا کیونکہ دانیا چین اوف ہوٹل ڈزائین کر رہی تھی۔

ایک رات دانیا نے بھاگنے کی کوشش کی تو ڈینس نے پکڑلیا اور دانیا کی ٹانگ ڈرِل مشین سے کاٹنے کی کوشش کی گئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

اور عزت لوٹنے کی بھی کوشش کی تو دانیا نے زخموں کو نظر انداز کرتے ہوئے ڈینس کے کمرے کی کھڑکی سے جو کے کافی اُونچے فلور پر تھا اپنی جان دینے کے لیے کود گئی۔

Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اب دانیا کو میں ہسپتال سے ایک ہوٹل لے کر جاؤنگا جہاں پوری بہترین ڈاکٹروں کی ٹیم موجود ہے۔ جو بہترین علاج کرینگے دانیا کا۔

سکیورٹی کے بھی مکمل انتظامات کیے ہیں وہاں میں نے کچھ برٹش آرمی کی بھی ٹیم دانیا کی سکیورٹی کے لیے لگائی ہے۔ جبکہ باس اپنے لوگوں کی بھی ایک ٹیم بھیجے گا وہاں کوئی اجنبی نہیں آسکتا۔

جب تک دانیا اپنے پیروں پر کھڑی نہیں ہوجائیگی یا کم از کم بیٹھنے ہی کے کابل ہوجائے پھر نکالینگے اور اسکے لیے میرے پاس ایک پلین ہے۔ جو بعد میں بتاؤنگا۔

اور ہاں شاہ نواز اب کیلیفورنیا سیٹلڈ ہوگیا ہے۔

اسنے اپنا پاکستان کا تمام کاروبار بیچ دیا۔ اور باس نے اسکا اور دانیا کا نام و نشان تک پاکستان سے ختم کروا دیا۔ دانیا کی ماں کی قبر تک برابر کروا دی اور وہاں اب کوئی اور دفن ہے۔

بس یہی سب کچھ ہے تم ڈھونڈنا بھی چاہو تو دانیا کو اب ڈھونڈ نہیں سکوگے کہیں۔ کیونکہ اسکا نام پہچان چہرہ سب بدل دیا گیا ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ فون رکھ کرکمرے میں آیا تو دانیا نے عامر سے کہا عامر مجھے ٹھیک ہونا ہے میں اپنے پیروں پر کھڑی ہونا چاہتی ہوں۔اب میں آزادی کی جنگ سے پہلے اپنے وہ قرض اتاروانا چاہتی ہوں جو میرے دنیا کے اوپر چڑھے ہیں۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں ٹھیک ہونا چاہتی ہوں۔

بس مجھ پر ایک احسان کردو مجھے اس قابِل بنا دو کہ میں اپنے پیروں پر کھڑی ہو جاؤں۔

باقی ان لوگوں نے مجھے بہت ٹریننگ دی ہے جس کا استعمال میں ان پر ہی کرونگی اور ضرور کرونگی۔

اب میرے اندر کچھ بھی کھونے کا خوف نہیں ہے۔

میری عزت کسی کا باپ بھی مجھسے اب چھین نہیں سکتا اور اپنی عزت اب کوئی مجھسے بچا نہیں سکتا۔۔

شیراز دانیا کو اپنے شانے سے لگائے کمرے میں لے آیا۔

دانیا شیراز کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے کہنے لگی ایک بیٹی کے لیے اُس کا باپ فخر کا باعث ہوتا ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دنیا کی ہر بیٹی کے لیے اسکا باپ اسکا غرور ہوتا ہے۔

میرے غرور کو میرے فخر کو میرے باپ نے جس بُری طرح سے بکھیر کے رکھ دیا بھلا میں اُس باپ کو کس طرح معاف کر دیتی؟

اللہ کہتا ہے باپ جنت کا دروازہ ہے۔

مگر میرے باپ جیسے باپ کو دیکھ کر جنت بھی شرمندہ ہوجائے۔

میں نہیں جانتی کہ میں نے جو کیا وہ صحیح تھا یا نہیں، میں نہیں جانتی اللہ مجھ سے کتنا سخت ناراض ہوگیا ہوگا۔

کہ میں نے اپنے باپ کو اپنے ہاتھوں سے مار دیا۔

وہ تو کہتا ہے کہ والدین کو اُف بھی نہ کرو۔

میں نے تو۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ایک درد بھری سانس کھینچ کر بولی مگر میں کیا کرتی شیز آپ نے دیکھا تھانا کہ اسنے میرے ساتھ ساتھ میری ماں کے ساتھ بھی کیا کیا۔۔

شیز بولونا کیا میں نے گناہ کیا ہے کوئی؟

وہ اسکو اپنی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی

بولونا شیز کیا میں نے اللہ کو ناراض کردیا؟

وہ درد بھری اُلجھی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے شیراز سے پوچھ رہی تھی۔

شیراز نے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

مجھے تم پر فخر ہے۔

تم نے بہت بہترین کام کیا وہ شخص باپ کہلانے کے لائیک ہی نہیں تھا۔

ایسے باپ کو تو سرِ عام زندہ جلا دینا چاہیے۔

میں اپنے دل اور ایمان سے کہتا ہوں کہ تم سے اللہ ناراض نہیں بلکہ بہت راضی ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کہ تم نے ایک فرعون جیسے انسان کو دنیا کہ سامنے عبرت کا نشان بنا کر آنے والی نسلوں کے لیے ایک مثال قائم کردی ہے۔

مجھے فخر ہے تم پر دانی کہ تم جیسی ایک مکمل لڑکی اللہ نے مجھے بیوی کے روپ میں عطا کی۔

میرا تو ایمان کامل ہوگیا تمھیں پا کر۔

تم یقین کرو عزت کو میں ہمیشہ ایک عام سی نظر سے ہی دیکھتا تھا کہ ہاں عزت ضروری ہوتی ہے۔

مگر تم سے مل کر میں نے جانا عزت تو انمول ہوتی ہے بے حد قیمتی ہوتی ہے۔

میں نے ہمیشہ سُنا تھا کہ عزت عورت کا زیور ہوتی ہے، عورت کو اپنی عزت کا خیال رکھنا چاہیئے مگر تم نے مجھے بتایا کہ عزت کی حفاظت در حقیقت کی کیسے جاتی ہے۔

عزت کو زیور نہیں بلکہ جسم کا لباس بناکر زندگی کو کیسے جیتے ہیں۔

تم نے مجھے سوچنے پر مجبور کیا کہ جس طرح عورت بنا لباس کے کھُلی ہوئ دُکان کی مانند دکھتی ہے جو ایک مرد کے لیے اور دنیا کے لیے صرف نفس کی چند منٹ کی تسکین کے علاوہ اور کوئ حیثیت نہیں رکھتی ہے۔

ویسے ہی بِنا عزت کہ عورت ہے جو بس نفس کی پیاس بُجھا سکتی ہے۔

معاشرے میں اسکی حیثیت بس ایک کھِلونے سے زیادہ کی نہیں ہوتی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ایک عام عورت جو گھر کی چار دیواری میں رہتی ہے یہ بات اُسکے علم میں بھی نہیں ہوگی کہ عزت کو کھو دینے کا ڈر خوف کیا ہوتا ہے۔

عزت کو بچانا جہاد جیسا کیوں ہوتا ہے۔

کاش کہ میں آج کی ہر لڑکی کو تمھاری مثال دے سکوں کہ سیکھو میری بیوی سے۔

عزت سے جینا عزت کے لیے لڑنا، عزت کی خاطر فنا ہوجانا، عزت کے لیے مر مِٹنا کسے کہتے ہیں۔

تمہیں پتا ہے ہر گزرتا دن مجھے تم سے انتہا کی محبت کی بلندیوں پر لے کر جارہاہے۔

میری محبت تمھارے لیے شدت اختیار کرتی ہی چلی جا رہی ہے۔

اور صرف محبت ہی نہیں میری جان میرے دل میں تمھاری قدر تمھاری عزت دن با دن بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے۔

تم میرے لیے معتبر ہستی بنتی چلی جا رہی ہو ہر دن، ہر دن، ہر گزرتا ہوا دن میرے اس دل میں تمھاری احمیت تمھارا احترام کئ گنا بڑھائے جارہا ہے۔

ورنہ آج کل کی عورتیں پتا ہے کیا کر رہی ہیں وہ بھی لڑ رہی ہیں مگر فیمنیزم کے نام پرُانھیں عزت سے کوئ سروکار نہیں وہ اپنی آواز بلند کرتی ہیں مگر اس لیے کہ وہ گھر نہیں سمبھالنا چاہتی، وہ بے حیائ سے بیٹھنے کا حق مانگتی ہیں، وہ بچے پیدا نہیں کرنا چاہتی،

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

انکے لیے دوپٹہ یا چادر گلے کا پٹا جیسا ہے۔

وہ ننگے سر پھرنے کی آزادی مانگتی ہیں۔

انھیں عزت سے کوئ سرو کار نہیں۔

کوئ لینا دینا ہی نہیں ہے انھیں عزت سے۔

کاش میں ہر لڑکی کو بتاؤں کے دیکھو یہ بھی تو لڑکی ہے جو اپنی چادر کے لیئے دنیا سے ایک جنگ لڑ کر آئی ہے۔

اسنے اپنی بے حرمتی کرنے والے باپ کو بھی نہیں بخشا اگر تمھیں آواز اٹھانی ہی ہے تو عزت کے لیے اٹھاؤ کے کبھی پھرکوئ اور باپ کسی بیٹی کو نا بیچ سکے،

کوئ کسی لڑکی کی عصمت خراب نا کرسکے،

کاش کہ زنا کرنے والوں اور ریپ کرنے والوں کو اسلام کے مطابق سزا دلوانے کے لیے وہ آواز بلند کریں کے ان کو دیکھ کر ان سے سبق حاصل کر کے ہر مرد کسی بھی عورت، لڑکی یا کم سن بچی پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے گندی نگاہ ڈالنے سے پہلے ہزار بار سوچے۔

یہاں تو بات ہی الگ ہے۔

وہ خود کپڑے کم سے کم پہن کر بِنا چادر کے گھومنا چاہتی ہیں،

خود ہی اپنے جسم کی نمائش کرتے ہوئے عزت کو اتار کر پھینک کر آزادی چاہتی ہیں،

فحاشت بھری زندگی چاہتی ہیں، گھر کی چار دیواری انھیں گھٹن زدہ لگتی ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تو پھر جب عورت ہی اپنی عزت وقار کا جنازہ نکالے گی تو مرد کیسے تمہاری عزت کرے گا۔

اے کاش اس دنیا کی آنے والی نسلوں کی لڑکیاں میری بیوی جیسی مضبوط ہوجائیں کے جس پر بڑے سے بڑا حاکم ، جابر مرد بھی ہاتھ ڈالنے سے پہلے سو بار سوچے۔

جو اپنی عزت کو بچانے کے لیے اپنی جان دینے اور لینے کی حمت رکھ سکیں۔

جو گھر گرہستی سمبھالنے کے خواب دیکھیں,

جو تحفظ بھری چاردیواری کو حاصل کرنے کے لیے دن رات سپنے سجائیں۔

کاش دنیا کی ہر لڑکی تم جیسی نڈر ہوجائے۔

جو ہر اس مرد کو موت کی مٹی میں غارت کردے جو بھی عزت لوٹنے کی نیت سے اسکے قریب آلئے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کاش میں دنیا کی ہر لڑکی کو بتا سکوں کے خدارا اپنی حفاظت کی ذمیداری خود اُٹھاؤ جیسے میری دانیا نے اٹھائ اُسے کسی دوسرے کو سونپ کر اندھی بہری نا بن جاؤ۔

بے شک تم اپنے محافظ کو ضرور سونپو اپنا آپ مگر اپنی چھٹی حِس کو ہمیشہ جگا کر رکھو۔

جب لگے کہ کوئ تم سے تمہاری عزت ، تمھارا وقار چھیننے کی کوشش کر رہا ہے تو پھر چُپ نہیں بیٹھو۔

اپنی خاموشی توڑو۔

چاہے وہ تمھارا سگا خونی رشتہ ہی کیوں نہ ہو اپنے حق کی آواز بلند کرو۔

بھلے عزت کو بچانے میں آپ کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے مگر خدارا اپنی عزت سے بلند اپنی جان کو مت رکھو،

اپنی عزت سے بلند کسی بھی اور رشتے کو نا رکھو۔

ایک عورت کے پاس عزت سے قیمتی اور کوئ شہ نہیں ہوتی۔

عورت کا دوسرا نام ہی عزت والی ہے۔

تو جب عزت ہی نہ رہے وہ عورت پھر کس نام کی عورت رہے گی ؟

کاش دنیا کی ہر عورت میری دانی جیسی بہادر ہوجائے۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

پتا ہے دانی میں کیا چاہتا ہوں؟

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں چاہتا ہوں میری بیٹی بھی بلکل تمھارے جیسی ہو۔۔

وہ دانیا کی طرف جھک کر بولا وہ جو اسے آنسو بھاتی حیرانگی بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے سن رہی تھی۔

اسکے آخری جملے کو سنتے ہی شرم سے لال ہوگئ۔

جلدی سے بولی مجھے نماز پڑھنی ہے دیر ہو رہی ہے قضا ہوجائیگی۔

وہ بولتے ہوئے اٹھنے ہی لگی تھی جب شیراز نے اُسکا ہاتھ پکڑ کراپنے قریب کھینچ لیا۔

اسکے بالوں کو کان کے پیچھے کرتا ہوا بولا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

دانی اسکی سانسوں کی حدت کو اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی وہ مزید شرم سے سرخ ہوتی چلی جا رہی تھی۔

کچھ دیر وہ اسے بہت گہری نظروں سے اسے دیکھتا رہا وہ شرماتے ہوئے بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی۔

شیراز اسکے اس شرمیلے انداز کو بہت انجوائے کر رہا تھا۔

وہ شرارت بھرے انداز میں بولا اب بول بھی دو۔

دانیا نے پوچھا۔۔۔۔ کیا؟

وہ اس پر نظریں جما کر بولا یہی کہ

□□□□□□□□□□□□□□

دانیا نے اپنی بڑھتی ہوئ دھڑکن کو سمبھال کر کہا۔

شیراز ہٹیں بھی نماز قضا ہوجائیگی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اُٹھیں آپ بھی نماز ادا کریں۔

نماز وقت پر ہی پڑھ لینا چاہئیے اس طرح جان بوجھ کر دیر کرنا اچھی بات نہیں ہوتی.

وہ مسکراتے ہوئے بولا جو حکم بیگم صاحبہ۔

دانیا کا ہاتھ پکڑے اُٹھتا ہوا وہ اسے محبت پاش نظروں سے دیکھتا رہا۔

اپنے ہاتھوں کے چلّو میں پانی بھر بھر کے اسکے انکار کے باوجود دانیا کو وضو کروانے لگا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

اپنے ساتھ ہی برابر میں اسکی بھی جائے نماز بچھائے نماز کے لیے کھڑا ہوگیا۔

Support@classicurdumaterial.com

دانیا اسکی محبت بھری چھاؤں میں کِھل کر مسکراتی رہی اور جائے نماز میں بیٹھ کر اُسے دل فریب نگاہ سے دیکھنے لگی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

جبکہ شیراز تکبیر پڑھتا نماز شروع کر چکا تھا۔

دانیا نے اللہ کے حضور بہت دل سے ڈوب کر سجدِہ شکر ادا کیا۔

جس نے ہر آزمائش کے صلے میں شیراز جیسا جیون ساتھی اسکو تحفہ میں انعام کے طور پر عطا کردیا۔

دانیا نے سلام پھیر کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو شیراز اسکی گود میں سر رکھے لیٹ گیا۔

اسکے دوپٹے سے کھیلتے ہوئے بولا۔

تمھیں پتا ہے تم نے مجھے بہت بدل دیا ہے۔

تمھاری محبت مجھے اللہ کے قریب لے آئی ہے نا تو پہلے میں نماز کا پابند تھا نا ہی مجھے قران سے اتنی محبت تھی جتنی اب ہوگئ ہے۔

قران کو میں نے کبھی اُس انداز میں پڑھا ہی نہیں جس انداز میں تم مجھے پڑھ کر سناتی ہو۔

میں نے کبھی قران کو معنی سے پڑھا ہی نہیں تھا۔

قران بھی میں بس رمضان میں یا ثواب حاصل کرنے کے نیت سے ہی پڑھتا رہا ہوں ساری زندگی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

مگر تم جو ہر فجر کی نماز میں مجھے قران کھولنے کا کہتی ہو،

قران کی ہر لائین ہر الفاظ پر اللہ نے مجھسے کیا کہا ہے پوچھتی ہو تمھارا مجھسے یوں سوال کرنا۔

مجھ میں قران کو جان لینے کی جستجو بڑھا رہا ہے۔

اللہ سچ ہی کہتا ہے۔

ایک نیک اور ایمان والی شریکِ حیات آپ کے ایمان کو تروتازہ کر دیتی ہے۔

مجھے ایسا محسوس ہونے لگا ہے میں اب صحیح والا مسلمان ہوا ہوں۔

میرا دل اب بے سکون نہیں رہتا۔

جب سے تمھیں پایا ہے دانی مجھے اپنا آپ بہت مکمل لگنے لگا ہے۔

مجھے اپنا آپ بہت نایاب لگنے لگا ہے۔

میں ہر دن جیسے نِکھرتا جارہا ہوں سنورتا جارہا ہوں۔

اور تمھیں پتا ہے۔

میں نگاہ اُٹھا کر جب بھی تمھیں دیکھوں تو مجھے تم ہر طرح سے مکمل لگتی ہو۔

میں ڈھونڈنا بھی چاہوں مجھے تم میں کوئی کمی کوئی خامی ہی نہیں دکھتی۔

تم سے زیادہ عزت والی دنیا میں کوئی نہیں،

تم سے زیادہ بہادر، دلیر دنیا میں کوئی اور نہیں،

تم سے زیادہ حسین خوبصورت کائنات میں کوئی نہیں،

تم سے زیادہ دین سے محبت کرنے والی آج کے دور میں دنیا میں کوئی نہیں ہے،

اور تو اور تم سے بڑی غصے والی بھی کوئی نہیں، تم سے بڑی جلاد لڑکی بھی کوئی نہیں، وہ مسکراتا ہوا بولتا رہا۔۔

تم سے زیادہ ماردھاڑ والی لڑکی بھی کوئی نہیں اور یہ سب تو ایک طرف کرو تم سے زیادہ خوش قسمت بھی کوئی نہیں۔

پوچھو کیوں؟

دانیا نے حیرت سے پوچھا کیوں؟

تو وہ شرارتی لہجے میں بولا مجھ جیسا پیار کرنے والا ہینڈسم، حسین، ڈیشنگ سا شوہر جو ملا ہے تمھیں۔

وہ آنکھ مارتا ہوا اپنا کولر اچکا کر بولا۔

ماشااللہ بس اللہ بری نظر سے بچائے مجھے۔

دانیا کِھلکھِلا کر ہنسنے لگی۔

شیراز نے اُسکے بالوں کی لٹوں کو کھینچتے ہوئے اسکے چہرے کو اپنے قریب کیا اور اسکی پیشانی پر محبت بھرا بوسہ دیا۔

اور پھر گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا یار اب جلدی سے بول دونا۔

دانیا نے اپنی بڑھتی ہوئ دھڑکنوں کو سمبھالتے ہوئے کہا۔

کیا بولوں؟

شیراز نے خفگی بھرے لہجے میں کہا یہی کے تم بھی مجھ سے شدید والی محبت کرنے لگی ہو۔

وہ ابھی اُسکی باتوں کو گھُمانے کے لیے منہ کھول ہی رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئ۔

شیراز جلدی سے اسکی گود سے سر اُٹھاتے ہوئے سمبھل کر بیٹھ گیا۔

دانیا بھی اپنا دوپٹہ صحیح کرتی پکار بیٹھی آجائیں۔

عامر نے جیسے ہی دروازہ کھولا ان دونوں کو ایک ساتھ جائے نماز بچھائے بیٹھا دیکھ کر اپنے دل میں اُٹھتی ٹیسوں کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا۔

نماز پڑھ لو تو ضروری کام ہے تم دونوں سے۔

وہ پلٹ کر جانے ہی لگا تھا کہ شیراز نے آواز دی عامر آجاؤ ہم نماز پڑھ چکے ہیں۔

شیراز اُٹھتا ہوا جائے نماز تہہ کرتے ہوئے کھڑا ہوگیا۔

عامر صوفے پر بیٹھ گیا شیراز نے دانیا کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھا کر سامنے رکھے صوفے پر بیٹھایا اور خود عامر کے ساتھ جاکر بیٹھ گیا۔

عامر نے کہا یار سب کام ہم نے کر دیا اللہ کا شکر ہے ہر اب تک کا کام بہت ہی سیفلی ہو گیا۔ حارث بھی باہر کی صفائ کر رہا ہے۔

باس کے لوگ بھی کل سے ڈیوٹی پر آجائنگے سب کچھ ویسا ہی نارمل چلے گا جیسے اب تک چل رہا تھا۔

مگر ایک بات اپنے دماغ میں بیٹھالو ایک انسان اچانک سے غائب ہوا ہے ہم اسکی گمشدگی زیادہ دن تک نہیں چھپا سکتے وہ کوئ عام انسان نہیں تھا

وہ ایک جانا مانا بزنس مین تھا تو اسکی گمشدگی فوراً نظروں میں آئیگی۔

تو ہمیں بھاگنے کے لیے تیار رہنا ہے۔

یہاں سے کچھ ہی فاصلے پر ہم نے ایک سُورنگ بنائ ہوئ ہے۔

ہم نے تقریباً ہر ملک کے بڑے شہروں میں یہ سورنگ بنا رکھی ہے۔

ہم جس جنگ کی تیاری کر رہے ہیں میں نے کئ سال پہلے اس پر کام شروع کر دیا تھا۔

اتنی جلدی میں جنگ کے لیے تیار نہ تھا ابھی تو بہت کچھ اور بھی میرا پلین تھا جس پر میں اور میری ٹیم کام کر رہی تھی۔

مگر ﷲ نے باس کے خلاف جنگ اب شروع کر ہی دی ہے تو میں تم لوگوں کو تفصیل بتا دوں کے کسی بھی لمحے ہمیں بھاگنا پڑ سکتا ہے تو ہم اس سُورنگ کے زریعے یہاں سے بھاگ جائینگے۔

https://www.classicurdumaterial.com/

مگر ہمارے جسم میں موجود ٹریکر ہمیں چھوڑے گا نہیں۔

Support@classicurdumaterial.com

اسکو نکلوانے کا بھی میں نے پروپر بندوبست کر رکھا ہے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ابھی ہی ہم نکال کر بھاگ سکتے ہیں بنا کسی بُرے وقت کا انتظار کیے۔ مگر دانی تم پہلے اپنے پیروں پر چلنے کے قابل ہوجاؤ یہ بات تم بھی جانتی ہو وہ لوگ کس حد تک پاور فل ہیں۔

کسی بھی قِسم کی محتاجگی کے ساتھ ہم یہ جنگ نہیں لڑ سکتے ان سے بھاگ نہیں پائینگے۔ اس لیے تم جلد سے جلد اس کمزوری کو دور کرو میں نے کچھ ڈاکٹرز اور نرسز بلوائ ہیں جو کہ تمھیں فزیوتھیرپی دینگی اور جلد سے جلد تمھیں بنا سہارے کے چلنے کے قابل بنا دینگی۔

اب ہمارا اگلا ٹارگیٹ ہے تمھارا سڈنی والا باس ''الان''، اور ''ڈینس'' جس نے تمھیں اس حال میں پہنچایا تو ہم انکو بھی مارینگے۔

ہمارا سب سے اہم ٹارگیٹ ہے باس تو باس تک پہنچنے کے لیے ہمیں بہت اسٹرونگ ہونا پڑے گا۔

وہ ہمیشہ کیپ ٹاؤن میں دُبکا بیٹھا رہتا ہے۔

جس کی دیواریں سو فٹ اُنچی ہیں،

جو کہ بولیٹ پروف ہے،

جہاں لاتعداد سکیورٹی ہر وقت موجود رہتی ہے۔

جہاں نا ہی کوئ کیمرا ہے نا ایسی کوئ ڈیوائز جو باس کی نقل و حرکت کے بارے میں ہمیں بتائے۔

اندر لاتعداد معصوم لڑکیاں ہیں جو باس کی کنیز بنی اسکے کام سر انجام دے رہی ہیں۔

بہت سے معصوم اندر قیدی ہیں۔

تو وہاں ہاتھ ڈالنے سے پہلے یہ بھی دیکھنا ہے کہ ہماری وجہ سے کسی معصوم کی جان نا چلی جائے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دوسری بات یہ بھی ہے کہ باس تک پہنچنے کے لیے اُسے چاروں جانب سے گھیرنا ضروری ہے اسے بہت جگہاؤں پر الجھانا ضروری ہے۔

تو میں نے سوچا ہے

اس پوری دنیا کے ہر بڑے ملک میں ایک باس کا اوفس قائم ہے جہاں لڑکیوں کی اسمگلنگ کا کام ہوتا ہے۔

ہم جب سب کرینگے ہی تو کیوں نا لگے ہاتھوں ان بے قصور لڑکیوں کو بھی آزاد کر دیں۔

بہت سے بچے بچیاں بھی وہاں قید ہیں ہم سب کو آزاد کروا کر باس کے ہر رکارڈ والے اوفس کو اُڑا دینگے جہاں سے سب کی انفورمیشن ختم ہوجائیگی۔

جس کو بہال کرنا مشکل ترین ہوجائے گا۔

میرے پاس بھاری ٹیم ہے میری جو پوری دنیا میں پھیلی ہوئ ہے۔

ہاں باس کے مقابلے میں بہت تھوڑے ہیں مگر بہت کام کے ہیں میرے بندے۔

تو میں ان سب کو کہہ دونگا کہ سب کو آزاد کروا کر کیمپس لگالو اور سب کی چِپ ریمؤو کردو۔

سب کے جسم میں ایک ایک ہی چِپ ڈلی ہوئ ہے۔

تو ہر ایک کو 5 منٹ لگینگے ہمارے پاس بہت زیادہ بھاری تعداد میں ڈاکٹر موجود ہیں ہم نکلوا ہی لینگے کچھ دن ضرور لگینگے اس کام میں۔ مگر ہم ویسے ہی باس لوگوں کو گھیر کر اتنا الجھا دینگے کہ وہ خود نہیں سمجھ پائینگے کے پہلے کیا بچائیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ایک طرف لوگ آزاد ہونگے تو دوسری جانب ہم انکے جرائم سے بھرے اڈوں پر دھماکے کر دینگے۔

باس کی فوجیں بھی ان چیزوں میں الجھینگی تو ہم باس کے گھر چلے جائینگے اور اصل کام اپنا کر گزرینگے۔

جانتا ہوں یہ بہت مشکل کام ہے مگر ناممکن نہیں۔
میری ٹیم فُل ٹرینڈ ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ چاروں طرف پھیلی ہوئ ہے میرے ایک اشارے کی دیر ہوگی۔
مگر ہاں یہاں سوال ہے باس کو جان سے مارنے کا تو اس تک پہچنا ہی بہت مشکل عمل ہے جو ہم نے کرنا ہے۔
میں نہیں جانتا اس جنگ میں کوئ بچ بھی سکے گا یا نہیں
مگر اتنا ایمان ضرور ہے کہ ہم حق کی راہ پر ہیں اور یہ ایک جہاد ہے جس میں ہم اکیلے نہیں ہیں اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہے۔

تو بس آج اور ابھی سے کمر کس لو۔

دانیا تمہیں اپنے پیروں پر کھڑا ہونا ہے اور شیراز تم۔

تمہیں میں ٹریننگ دونگا۔

یہیں سب سکھا دونگا تعکہ تم بھی کسی سے پیچھے نا رہو۔

ٹریننگ بہت ضروری ہے۔

گن چلانا یا انسان کو مارنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہوتی۔

تو تمھیں ٹریننگ لینی پڑے گی۔

اور ان سب کے لیے ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔

اس سے پہلے کہ ان کا ہم پر شک جائے اور وہ ہم تک پکڑنے کی نیت سے پہنچیں اس سب سے پہلے ہمیں ہر طرح کی صورتحال کو فیس کرنے کے لیے تیار ہونا ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اتنے میں حارث اندر آیا اور بولا میں نے سب سمیٹ دیا ہے یہ راکھ ہے اسکا کیا کروں؟ مٹی میں دبادوں؟

وہ دانیا کی جانب سوال بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

دانیا نے اپنا ہاتھ بڑھا کر کہا مجھے دے دو۔

حارث نے آگے بڑھ کر راکھ سے بھری شاپر اسکے ہاتھ میں پکڑا دی۔

دانیا کھڑی ہونے لگی شیراز نے فوراً اسکے ہاتھ سے شاپر لیا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کیا۔

وہ شیراز کا ہاتھ پکڑے باتھ روم چلی آئی۔

اور تھیلی کھولے ساری راکھ فلش اوٹ کر کے خاموشی سے شاہ نواز کی راکھ کو گٹر میں بہتا دیکھتے ہوئے بولی گندی نالی کا انسان اپنی اصل جگہ پہنچ گیا۔

دانیا بہترین ڈاکٹر کی زیرِ نگرانی اب خود سے چلنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔ بہت حد تک وہ چلنے کے قابل ہوتی جا رہی تھی۔

شیراز بھی اسکی ٹانگوں پر روز ہی مساج دیتا۔

ڈاکٹر کی فزیو تھیراپی سے وہ بہتر سے بہتر ہوتی چلی جا رہی تھی۔

دوسری جانب شیراز کو بھی عامر نے بہترین ٹریننگ دے دی تھی۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے دونو ہی چند دنوں کے اندر بھاگنے کے قابل ہوگئے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

باس کا عامر کے پاس فون آیا وہ پوچھنے لگا کیا تم شاہ نواز کے بارے میں جانتے ہو وہ کہاں ہے ؟

پچھلے کئ دنوں سے وہ غائب ہے۔

تب سے ہی جس دن تم نے میرے آدمیوں کو اسلحہ چوری کرنے کے لیے بھیجا تھا۔

کیا تمہیں علم ہے ؟

https://www.classicurdumaterial.com/

عامر نے کہا نہیں سر مجھے تو کچھ بھی نہیں پتا۔ بلکہ میں تو اپنے ہی کاموں میں اتنا الجھا ہوا ہوں کہ میں نے شاہ نواز پر دیہان ہی نہیں دیا۔

Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

باس نے ہنکار کر کہا اچھا۔

اور بتاؤ دانیا اب تو بہتر ہوگئ ہے نا؟

ایک کام کرو اب اسے میرے پاس بھیج ہی دو۔

میرا دل اب اور بہلتا نہیں ہے اسے تو بس اسکے حسن کا جام پینا ہے۔

اپنی راتوں کو سیراب کرنا ہے اپنے دل کو تسکین پہنچانی ہے تو بس یار اب تو وہ میرے قابل ہو ہی گئی ہوگی تو بھیج دو اسے میرے پاس۔

عامر نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔ سر تین دن دے دیں اسکے کچھ ٹیسٹ کروانے ہیں اسکے بعد آپ کے پاس خود چھوڑ کر جاؤنگا۔

باس نے خباثت بھرے لہجے میں کہا نہیں یار اتنا لمبا انتظار نہیں ہوتا مجھ سے کل تک کا وقت لے لو جو کرنا ہے کرو پرسوں صبح مجھے دانیا میری دسترس میں چاہیے۔

https://www.classicurdumaterial.com/

میرے بستر پر سجی سجائی۔

Support@classicurdumaterial.com

عامر نے کچھ بھی بولے بنا غصے میں لائین کاٹ دی واپس باہر آیا کال ملائی اور کہا مجھے ابھی ایک بڑی ڈاکٹر کی ٹیم چاہیے۔

وہ دانیا اور شیراز کے پاس گیا اور کہا ہم صبح ہونے سے پہلے یہاں سے بھاگ جائینگے۔

ابھی ڈاکٹر کی ٹیم آ رہی ہے۔

ہر ایک ڈاکٹر ایک چِپ نکالے گی۔

سب کے پاس پانچ منٹ کا ٹائم ہوگا تمھارے جسم میں 15 چِپ ہیں 18 ڈاکٹرز تمھارے سامنے ہونگی۔

یہ عمل میں بے ہوشی میں نہیں کروا سکتا۔ تو تمھیں برداشت کرنا ہی پڑے گا۔

کیونکہ اگر بھاگنا فوراً پڑا تو اس کے لیے ہوش میں رہنا زیادہ ضروری ہے۔

انشاءاللہ آج کی رات ہم اس سے آزاد ہوجائینگے۔

وہ شیراز کی طرف مڑا سامان پیک کرلو ہم نے صبح ہونے سے پہلے نکلنا ہے۔

ہم یہاں سے سُورنگ کے راستے سے □□□□□□□ کے لیے نکل جائینگے وہاں سے آگے کا راستہ وہی بتاؤنگا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر۔

ڈاکٹر نے آتے ہی دانیا کا ایکسرے کیا اور ٹریکر چِپ نکالنا شروع کردیں۔

شیراز کو باہر جانے کا کہا وہ دانیا کا ہاتھ پکڑے ہوئے بولا میں کہیں نہیں جاؤنگا جو بھی کرنا ہے کرو میں میری دانی کے ساتھ ہی رہونگا۔

دانیا نے ایک نظر اسکے فکر مند چہرے کو دیکھا اور ڈاکٹر سے کہا انکو یہیں رہنے دیں آپ اپن کام کریں۔

دوسرے کمرے میں عامر بھی اپنے جسم سے ٹریکرز نکلوانے لگا۔

جبکہ حارث سِسٹم سمبھالے بیٹھا ہوا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

دانیا کے جسم کے مختلف حصوں کو چیر کر چِپ نکالنے کا عمل شروع ہوا تو شیراز اسکے درد کو دیکھتا ہوا آنکھوں میں آنسو سجائے اسکے سر کے بال سہلاتا رہا اور بولتا رہا۔

Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میرا بچہ بس آخری بار سہہ لو اسکے بعد پھر کبھی نہیں آنے دونگا کوئ بھی درد اپنے بچے کے قریب کبھی بھی نہیں ۔

بس زرا سا اور سہہ لس آخری بار۔

وہ مسکراتی ہوئی اسکے چہرے کے درد کو محسوس کر رہی تھی جو اسکے لیے شیراز کے چہرے پر نمایا تھا۔

وہ اِس درد سے کہیں زیادہ سہہ کر آئی تھی یہ تو کوئی درد ہی نہ تھا۔

مگر آج ہر درد کے بدلے میں جو مرہم اسکا شوہر اسکے زخموں پر اپنی فکر سے رکھ رہا تھا۔
یہ درد دانیا کو دنیا کا حسین ترین درد لگ رہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
اسنے شیراز کے ہاتھوں کو اپنے ہونٹوں سے لگا کر چوم لیا اور کہنے لگی مجھے درد نہیں ہو رہا شیز مجھے تو سکون مل رہا ہے۔
Support@classicurdumaterial.com
آپ کی آنکھوں میں اپنے لیے فکر دیکھ کر ایک گہرا سکون میرے اندر اتر رہا ہے۔
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
میں خوش ہوں کے آج کوئی میری فکر بھی کرنے والا ہے، کوئی ہے جو میری پروا کرنے والا ہے،
میرے درد میں مجھ سے کہیں زیادہ رونے والا ہے۔

میرا دل کرتا ہے میں اس محبت بھری چھاؤں میں کہیں گُم ہو جاؤں۔

میں اب مرنا نہیں جینا چاہتی ہوں شیز ایک لمبی زندگی جینا چاہتی ہوں۔

آپکی باہوں میں آکر ہی تو مجھے پتا چلا کے زندگی اتنی خوبصورت بھی ہوتی ہے۔
آج میرے اندر جیسے کوئ بھی درد باقی بچا ہی نہیں۔

میں اپنے اندر جھانکوں تو مجھے آپ کے سِوا کوئ بھی نہیں دِکھتا، کچھ بھی نہیں دِکھتا۔
میرے اندر آج صرف شیز بستا ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

مجھے راحت ملتی ہے جب بھی آپ مجھے اپنی باہوں کے حصار میں محبت بھری چھاؤں دیتے ہیں۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مجھے اپنا آپ بہت محفوظ لگتا ہے۔
میں چاہتی ہوں یہ زندگی بس ہم دونوں میں ہی گزرتی چلی جائے نہ اب کوئ آزمائش آئے نہ ہی کوئ الجھن آئے بس میں آپ کا ہاتھ تھامے ہماری دنیا میں کہیں گم ہوجاؤں۔

آپکی باہوں کے حصار میں ایک مدت بعد بنا ڈر اور خوف والی میٹھی نیند سوجاؤں۔

اور جب جب میری آنکھیں کھُلے تو وہاں صرف آپ کو اپنے ساتھ ، اپنے پاس بیٹھا دیکھوں۔

یہ دنیا ہم دونوں میں ہی تمام ہوجائے۔

کاش۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دانیا کی تمام چِپ نکلتے ہی ڈاکٹر نے باہر جا کر حارث کو اطلاع دی حارث بھاگتا ہوا عامر کے پاس آیا عامر کی ابھی آخری چِپ نکالی جارہی تھی۔

وہ خاموشی سے کونے میں کھڑا ہوگیا اور چِپ نکلنے کا انتظار کرنے لگا۔

عامر نے حارث سے پوچھا سب خیر ہے نا؟

حارث نے گردن ہلا کر کہا۔۔

ہاں سر سب ٹھیک ہے دانیا فری ہو چکی ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عامر نے ٹھیک ہے کا اشارہ کیا اور اپنی آخری چِپ نکلتے ہی آخری ٹانکے لگوائے اور اپنی شرٹ پہنتا کھڑا ہوگیا۔

حارث آگے بڑھ کر بولا سر تھوڑی دیر آرام کر لیں ابھی سب ٹھیک ہے ہم رک کر نکل جائینگے۔

عامر نے گردن ہلا کر انکار کیا اور کہا

ہم رکنے کا رسک نہیں لے سکتے ابھی اور اسی وقت نکلینگے یہاں سے۔

یہ بولتے ہوئے عامر دانیا کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

عامر نے کھلے دروازے سے اندر جھانکا اور شیراز کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔

چِپ نکل گئ؟

شیراز نے کہاں ہاں نکل گئی۔

عامر نے فوراً کہا سامان اٹھاؤ ہمیں ابھی اسی وقت نکلنا ہوگا۔

ان تک خبر پہنچنے سے پہلے ہم نے یہاں سے بھاگنا ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مگر یار ابھی تو دانی کے زخم۔۔

شیراز ابھی بول ہی رہا تھا کہ دانیا فوراً بولی میں ٹھیک ہوں شیز ہم نکل جاتے ہیں عامر صحیح کہہ رہا ہے ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔

یہ بولتے ہوئے دانیا اٹھنے لگی تو

شیراز نے آگے بڑھ کر دانیا کا ہاتھ پکڑا تعکہ وہ اٹھ سکے دانیا نے مسکرا کر اسے دیکھا اور کہا تھوڑی دیر کو آپ میرے زخموں کو بھول جائیں سمجھیں کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔

ابھی یہ وقت نہیں ہے میرے نخرے کرنے کا۔ ابھی تو ہم نے بس بھاگنا ہے اس لیے بی ریلیکس میں بلکل ٹھیک ہوں۔

وہ بول کر اسکا ہاتھ پکڑتی اٹھ کھڑی ہوئ۔

شیراز نے بیگ ہینگ کیا اور وہ چاروں کمرے سے باہر نکل آئے۔

عامر نے کہا رکو میں پہلے گارڈز سے بات کر کے آتا ہوں۔

عامر نے گارڈز کو کہا دانیا کے کچھ ٹیسٹ کروانے ہیں کل اسے باس کے پاس بھیجنا ہے تو آج ہی تمام ٹیسٹ کروانے ہیں میں اسے ہسپتال لے کر جا رہا ہوں تم لوگ یہاں کی حفاظت کرنا کسی اور کو آنے نہیں دینا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

گارڈز کا ہیڈ فوراً بولا

Support@classicurdumaterial.com

کیا دانیا کو لے کر ہسپتال جانا پڑے گا؟

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

یہاں ٹیسٹ نہیں ہو سکتے؟

عامر نے کہا نہیں یہاں اتنی ہیوی مشینیز نہیں آسکتی۔

تو گارڈ نے جواب دیا ٹھیک ہے میں باس سے اجازت لے لیتا ہوں وہ بولتے ہی کال ملانے لگا تو عامر نے جلدی سے اس کے ہاتھ سے فون لے لیا اور کہا رات ہو رہی ہوگی ابھی وہاں۔۔

کیا ضرورت ہے باس کو تنگ کرنے کی اس وقت؟

ٹیسٹ ہی تو ہے کروا کے آجائینگے۔

گارڈ نے کہا ٹھیک ہے مگر میرے دو بندے تم لوگوں کے ساتھ جائینگے ہسپتال۔۔

یہ بولتے ہوئے اسنے اپنے دو بندوں کو اشارہ کر کے کہا ان کے ساتھ جاؤ ہسپتال۔

عامر واپس آیا اور حارث سے کہا ساری گنز رکھ لی تھیں؟

اسنے جواب دیا ہاں سر میں نے سب رکھ لیں۔

واٹر پروف بیگز کے اندر جیسا آپ نے آرڈر دیا تھا۔

باقی دو دو گنز میں نے ان دونوں کو بھی دے دی ہیں۔

عامر نے شیراز کو دیکھ کر کہا گن لوڈ کر کے رکھو اپنے پاس۔

https://www.classicurdumaterial.com/

پھر دانیا کو دیکھ کر بولا ۔۔ چلیں؟

Support@classicurdumaterial.com

دانیا نے سر ہاں میں ہلاتے ہوئے کہا اللہ کا نام لے کر نکل چلتے ہیں۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ چارو ہوٹل سے نکل آئے۔

باہر گارڈ کا ہیڈ ان کا انتظار کر رہا تھا۔۔

آتے ہی گارڈ نے شیراز کا بیگ دیکھ کر پوچھا اس میں کیا ہے۔

شیراز نے کہا میرا سامان ہے دانیا کے ٹیسٹ کروا کر میں نکل جاؤنگا۔

اب دانیا صحیح ہوگئ ہے تو میں رک کر کیا کرونگا۔

گارڈ اسکا سامان چیک کرنے کے لیے آگے بڑھا تو عامر نے کہا۔۔

میں دیکھ چکا ہوں سامان کلیئر ہے۔

گارڈ نے عامر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔ ٹھیک ہے جاؤ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

وہ چاروں دو گارڈز کے ساتھ آٹھ سیٹر کار میں بیٹھ کر وہاں سے نکل آئے۔

Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ڈرائیونگ عامر کر رہا تھا اور اسکے ساتھ فرنٹ سیٹ پر حارث بیٹھا تھا۔
جبکہ دانیا اور شیراز ان کے پیچھے والی سیٹ پر بیٹھے تھے
اور ان سے پیچھے دونو گارڈز بیٹھے تھے۔

راستے میں عامر نے بیک مرر سے شیراز کو اشارہ کیا۔

شیراز نے جیب سے گن نکالی اور دانیا کو دیکھ کرمسکرادیا۔

دانیا نے بھی اپنے دائیں ہاتھ میں زور دیا اور
ان دونوں نے ایک ساتھ پیچھے پلٹ کر گارڈز پر گولی چلادی۔
ایک کو دانیا نے مارا جبکہ ایک کو شیراز نے۔۔

دونوں گارڈز اس اچانک حملے کے لیے تیار ہی نہیں تھے گولی ان کے سر کے آر پار ہوگئ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

دانیا نے شیراز کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔۔
تو کیسا لگا پہلی بار کسی کو جان سے مارتے ہوے؟

شیراز اپنے ماتھے سے بہتا پسینا صاف کرتے ہوئے بولا۔
نوٹ آ بیڈ ایکسپیرینس۔

حارث بیچ میں بولا یہ تو شروعات ہے میرے دوست۔

شیراز نے بھی شاعرانہ انداز میں اسے جواب دیا۔۔

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے ذور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

دانیا اور شیراز نے ایک ساتھ ایک دوسرے کو دیکھا اور مسکرا کر ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارا تو شیراز بولا۔۔

ہم ہونگے کامیاب ایک دن۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

عامر نے گاڑی کی سپیڈ بڑھاتے ہوئے کہا ان دونوں کو چیک کرو مرگئے ہیں نا؟

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شیراز نے دونوں کے نبض چیک کر کے کہا ہاں یار یہ مرگئے۔

کچھ ہی دورجا کر عامر نے گاڑی روک کر کہا سامنے کھڑی گاڑی میں میرا بندہ انتظار کر رہا ہے ہمارا
اب آگے کا سفر ہمیں اُسکی کار میں کرنا ہے۔

وہ چاروں ایک ساتھ گاڑی سے اتر کر سامنے کھڑی گاڑی میں جا کر بیٹھ گئے۔

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا شخص جس کا نام مَلِک تھا نے عامر کو دیکھ کر پوچھا سر چلیں؟

عامر نے سر ہلا کر کہا ہاں چلو۔۔

15 منٹ کی ڈرائیو کے بعد عامر نے مَلِک کو کہا گاڑی یہیں روک دو اب یہاں سے پیدل چلتے ہیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عامر کی بات سنتے ہی سب گاڑی سے اتر گئے۔
اور تیز تیز چلنے لگے۔
عامر ان سب سے آگے تھا اور حارث سب سے پیچھے جبکہ بیچ میں دانیا، شیراز اور مَلِک چل رہے تھے۔

عامر ایک مسجد کے سامنے جاکر رک گیا اور پلٹ کر سب سے کہا ہم اندر جائینگے مگر اندر کسی کو یہ محسوس نہیں ہونے دینا ہے کے ہم بھاگ کر آئے ہیں۔

سو بی ریلیکس اینڈ فولو می۔

یہ بول کرعامر نے مسجد کے اندر قدم بڑھادیے۔

اسکے پیچھے پیچھے وہ چاروں بھی چل پڑے۔

عامر کو دیکھتے ہی مسجد کے امام نے جوش میں کہا۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/

ارے عامر بیٹا آیا ہے..

Support@classicurdumaterial.com

کیسے آنا ہوا اتنے عرصے بعد میری یاد کیسے آگئ۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عامر انکو پیار سے مسکرا کر دیکھتے ہوئے گلے لگ کر بولا بابا یہاں سے گزر رہا تھا دوستوں کے ساتھ سوچا آپ سے ملتا چلوں۔

بابا خوش ہوتے ہوئے بولے یہ تو بہت اچھا کیا بیٹا تم نے میں تمھیں اکثر ہی یاد کرتا ہوں۔

عامر نے پیار سے بابا کے ہاتھ پکڑ کر کہا دیکھیں آپ نے یاد کیا اور میں آگیا۔

بابا نے عامر کا ہاتھ چوم کر کہا میں اپنے بیٹے کے لیے کھانا لگاتا ہوں۔

عامر نے فوراً کہا بابا کھانا نہیں بس پانی یا چائے پلوا دیں۔

بابا نے کہا ہاں بیٹا ابھی بنا کر لاتا ہوں تم لوگ بیٹھو آرام سے۔۔

بابا بولتے ہوئے باہر نکل گئے۔

عامر تیزی سے اٹھا اور باغیچے کی طرف بڑھ گیا وہاں کونے میں امام صاحب کا کمرہ تھا۔

ان چاروں کو ساتھ لیے اس کمرے کے اندر آگیا اور الماری کھسکا کر زمین پر لگے ٹائیلز ہٹانے لگا۔

ٹائیلز کے ہٹتے ہی وہاں عام سی زمین ہی دکھ رہی تھی مگر عامر نے نجانے کیسے وہ نظر آنے والی زمین کو بھی کھسکا دیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

عامر کے کھسکاتے ہی زمین کھسکتی چلی گئ۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اور اسکے اندر سے ایک دروازہ نظر آیا وہ ایسا دروازہ تھا جیسے کوئ پرانے زمانے کے خندق کا دروازہ ہو جسکو کھولتے ہی اندر صرف اندھیرے کے سوا کچھ نہیں دکھ رہا تھا۔

حارث نے اپنے بیگ سے ٹارچ لائٹ نکالی اور آن کرتے ہوئے سورنگ کی جانب جھکا۔

عامر نے دانیا کو دیکھ کر کہا اپنا بھی ٹارچ آن کرو اور اندر اترو۔

سب نے ٹارچ لائٹ آن کی اور باری باری پہلے دانیا پھر شیراز پھر حارث نیچے اتر گئے۔

عامر نے مَلِک کو دیکھ کر کہا میں جا رہا ہوں تم پیچھے سب سمبھال لینا اور مجھے تین دن بعد وہیں ملو۔

مَلِک نے سر ہلا کر اپنا موبائل فون عامر کو دیا اور کہا اوکے سرڈونٹ وری میں سب دیکھ لونگا اور وقت پر پہنچ جاؤنگا۔

یہ بول کر وہ عامر کے گلے لگ کر بولا اول دا بیسٹ سر۔

https://www.classicurdumaterial.com/

عامر اس سے ملتا سورنگ میں اتر گیا۔

Support@classicurdumaterial.com

اسکے نیچے اترتے ہی مَلِک نے سب برابر کیا ٹائلز لگائے الماری اپنی جگہ واپس کھسکائ۔

اور سب صحیح کرتا کمرے سے نکل کر باغیچے سے ہوتا ہوا

واپس مسجد میں آگیا۔

ابھی امام صاحب نہیں آئے تھے۔

مَلِک نے گھڑی کی طرف دیکھ کر امام کا انتظار کیا۔

کچھ ہی دیر میں امام ٹرے سجائے اندر آگئے۔

مِلک نے آگے بڑھ کر امام صاحب کے ہاتھ سے ٹرے لے کر رکھی۔

امام نے پوچھا باقی سب کہاں ہیں

مِلک نے کہا بابا وہ ہمارے ساتھ جو لڑکی تھی اس کی والدہ کا فون آیا تھا ان کی تبیعت کچھ ناساز تھی وہ جلدی میں چلے گئے۔

اور عامر بھائ نے مسجد کے لیے یہ کچھ پیسے دیے ہیں اور اس میں کچھ رقم آپ کے استعمال کے لیے بھی ہیں۔

دعا کرنے کا کہا ہے عامر بھائ نے انکے لیے۔۔

یہ کہتے ہوئے ملک نے جیب سے پیسے نکال کر امام کی طرف بڑھا دیے اور چائے کا کپ اٹھا کر ہونٹ سے لگا لیا۔

امام صاحب عامر کو دعایں دیتے ہوئے بولے بہت اچھا انسان ہے اس کی ہی وجہ سے یہاں آج یہ مسجد تعمیر ہوئ ورنہ کوئ یہاں مسجد بنانے کے بارے میں سوچتا بھی نہیں تھا۔

وہ عامر کی تعاریف کرتے رہے۔

ملک نے اپنے ہاتھ پربندھی گھڑی کی طرف دیکھا اور اس میں موجود بٹن دبا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

بابا اب میں چلتا ہوں مجھے اور بھی کام ہیں۔

وہ بابا سے ملتے ہوئے چائے کے لیے شکریہ بولتا باہر آگیا۔

دوبارہ گھڑی میں موجود بٹن دبا کر کچھ دیر باہر آہستہ آہستہ چلنے لگا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عامر کے پاس بیپ بجی وہ سورنگ سے نیچے اتر کر چل رہا تھا اسنے دوسری بیپ بجتے ہی اپنے ہاتھ پر بندھی گھڑی کا بٹن دبا کر ملک کو یہ سگنل دے دیا کے سب صحیح ہے اور وہ اپنی منزل کی جانب بڑھ چکے ہیں۔

ملک نے بیپ کے بجتے ہی اطمینان سے مسکراتے ہوئے آسمان کو دیکھ کر بولا اے میرے اللہ میرے دوستوں کی حفاظت فرما۔

مَلِک تیزی سے واپس آکر گاڑی میں بیٹھا اور نکل گیا۔

Support@classicurdumaterial.com

چاروں ٹارچ لائیٹ کی مدد سے سُورنگ میں چل رہے تھے یہ ایک بہت تنگ سی سُورنگ تھی جس میں ایک وقت میں ایک ہی انسان کھڑا ہوسکتا تھا۔

وہ چاروں ایک دوسرے کے آگے پیچھے چل رہے تھے۔

سب سے آگے شیراز تھا اور اسنے اپنے پیچھے آتی دانیا کا ایک ہاتھ پکڑا ہوا تھا اس سے پیچھے عامر اور سب سے پیچھے حارث تھے۔

40 منٹ نان سٹاپ پیدل چلنے کے بعد سورنگ بہت کشادہ محسوس ہوئ۔

عامر نے سب سے کہا یہں رک جاؤ اور عامر نے اپنا ٹارچ آن کیا اور ایک جانب سب کو اشارہ کر کے کہا سامنے بائکس ہیں اب آگے کا سفر ان پر کرینگے۔

سب نے عامر کے اشارے کی جانب دیکھا وہاں دو ہیوی بائکس کھڑی تھیں۔

عامر وہیں نیچے بیٹھ کر زمین سے مٹی ہٹانے لگا تو تینوں نے آگے بڑھ کر عامر کو ٹارچ کی مدد سے روشنی دکھائی عامر تیز تیز مٹی ہٹانے لگا۔

تھوڑی بہت مٹی کے ہٹتے ہی اندر سے چابی نکلی۔

شیراز بولا ناجانے کب سے کھڑی ہیں یہاں یہ بائکس اب چل بھی پائینگی یا نہیں۔

عامر بولا نہیں یار پرسوں ہی میرے بندوں نے سب چیک کر کے پیٹرول اوئل وغیرہ فل کیا ہے سب اوکے ہے۔

یہ بولتے ہوئے عامر نے ایک بائیک پر بیٹھ کر بائیک اسٹارٹ کی جبکہ دوسری بائک کی چابی شیراز کی طرف اچھال دی شیراز نے بھی بائیک پر بیٹھ کر بائیک اسٹارٹ کی تو دانیا شیراز کے پیچھے بیٹھ گئی۔

جبکہ حارث عامر کے ساتھ بیٹھ گیا اور دونوں نے بائک بھگا لی۔

مسلسل ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت کے بعد عامر نے شیراز سے کہا آگے جہاں چمکتا ہوا لال جھنڈا نظر آئے رک جانا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کچھ ہی دور جا کر جھنڈا نظر آگیا۔

شیراز اور عامر نے بائیک روک دی۔

عامر بائیک پر بیٹھے بیٹھے ہی دھیرے دھیرے بائک کو دیوار کی جانب پیروں سے چلاتا ہوا لایا۔

اور حارث کو بولا بائک سے اترو اور وہ خود بھی اتر گیا۔

دانیا اور شیراز اسے دیکھنے لگے۔

وہ بائیک پر کھڑا ہو کر سورنگ کے اوپر والی دیوار کو ہٹانے لگا دیوار ہلکی سی اپنی جگہ سے کھِسکی تو اس کے اندر سے ایک گول سا بڑا سا ڈھکنا نظر آیا جیسے کوئ بڑے مین ہول گٹر کا ڈھکنا ہوتا ہے ویسا ہی تھا جسے عامر نے اوپر کی جانب ہلکا سا اٹھا کر جھانکتے ہوئے ارد گرد کا جائزہ لیا اور پورا ڈھکنا ہٹا دیا اور اوپر کی جانب چڑھ کر باہر نکل گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

باہر نکلتے ہی اسنے آواز دی آجاؤ سارے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

حارث نے دانیا کو دیکھ کر کہا پہلے آپ جائیں۔

دانیا کو شیراز نے اوپر چڑھایا عامر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچ لیا۔وہ باہر نکل آئی۔

اسکے بعد اسی طرح پہلے شیراز باہر آیا پھر حارث باہر نکل آیا۔

عامر نے ان سب کے باہر آتے ہی سب ویسے ہی بند کیا۔

جبکہ وہ لوگ آس پاس کا جائزہ لینے لگے۔

وہ کوئ ہٹ لگ رہا تھا۔

عامر سب صحیح کر کے کھڑا ہوتا ہوا ان سب کی جانب دیکھتے ہوئے بولا

اب ہم □□□□□□میں ہیں۔

یہ □□□□□□کا سی پورٹ ہے اب یہاں سے ہمیں شپ میں بیٹھنا ہے جو کہ □□□□□□کے قریب سے گزریگی ہم نے وہاں سے پانی میں کودنا ہے اور کچھ دور سوئم کرنا ہوگا۔

کیونکہ یہ شپ کہیں اور جائیگی اود ہم نے کچھ بھی کر کے فرانس تک پہنچنا ہے

□□□□□□میں نے ٹارگیٹ رکھا ہے وہاں نا بھی پہنچ سکے تو فرانس کے کسی بھی حصہ میں پہنچنا بہت ضروری ہے۔

اب سے ٹھیک 18 منٹ بعد شپ نکل جائےگی۔

اسنے حارث کو دیکھ کر کہا اوکسجن سلینڈرز لینے ہیں اور جیکٹ بھی تو یہ کام تم کروگے یہاں سے پہلے سیدھا جاؤ اور وہاں سے فرسٹ لیفٹ مڑ کر تیسرا اسٹول جو لگا ہوا ہے سوئمنگ کے سامان کا وہاں جانا "وجے" نامی بندہ ملے گا کالے کپڑوں میں۔۔

وہ میرا ہی بندہ ہے اس سے کہو سر عامر کا سامان دے دو۔

تم وہ سامان لے کر شپ میں آجانا ہم تینوں وہیں ملینگے تمھیں۔

حارث عامر کا آرڈر ملتے ہی سامان لینے چلاگیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عامر نے شیراز اور دانیا کو دیکھ کر کہا اب ہمیں شپ کی جانب چلنا چاہیے۔

شیراز کچھ سوچتا ہوا ان دونوں کے پیچھے چل پڑا دانیا نے اسے کسی سوچ میں گم دیکھا تو پوچھنے لگی کیا ہوا؟

شیراز نے سر انکار میں ہلایا نہیں کچھ بھی نہیں۔

وہ تینوں شپ میں بیٹھے تو حارث بھی سامان سے بھرا بیگ لے کر آگیا۔

اور کچھ ہی دیر میں شپ چل پڑی۔

عامر کی گھڑی میں ایک ساتھ تین بیپ بجی جس کا مطلب تھا کہ باس کو علم ہو چکا ہے کہ عامر دانیا کو لے کر بھاگ گیا ہے اور دانیا اور عامر کے جسم میں اب کوئ چِپ بھی موجود نہیں ہے۔

عامر سمجھ چکا تھا کہ اب باس خاموش نہیں بیٹھے گا وہ زمین آسمان ایک کر دے گا ان لوگوں کو ڈھونڈنے میں۔

عامر نے گیھری سانس بھرتے ہوے سب سے کہا دعا کرو بس ہم ایک بار فرانس پہنچ جائیں۔

یہ بولتے ہوئے عامر نے بیگ کھولا اور ایک ایک اوکسیجن سلینڈرز تینو کی طرف بڑھا دیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شیراز نے عامر سے کہا کیا سوئمینگ کے علاوہ وہاں پہنچنے کا کوئ اور راستہ نہیں ہے؟

عامر نے کہا میں یہاں سے بائے اِئیر سفر نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ باس کو ہماری لوکیشن آسانی سے مل جاتی بائے روڈ وہاں سے راستہ نہیں ہے۔

مجبوراً مجھے سمندری راستہ چننا پڑا۔

دانیا نے شیراز کے چہرے پر چھائ پریشانی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

شیراز آپ کو سوئمنگ نہیں آتی؟

شیراز نے بے چارگی بھری نظر دانیا پر ڈالی اور انکار میں سر ہلا کربولا مجھے سوئمنگ نہیں آتی۔

دانیا نے کہا کوئ بات نہیں یار آپ پریشان نہیں ہوں ہم دونوں فرانس نہیں جا رہے یہیں کہیں رہ لینگے۔

شیراز بولا نہیں یار تم تینو جاؤ مجھے زیادہ لوگ نہیں جانتے میں بائے ائیر آجاؤنگا۔

عامر نے ایک نظر دونوں کو دیکھ کر کہا اتنا بچہ نہیں ہے باس تم ہمارے ساتھ نکلے تھے ہم چاروں کو ہی وہ کتوں کی طرح ڈھونڈ رہا ہوگا۔

رہ گئ بات سوئیمنگ کی تو اتنا بھی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔

میں لے جاؤنگا تمھیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

دانیا فوراً بولی مگر۔۔۔

عامر نے اسکی بات کاٹ کر کہا ڈوبنے نہیں دونگا فکر مت کرو۔

عامر دوربین نکالے دیکھتا رہا اور مَلِک کے موبائل میں گوگل میپ کے زریعے لوکیشن بھی چیک کرتا رہا۔

جیسے ہی شپ □□□□□□□قریب آیا عامر نے سب کو کہا ہمیں اب کودنا ہے سب بیگز ہینگ کر لو۔

گنز کو اچھی طرح شوپر میں لپیٹ کر واٹر پروف بیگ میں ڈالا اور اوکسیجن سلینڈرز پہن لیا۔

دانیا شیراز کو دیکھتے ہوئے بولی چھوڑیں شیز ہم نہیں جاتے ہیں۔

عامر نے دانیا کے چہرے پر چھلکتی شیراز کے لیے پریشانی کو محسوس کرتے ہوے رسّی نکالی اور شیراز کو اپنی پیٹھ کے ساتھ باندھنے لگا۔

حارث چیخا سر آپ کے زخم تازہ ہیں۔

عامر نے اسکی بات کو نظر انداز کرتے ہوے دانیا سے کہا میں اپنی جان دے دوٗنگا اسکو کچھ نہیں ہونے دونگا تم پریشان نہیں ہو ریلیکس ہو کر سوئم کرنا۔

وہ شیراز کو اپنے ساتھ لیے کود گیا اس کے پیچھے دانیا کودی اور آخر میں حارث بھی پانی میں کود گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

وہ سب سوئم کرتے ہوئے ساتھ ساتھ تیرتے ہوئے راستہ طے کرنے لگے تقریباً 55 منٹ کی سوئمنگ کے بعد دور سے ہی ایک آئی لینڈ نظر آنے لگا۔

وہ چاروں اس جانب بڑھ گئے۔

کنارے پر پہنچ کر شیراز نے عامر کو تشکر بھری نظروں سے دیکھا۔

عامر نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔

تھوڑی دیر ریت پرلیٹ کر سب نے گہری سانسیں لیں۔

اپنی سانس بحال کرتے ہوئے عامر اٹھ کھڑا ہوا چلو اب یہاں سے ہمیں نکلنا ہے۔

وہ سارے چلتے ہوے ایک ساتھ روڈ کی جانب آگئے۔

عامر نے فون بوتھ دیکھا تو سب کو رکنے کا اشارہ کیا اور کال ملادی۔

باہر آکر بولا میرے بندے آرہے ہیں۔

گھبراؤ نہیں تم سب فرانس میں ہو اور فرانس میرے انڈر ہے۔

ہاں باس جانتا ہے کہ یہاں میری بادشاہت ہے تو میں بھاگ کر یہیں آونگا۔

تو ہم یہاں زیادہ اسٹے نہیں کرینگے اور کہیں اور چلے جائینگے۔

وہ ابھی اپنے پلین بتا ہی رہا تھا کہ ایک گاڑی آکر انکے پاس رک گئی۔

شیراز نے دانیا کا ہاتھ تھام لیا۔

عامر کو دیکھتے ہی گاڑی سے بندہ باہر آیا اور بولا سر آجائیں آپ لوگ بیٹھیں وہ گاڑی کے تمام دروازے کھول کر انکو بیٹھنے کا کہنے لگا۔

ان سب کے گاڑی میں بیٹھتے ہی گاڑی چل پڑی۔

شیراز نے سکون کا گہرا سانس بھر کر دانیا کو مسکراتے ہوے دیکھ کر بولا لو ہم آزاد ہو گئے۔

وہ خوشی سے گنگنانے لگا۔

ہم جو چلنے لگے

چلنے لگے ہیں یہ راستے

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

دنیا اسکو خوش دیکھ کر مسکرانے لگی۔

شیراز میں پہلی دفعہ نہیں بھاگی ہر بار بھاگتی تھی مگر پکڑی جاتی تھی۔

شیراز نے کہا تب تو ٹریکنگ چِپ کی وجہ سے پھنستی تھی اب تو میں تمھیں ایسا غائب کرونگا کہ کسی کے ہاتھ نہیں لگنے دوں گا۔

گاڑی ایک گھر کے اندر جاکر رکی۔

وہ سب باہر نکلے عامر نے گھر کر گارڈ کو کہا ان سب کو ان کا کمرہ دکھا دو۔

پلٹ کر دانیا کو دیکھتے ہوے بولا ایک دن یہاں رک کر کل نکل جائینگے میں آگے کے انتظام دیکھ لیتا ہوں۔

شیراز اور دانیا کمرے میں آئے تو شیراز چہکنے لگا۔

دانی فائنلی ہم آزاد ہیں۔

وہ بھی اسکی خوشی کو محسوس کرتی ہوئ بولی شیراز مانا کے چِپ نکل گئ ہے مگر باس بھی سکون سے نہیں بیٹھے گا۔

شیراز مسکراتا ہوا بولا اچھا ہے نا بیٹھے سکون سے اتنے سال ہمیں پریشان کیا اب ہم اسکو کرینگے۔

اور ہم کونسا اس سے بھاگ رہے میری جان جائینگے تو خود ہی اس کے پاس۔

مگر جو وقت آزادی کا ملا ہے اسکو تو انجوائے کرلو۔

کل کو سوچ کر آج برباد نہیں کرو۔

ہر پل جیو کیونکہ پتا نہیں کل زندگی میں کیا لکھا ہے۔

ہاں مگر آج تو یہی لکھاہے کہ ہم آزاد ہیں کوئ ٹریکر اب جسم میں موجود نہیں ہے۔

دانیا اسکو دیکھ کر کھل کے مسکرادی اور بولی ہاں بات تو صحیح ہے۔

وہ دانیا کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگاتا ہوا گنگنانے لگا۔۔

آؤ کہیں کھو جائیں ہم

ہو جائیں ہم یوں لاپتا۔۔

وہ اسکے سینے سے لگی آنکھیں موندے سکون بھرا سانس لینے لگی۔

اگلے دن عامر حارث کو لیے ناشتے کے فوراً بعد ان دونوں کے کمرے میں آگیا۔

اور ٹیبل پر میپ بچھا کر بولا۔

یہ رہا میپ ہم اس وقت فرانس کے اس حصے میں ہیں وہ دائیرہ بنا کر بولا۔

یہاں کی آرمی کا پرائیوٹ جیٹ ہمیں نیوزیلینڈ چھوڑ آئیگا۔

نیوزیلینڈ میں ایک بہت بڑا ہوٹلز کا سیمنار ہے آج سے دو دن کے بعد جہاں دنیا کا ہر بڑا بزنس مین موجود ہوگا۔

میں نے کنفرم کرلیا ہے۔

آلان اور ڈینس بھی وہاں آرہے ہیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

یہ اس ہوٹل کے 29 فلور پر سیمنار ہوگا۔

اسنے میپ کو دیکھتے ہوے بتایا۔

دانیا تم حارث کے ساتھ اس راستے سے اندر جاؤگی اپنا گیٹ اپ چینج کر کے۔

اور شیراز تم گاڑی میں انکا انتظار کروگے گاڑی اسٹارٹ کر کے رکھنا دانیا تمھارے پاس کل 15 منٹ ہونگے تم ماروگی بھی اور اس ٹائم میں 29 فلور نیچے بھی آوگی۔

جب کے میں مین ڈور پر رہونگا۔

تم سب کو دیکھتا رہونگا۔

وہاں پہلے سے میرے بندے بھی ہونگے جو ہمیں کور کر لینگے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہم ایک ہی دن میں الان اور ڈینس کی کہانی ختم کرینگے۔

ہمارا نیکسٹ ٹارگیٹ وہی ہیں۔

ان کو مارنے کے بعد کچھ عرصہ ہم چھپ جائینگے۔

روپوش ہوجائینگے۔

اور خاموشی سے باس پر حملے کی تیاری کرینگے۔

وہ ان سب کو سمجھاتا اٹھ کھڑا ہوا۔

کل ہمیں نیوزیلینڈ کے لیے نکلنا ہے۔

آج کا دن آرام کرلو۔

گھر کے اندر محفوظ ہیں ہم اس گھر سے باہر کوئی نہیں جائے گا بنا میری اجازت کے۔

یہ بول کر وہ کمرے سے نکل گیا۔

🌼🌼🌼🌼🌼🌼🌼🌼🌼🌼🌼🌼🌼🌼🌼🌼

باس غصے میں ہوٹل میں موجود اپنے لوگوں پر برس پڑا اسنے حکم دے دیا اسے وہ چاروں زندہ سلامت چاہیئے۔

جبکہ شیراز کی مکمل انفورمیشن نکال چکا تھا باس۔

عامر نے اسکی مکمل پہچان ہی بدل دی تھی تو باس کے ہاتھ شیراز کی وہی انفورمیشن آئی جو عامر نے تبدیل کی تھی۔

وہ شیراز کو بھی ڈھونڈ رہا تھا۔

اور دانیا، عامر، حارث کو بھی۔

پورے یوکے کا چپا چپا چھان رہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جب کہ وہاں موجود آرمی کی سکیورٹی کو بھی آڑے ہاتھوں لیا ہوا تھا۔

پورے ملک میں موجود سی سی ٹیوی کیمراز چیک کروائے گئے۔
جوکہ عامر نے اپنے بندوں سے اس پورے ایک دن کے لیے پورے ہی انگلینڈ کے سی سی ٹی وی کیمراز فریز کروا دیے تھے۔

جب باس کو سی سی ٹیوی کیمراز کے فریز ہونے کا پتا چلا تو اس کا غصہ اور بھی بڑھ گیا کہ وہ لوگ تو پوری پلیننگ کے ساتھ بھاگے ہیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جب پورے لندن تو چھوڑو انگلینڈ میں بھی انکا پتا نہ چلا۔
تو اسنے اپنے آدمیوں کو کہا وہ یقیناً فرانس گیا ہوگا۔
اسے وہیں ڈھونڈو فرانس کا کونا کونا چھان مارو مجھے وہ چاروں چاہیے۔
کسی بھی حال میں انکو لاکر دو مگر زندہ لا کر دو۔
میں انھیں بتاؤنگا مجھ سے غداری کرنے کا انجام کیا ہوتا ہے۔
عامر کی ماں پر بھی نظر رکھنا وہ اپنی ماں کو ضرور ڈھونڈے گا۔

باس کے لوگ فرانس میں جگہ جگہ پھیلنے لگے۔

مِلک نے عامر کو اطلاع دی کہ سر آپ آج اور ابھی نکل جائیں۔

عامر نے کال ملائ اور آرڈر دیا کے جیٹ تیار کرو ہمیں ابھی نکلنا ہوگا۔

عامر سیدھا ان سب کے پاس آیا اور بولا ہمیں ابھی نکلنا ہوگا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ چاروں کھڑے ہوگئے۔

عامر نے کہا سب گنز لوڈ رکھنا ہو سکتا ہے ہمیں فائٹ کرنی پڑے۔

اسنے سب کو بولِٹ پروف جیکٹس دی اور کہا کپڑوں کے اندر پہننا۔

سب اپنے اپنے گیٹ اپ بدل لو۔

ہم بائیکس پر نکلینگے ہیلمٹ پہن کر۔

ٹھیک بائیس منٹ کے بعد وہ لوگ نکل گئے۔

وہاں سے آدھے گھنٹے کی ڈرائو پر آرمی بیس تھا۔

راستے میں جگہ جگہ لوگ چیکنگ کر رہے تھے۔

ایک بائک عامر چلا رہا تھا اور ایک شیراز دونوں نے فل اسپیڈ پکڑی ہوئ تھی جہاں چیکنگ ہو رہی تھی وہ وہاں سے بچتے بچاتے نکلتے تو کہیں سگنل توڑ کر بھاگتے بہت لوگوں نے انکا پیچھا بھی کیا۔

مگر انکی اسپیڈ بہت تیز تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

حارث نے کھلے عام دو چار ہوائ فائر بھی کیا تعکہ راستہ ملے۔

Support@classicurdumaterial.com

بہت مشکلوں سے وہ چاروں آرمی بیس تک پہنچے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جیٹ بلکل تیار تھا وہ لوگ بیٹھ کر نکل گئے۔

جب کہ آرمی میں موجود عامر کے بندوں نے انکی دونوں بائکس پوری کھول کر ہر پارٹ الگ کر دیے۔

تعکہ کوئ چاہ کر بھی بائکس ڈھونڈھ نا سکے۔

نیوزیلینڈ پہنچتے ہی عامر ان لوگوں کو لے کر ایک آئی لینڈ آگیا۔

وہاں دودن کا اسٹے کیا۔

اس دوران حارث اور عامر مل کر گیٹ اپ چینج کرنے کا ضروری سامان مارکٹ سے خرید کر لے آئے۔

جس دن سیمنار تھا اس سے ایک دن پہلے۔

عامر نے تینوں کو کہا۔

سب اپنا اپنا کام اچھی طرح انجام دینا ہمیں کہیں بھی کوئ بھی معمولی سی غلطی بھی نہیں کرنی ہے۔

دانیا تم جیسے ہی انکو ماروگی وہاں سے بنا رکے نکل جانا۔

میرا ایک بندہ اس فلور کی لفٹ روکے تمھارا انتظار کرے گا۔

تم فوری طور پر نیچے نکل جانا مگر کوشش کرنا لفٹ بیچ میں ہی روک کر لفٹ سے نکل جانا کیونکہ لفٹ کی چیکنگ سب سے پہلے ہوگی تم باقی سیڑھیوں کے زریعے نیچے آنا حارث تم دانیا کے بلکل ساتھ ساتھ رہنا۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شیراز تم ڈرائیو اچھی کرتے ہو میرا انتظار مت کرنا اگر ان دونوں کے کار تک پہنے تک میں نا آیا تو میرا انتظار نہیں کرنا وہاں سے نکل جانا۔

شیراز نے کہا نہیں یار ایسے کیسے ہم ساتھ جائینگے ساتھ ہی واپس آئینگے۔

عامر نے کہا میرے ایک کے چکر میں تم سب نہیں پھنسنا میں بھی آجاؤنگا۔

واپس یہاں ہی آنا۔

اس پورے کام کو یعنی گولی چلاتے ہی نیچے آکر بھاگنے کے لیے تم سب کے پاس صرف پندرہ منٹ ہونگے کیونکہ پندرہ منٹ بعد آس پاس کے علاقے میں ناکابندی ہوجائے گی۔

آج کی رات ہے آرام کر لو صبح فریش ملو تم سب مجھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/

یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا۔

Support@classicurdumaterial.com

حارث بھی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

رات گہری ہوئ تو دانیا نے شیراز کے شانے پر سر رکھ کر کہا۔

شیراز آپ بہت تھک گئے ہیں نا؟

آپ میری وجہ سے بہت مشکل میں آگئے ہیں نا؟

اچھی خاصی آپ کی زندگی تھی۔

میں نے کن چکروں میں آپ کو پھنسا دیا۔

کل تک جو صرف میرے دشمن تھے آج وہ آپ کے بھی خون کے پیاسے ہوگئے ہیں۔

شیراز نے اسکی ناک دبا کر کہا۔

مجھے تو مزہ آرہا ہے۔

ایکشن موویز شوق سے دیکھا کرتا تھا۔

مجھے نہیں پتا تھا میری اپنی زندگی میں بھی ایسے پل آئینگے جب میں بھی فل ایکشن کے ساتھ اپنی ہیروئن کو غنڈوں کے چنگل سے نکال کر لے جاؤنگا۔

مجھے تو بائک چلاتے ہوئے وہ میوزک یاد آتا ہے۔

دھوم مچالے والا۔۔

دانیا کھلکھلا کے ہنستے ہوئے بولی شیراز آپ پورے پاگل ہیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اسکی ناک دبا کر بولا سو تو ہوں بہت بڑا پاگل ہوں مگر اپنی رانی کے عشق میں۔۔

دنیا بھانپ گئ کے اب شیراز کا موڈ بہت تیزی سے بدل رہا ہے تو بھاگ جانے میں ہی عافیت سمجھ کر اٹھنے لگی۔

وہ اسے کھینچتا ہوا بولا آج نہیں چھوڑونگا جلدی سے بولو جو میں سننا چاہتا ہوں۔

دانیا نے بلکل انجان بن کر کہا کیا سننا ہے آپکو؟

وہ بھی ڈھٹائی سے بولا یہی کے تم میرے عشق میں گرفتار ہوچکی ہو۔

دانیا نے جمائی لیتے ہوئے کہا مجھے تو شدید نیند آرہی ہے اب مزید آنکھیں نہیں کھل رہی میری۔

یہ بولتے ہی وہ آنکھ بند کیے سونے کا ڈرامہ کرنے لگی۔

شیراز چیخا یہ تو چیٹنگ ہے دانی۔

وہ اسے پکارتا رہا بار بار اسکے چہرے کو چھوتا رہا۔

کبھی گدگدی کرتا رہا مگر دانیا بھی دانیا تھی۔

وہ اپنی ہنسی کو قابو کرتی سپاٹ چہرہ بنائے آنکھیں موندے ڈرامے کرتے کرتے حقیقت میں نیند کی وادیوں میں چلی گئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

شیراز اسے بہت دیر پیار بھری نگاہوں سے دیکھتا رہا

Support@classicurdumaterial.com

اسکے بال سہلاتا رہا اور پھر خود بھی سوگیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

صبح دانیا نے تیار ہوکر شیراز سے پوچھا کیسی لگ رہی ہوں۔

شیراز نے اسے غور سے دیکھا۔

وہ بالوں کا گولڈن وِگ لگائے۔

چہرے کو بہت زیادہ ڈارک براؤن کیے

شارپ سا میک اپ کیے ہوئے سچ میں افریکن لگ رہی تھی مگر کپڑے بلکل ایسے پہنے تھے

جیسے میٹنگ اٹینڈ کرنے جارہی ہو کوٹ پینٹ پہنے ہاتھ اور پیر بھی چہرے کے رنگ جیسا

کیے ہاتھ میں بریف کیس پکڑے۔

شیراز اسکو دیکھ کر بولا اس روپ میں بھی حسین ہی لگ رہی ہو۔

دانیا نے اسکے سینے پر پنچ مار کر کہا کوئی موقع رومینس کا آپ جانے نہیں دیتے۔

شیراز ابھی اسے مزید چھیڑ ہی رہا تھا جب حارث اندر آگیا وہ فل انگریزوں والے حلیے میں تھا ڈل

گولڈن بال بنائے۔

https://www.classicurdumaterial.com/

فرینچ شیو کے ساتھ وہ بھی بہت ہنڈسم لگ رہا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

شیراز نے بولا بھائی آج تو تم بہت پپو لگ رہے ہو۔

https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/

آج دو تین حسینائیں تو ضرور اپنا دل تمھیں دے ہی دینگی۔

وہ لوگ شیراز کی چھڑ چھاڑ انجوائے ہی کر رہے تھے کہ عامر نے اندر آکر کہا۔

اپنی اپنی گنز گاڑی میں ہی چھوڑ دینا اندر جاتے ہی لفٹ کے باہر میرا بندہ تمھیں گن دے دیگا۔

گیٹ پر بہت چیکنگ ہے تو گن غلطی سے بھی اندر لے کر نہیں جانا۔

وہ تینوں عامر کو دیکھ کر ہنسی دبائے کھڑے تھے

عامر نے حیرت سے پوچھا کیا ہوا

شیراز بولا ہوا تو کچھ بھی نہیں بس کلین شیو کے ساتھ تم چھلے ہوئے مرغے لگ رہے ہو۔

حارث بولا وہ بھی بوائلڈ مرغے وہ سارے ہی ایک ساتھ ہنس دیے۔

گاڑی میں بیٹھ کر دانیا نے سفر کی دعا پڑھی اور سب پر دم کیا۔

شیراز نے کہا تم دم درود بھی کرتی ہو؟

چلو اچھا ہے یہاں سے نکل کر ہم تمھارے نام کا ایک آستانہ کھول دینگے محبوب آپ کے قدموں میں والا۔

عامر نے ہنسی دبا کر کہا۔

اچھا اب سب سیریس ہوجاؤ سب کو پتا ہے نا کس نے کیا کرنا ہے۔

اگر کوئ بھی پھنس جاتا ہے تو وہ صرف اپنے ہاتھ پر بندھی گھڑی ایک بار بجادے گا۔

دو بار بجانے کا مطلب ہے سب صحیح ہے۔

اور تین بار بجانے کا مطلب ہے ہم گاڑی تک پہنچ گئے۔

سب سمجھا کر عامر نے شیراز کو کہا گاڑی چلاؤ۔

مطلوبہ پتے سے کچھ دور پر عامر نے گاڑی رکوائ اور کہا

میرے پہنچنے کے بعد جب میں بیپ دوں حارث اور دانیا تم۔دونوں اندر آجانا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شیراز تم دانیا کے دو بیپ کے بعد گاڑی نکال کر گیٹ کے پاس لے آنا۔

آل دا بیسٹ۔

یہ بول کر عامر ہوٹل کی جانب بڑھ گیا۔

دس منٹ کے بعد عامر کی بیپ پر دانیا اور حارث بھی نکل پڑے۔

شیراز نے دانیا کا ہاتھ پکڑ کر کہا کوئ مسئلہ ہو بس ایک بیپ دینا میں تمھارے پاس ہونگا۔

وہ سر ہلاتی گاڑی سے اتر گئ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

چیکنگ کے بعد حارث اور دانیا اندر پہنچ گئے عامر نے اشارے سے انھیں اوپر جانے کا کہا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ دونوں اوپر آگئے۔

سیکنڈ فلور پر لفٹ رکی اور ایک بندہ اندر آگیا۔

جب لفٹ لوگوں سے بھرتی گئ۔

وہ بندہ دانیا سے چپک کر کھڑا ہوگیا۔

دانیا کو محسوس ہوا اسنے دانیا کی پوکیٹ میں کچھ رکھا ہے اسنے دانیا کے کان میں کہا لوڈڈ ہے۔

وہ پوکیٹ میں ڈالتے ہی بندہ لگلے فلور پر اتر گیا۔

دانیا نے ہاتھ پوکٹ میں ڈالا تو گن کو محسوس کرتی 29 فلور کا انتظار کرنے لگی۔

جیسے ہی لفٹ 29 فلور پر پہنچی دانیا اور حارث باہر آگئے۔

دانیا نے میپ کے مطابق سیدھے ہاتھ کے دوسرے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر چلی آئ۔

وہاں چھ لوگ بیٹھے تھے الان بلکل سامنے تھا جب کے ڈینس تھوڑی دور ونڈو کے قریب بیٹھا تھا دانیا نے الان کے برابر میں صوفے پر بیٹھتے ہوئے صوفے پر موجود کشن اٹھایا مگر بیٹھنے کے بجائے۔

علان کے پیٹ پر کشن دباتی فائر کرنے لگی جس سے فائر کی آواز دب گئ۔

مگر کمرے میں موجود لوگوں میں بھگدڑ مچ گئ وہ کمرے سے باہر بھاگنے لگے۔

دانیا نے ڈینس کو بھاگتا دیکھا تو اسکے سینے پر گولی مارتی اسے 29 فلور کی ونڈو سے باہر پھینکتی ہوی بولی انجوائے دا فری ڈائیونگ ہنی۔

وہ اسے نیچے دھکا دیتی کمرے سے نکلتے ہوے۔

الان کے تڑپتے جسم کو دیکھ کر آخری فائر اسکے سر پر مارتی کمرے سے نکل گئ۔

یہ سب اسنے پانچ منٹ سے بھی کم میں کیا۔

اور تیزی سے بھاگتے لوگوں کے بیچ سے نکل کر وہ دونوں لفٹ کی جانب بڑھ گئے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

لفٹ کے باہر کھڑے گارڈ نے دانیا کو اشارے سے کہا گن دیں اور جائیں لفٹ میں نے روکی ہوئ ہے۔

حارث نے 19 فلور پر لفٹ روک کر دانیا کو اشارہ کیا دونوں باہر آگئے۔

جب کے لفٹ نیچے جاتے ہی فریز کردی گئ۔

جو لوگ لفٹ میں موجود تھے ان کی چیکنگ شروع ہوگئ۔

دانیا اور حارث بھاگ کر سیڑھیاں اترنے لگے۔

حارث نے شیراز کو بیپ دے دی۔

شیراز گاڑی گیٹ کی جانب لے آیا

آخری فلور پر ان دونوں کی بھی چیکنگ ہوئ ان کے پاس سے کوئ گن نہیں نکلی ان کو کلئیر کر دیا۔

حارث نے عامر کو دیکھ کر سر ہلا دیا۔

دانیا اور حارث سیدھا نکل کر گاڑی میں بیٹھ گئے۔

عامر بھی انکے پیچھے آکر گاڑی میں بیٹھا اور شیراز گاڑی دوڑاتا ہوا وہاں سے نکال لایا۔

وہاں سے بہت دور آکر سب نے سکھ کا سانس لیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شیراز زور سے چیختا ہوا بولا جنگ کی پہلی جیت سب کو مبارک ہو۔

دانیا نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے آنکھوں میں آئے آنسو پوچھے۔

شیراز نے اسے ایموشنل ہوتے دیکھا تو اسکا ہاتھ دبا کر اشارے سے اسے مسکرانے کا کہا اور خود ہاتھ بڑھا کر

شیراز نے فل والیم میں میوزک آن کر دیا۔

وہ چاروں بھاگ کر میں چھپ گئے جو کے نیوزیلینڈ سے 3 گھنٹوں کی سمندری مسافت طے کرنے کے بعد آتا ہے۔

یہ ایک چھوٹا سا آزاد آئی لینڈ ہے جو کہ نا ہی نیوزیلینڈ کے انڈر آتا ہے نا ہی انگلینڈ کی حکومت وہاں چلتی ہے۔

ہاں پہلے یہ انگلینڈ کے حصے میں شامل ہوا کرتا تھا مگر بعد میں یہ حصہ انگلینڈ سے الگ ہوگیا تھا۔

مگر آج بھی دنیا کے نقشے میں اسکو انگلینڈ کا حصہ مانا جاتا ہے۔

یہ لوگ وہاں سکون سے چھُپ کر رہنے لگے وہاں عامر کے لوگوں نے ایک چھوٹا سا گھر بھی پہلے سے لے رکھا تھا جہاں اب یہ لوگ باس سے چھپ کر رہنے لگے تھے۔ ضرورت کے علاوہ ان میں سے کوئی باہر نہیں جاتا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جبکہ دوسری جانب باس کو یقین تھا کہ آلان اورڈینس کو مارنے والا کوئ اور نہیں دانیا ہی ہے۔

ڈینس کو اتنی اونچائ سے گولی مار دینے کے باوجود پھینکنے کے پیچھے دانیا کا ہی انتقام نظر آتا تھا۔

بعد میں مرڈر کی انویسٹیگیشن کے دوران دانیا کے فنگر پرنٹس بھی نکل آئے تو باس کا شک یکین میں بدل گیا کہ ان دونوں کے مرڈر کے پیچھے دانیا کا ہاتھ ہے اور اسکی مدد کرنے والا اور دانیا کو نکال کے یہاں تک لے کر آنے والا کوئ اور نہیں عامر ہی ہے۔

باس نے اپنے آدمیوں کو وارن کر دیا اگر یہ لوگ نہ ملے تو وہ کسی کو نہیں چھوڑے گا۔

اور علان کردیا کہ جس نے ڈھونڈ کر باس کو ان کی انفورمیشن دے دی تو سے منہ مانگی رقم دی جائے گی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

چاروں طرف نیوزیلینڈ میں باس کے لوگ پھیل گئے ہر ایک جگہ ہر ایک کونے کی تلاشی کے باوجود ان چاروں میں سے کوئ بھی نہ مل سکا۔

ان چاروں کو □□□□□□میں رہتے ڈیڑھ مہینہ ہوگیا تھا۔

عامر نے شیراز اور حارث کو اس دوران بہت ٹرین کر دیا تھا۔ڈیڑھ مہینہ گزر جانے کے بعد باس کے لوگ زیادہ ترنیوزیلینڈ سے مؤو کر گئے تھے۔

کچھ اب بھی وہاں موجود تھے مگر جس طرح سے پہلے لوگ گھر گھر تلاشی لے رہے تھے وہ سلسلہ اب رُک گیا تھا۔

ان لوگوں کو یہ یقین ہوگیا تھا یہ چاروں اب کہیں اور ہیں۔ نیوزیلینڈ میں موجود نہیں ہیں۔

عامر نے ان تینوں سے کہا اب ہم نے باس کو ٹارگیٹ کرنا ہے۔

مگر اس سے پہلے ہمیں باس کو کمزور کرنا بہت ضروری ہے۔

باس کے تین رائٹ ہینڈ ہوا کرتے ہیں ایک میں تھا جبکہ میرے علاوہ بھی دو لوگ اور ہیں جو باس کا رائیٹ ہینڈ ہیں باس اپنا ہر ایک کام ان کی مدد سے کرتا ہے۔

میں جانتا ہوں ہمیں ڈھونڈنے کا بھی اہم کام ان دونوں کے حصہ میں ہوگا اور انکے کام کا طریقہ میں جانتا ہوں وہ بات کی کھال نکال لیتے ہیں اب تک ان کو پتا چل گیا ہوگا کہ وہ مرڈر کرنے والے ہم ہیں۔ اور ہم اگلا اقدام کیا اٹھائینگے وہ اس بات کی کھوج میں ہونگے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

کیونکہ یہ وہ بھی اب تک سمجھ چکے ہونگے کہ ہم اگر آزاد ہونے کے لیے بھاگے ہوتے تو یہ مرڈر اور یہ سب نہ کرتے۔

وہ اب تک سمجھ چکے ہونگے ہم کسی بڑی پلیننگ پر کام کرنے نکلے ہیں۔

تو ہمارا اب ان کو کمزور کرنا بہت ضروری ہوگیا ہے۔

اور اگر ہم باس کے اُن دو رائٹ ہینڈ (جوئے اور اسمِتھ) کو مار دیتے ہیں تو باس کا بہت بڑا لاس ہوجائے گا اور پھر اسکے فوراً بعد ہم ایک ساتھ ہر جگہ بلاسٹ کر کے باس کو اور بھی بُری طرح توڑ دینگے اور پھر باس پر اٹیک کرینگے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

میرے آدمیوں کے مطابق آج سے ٹھیک 12 دن بعد نیوزیلینڈ میں ایک کوئ بڑا کرائم ہونے جا رہا ہے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ کرائم کونسا ہے یہ میں بھی ابھی نہیں جانتا مگر کوئ بہت بڑا کرائم ضرور ہوگا اور اس کو مکمل کروانے کے لیے اسمتھ وہاں آئے گا یہ کام اسکو دیا ہوا ہے۔

ہم اس موقع کا فائدہ اٹھائینگے اور اسے مار دینگے اسکو مارنے کا پلین میں بعد میں سمجھاؤنگا ابھی ہم نے اپنی ہر کمزوری دور کرنی ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ ہم سب ہر طرح سے اپنی تیاری کر چکے ہیں، ہم ہر چیز کہ لیے تیار ہیں، ہم ہر چیز کے لیے ٹرینڈ ہیں مگر ایک کمزوری اب بھی شیراز تم میں موجود ہے۔

وہ ہے سوئمینگ کی تو اب سے ہم اس پر کام کرینگے۔

وہ لوگ سوئمینگ کوسٹیوم پہن کر سمندر میں اتر چکے تھے شیراز تھوڑا گھبرا رہا تھا مگر عامر اور دانیا نے مل کر اسکے اندر سے پانی میں ڈوب جانے کا ہر ڈر اور خوف نکال کر پھینک دیا تھا۔

وہ دن رات اسکے ساتھ محنت کرتے رہے اور نتیجتاً شیراز صرف 8 دن میں بہترین سوئمنگ سیکھ چکا تھا۔

اب وہ چاروں ہی ہر لحاظ سے فل ٹرینڈ ہوچکے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

عامر میپ لیے ان تینوں کے سامنے تھا۔

یہ ہے نیوزیلینڈ کا شہر □□□□□□□□□□یہاں ایک بہت بڑا کرائم ہونے والا۔

اسمتھ □□□□□□□□□□□□□□□میں آکر ٹھیرے گا اور وہاں سے کچھ ہی قدم کی دوری پر موجود ہے □□□□□□□□□□□□نامی ہسپتال جہاں کرائم کیا جائے گا یہ ایک بہت بڑا ہسپتال ہے وہاں

اگر اٹیک ہوگا تو بے حد معصوم لوگوں کی جانیں جائینگی آس پاس اسکول اور ہر مزہب کے دینی مدارِس موجود ہیں بہت جانی نقصان ہوگا تو ہم نے نا صرف اٹیک کو روکنا ہے بلکہ اسمتھ کو بھی مارنا ہے۔

ہم بدھ کی شام کو یہاں سے نکل جائینگے اور جمعرات کی رات تک ہم

□□□□□□□□□□شہر میں موجود ہونگے۔

وہ یہ کام جمعہ کی شام 5 بجے کرے گا تو ہم اسکا کام اس سے پہلے ہی تمام کر دینگے۔

میرا بندہ اس بلڈنگ جہاں وہ رکے گا وہیں ایک اپارٹمنٹ لیے جعلی نام سے رینٹ پر لے کر رُکا ہوا ہے۔

وہاں ٹھیک تین بجے اس پورے اپارٹمنٹ میں ڈرائے کلین والا آتا ہے۔

تو میں اور شیراز پہلے وہاں اپنا جعلی تیارشدہ وزٹنگ کارڈ دِکھا کر اپنے دوست سے ملنے جائینگے۔

اندر جاتے ہی ڈرائے کلینر کے لباس پہن کر اسمتھ کے اپارٹمنٹ میں داخل ہوجائینگے۔۔

دانیا تم اور حارث باہر کوَر کرنا میں اور شیراز اندر جائینگے اسے مارنے جبکہ تم دونوں باہر اسکے گارڈز کو سمبھالنا ویسے تو ہم کسی کو خبر بھی نہیں ہونے دینگے۔

ہماری یہی کوشش ہوگی کے کسی کو علم نہ ہو مگر اگر کچھ پھر بھی ہوتا ہے تو تم لوگ باہر کے معاملات سمبھال لینا۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اُسے مارتے ہی میں تمھیں بیپ دونگا تم لوگ گاڑی ریڈی رکھنا ہم نکلتے ہی بھاگینگے اور ہمارا اگلا ٹھِکانہ کہیں اور ہوگا یہاں نہیں۔

سب کو پلین سے آگاہ کر کے عامر نے ان تینوں کی جانب دیکھ کر سوال کیا کوئ کنفیوژن تو نہیں ہے۔

دانیا نے کہا ایک سوال پوچھ سکتی ہوں؟

عامر نے کہا ہاں پوچھو۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا نے کہا۔۔

وہ لوگ ہسپتال میں حملہ کیوں کرنا چاہتے ہیں؟

اور اگر حملہ کرنے کا دن انکا طے ہے تو ہم اسمتھ کو مارنے کا دن وہی کیوں چُن رہے ہیں؟

اس سے ایک دن پہلے بھی تو مار سکتے ہیں ہم۔

عامر نے کہا باس اور □□□□□□□□□□ کے بیچ لڑائ ہو چکی ہے۔

پچھلے دنوں جو باس نے ہمارے چکروں میں نیوزیلینڈ میں چھان بین اپنے حساب والی چلا رکھی تھی تو اس بات پر □□□□□□ نے اسکے لوگوں کے خلاف سخت کاروائ کی تھی

وہ ایک نڈر عورت ہے جو بنا ڈرے اس سے بھڑ چکی ہے اور یہ تم اچھے سے جانتی ہو باس کے اگینسٹ ایک انگلی بھی اٹھ جائے تو وہ دشمنی پر اتر آتا ہے اسکا اصل مقصد ملک میں انتشار پھیلانا ہے۔

اور رہی بات ہم کرائیم والے دن تک کا انتظار کیوں کر رہے ہیں۔

تو اسمتھ وہاں پہنچے گا ہی جمعہ کی صبح۔

تبھی اسی دن کا وقت ہم نے چنُا۔

عامر نے دانیا سے پوچھا کیا کوئ اور سوال ہے۔

دانیا نے انکار میں سر ہلا دیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ لوگ پلین کے مطابق بدھ کی شام وہاں سے نکل گئے تھے۔

اور ٹھیک جمعرات کی رات وہ چاروں □□□□□□□□□شہر میں موجود تھے۔

ایک چھوٹے سے ہوٹل میں ان لوگوں نے قیام کیا۔

اور صبح ہوتے ہی وہ لوگ اس علاقے میں موجود تھے جہاں وہ اپارٹمنٹ تھا۔

تین بجنے میں ابھی خاصہ وقت باقی تھا۔ وہ لوگ مسجد کے قریب گاڑی روکے پارکنگ میں موجود تھے۔

یہ چاروں اپنا گیٹ اپ تبدیل کر کے آئے ہوے تھے۔

جمعہ کی آزان کی آواز آئ تو شیراز نے عامر کو دیکھ کر کہا کیوں نہ ہم جمعہ کی نماز ادا کر لیں اسکے بعد اپارٹمنٹ میں جائیں۔

اس مسجد سے اسکے اپارٹمنٹ کا راستہ پیدل کا تھا۔

عامر نے سر ہاں میں ہلا کر کہا چلو نماز ہی پڑھ لیتے ہیں۔

عامر نے دانیا کو دیکھ کر کہا دانیا تم یہیں بیٹھو ہم آتے ہیں۔

گاڑی سے نہیں نکلنا۔

شیراز نے اپنی گن نکال کر گاڑی میں رکھی عامر نے کہا یہ کیا کر رہے ہو؟

شیراز مسکرا کر کہنے لگا۔

یار اللہ کے گھر ہتھیار کی کیا ضرورت اللہ ہے نا ہماری حفاظت کے لیے اگر موت تقدیر میں لکھی ہوگی تو کون ٹال سکتا ہے مگر نماز کے دوران یہ لے کر جانا مجھے اچھا نہیں لگ رہا اسکی بات سنتے ہی حارث نے بھی اپنی جیب سے گن نکال کر رکھ دی۔

عامر نے بھی شرمندہ چہرہ بنائے اپنی گن رکھی اور تینوں مسجد کی جانب بڑھ گئے۔

شیراز نے جاتے ہوئے دانیا کو پلٹ کردیکھا اور اشاروں میں آنکھ مار کر فلائینگ کِس کرتے ہوے اسے دیکھنے لگا۔

دانیا کے چہرے پر گھبراہٹ کے ساتھ سجی شرمیلی مسکان کو دیکھتا ہوا مسکراتا مسجد کی جانب بڑھ گیا۔

مسجد کے اندر جمات کھڑی ہوئ تو دانیا نے گھڑی میں وقت دیکھا اور خود سے کہا کہ ان کے نماز پڑھتے ہی ہم کام کرنے چلے جائینگے اور اسکے بعد تو بھاگنا ہی بھاگنا ہے، سفر ہی سفر ہے کیوں نہ میں بھی نماز ادا کرلوں اسنے آس پاس دیکھا۔

مگر عامر کی بات یادآئ کے گاڑی سے نہیں نکلنا تو اسنے پیچھے والی سیٹ پر ہی بیٹھے بیٹھے نماز کی نیت باندھ لی۔

ابھی وہ سجدے میں ہی گئ تھی جب اچانک گولیوں کی آوازیں آنے لگی۔

دانیا سجدے میں ہی ان تینوں کی سلامتی کی دعا مانگتی جلدی جلدی اپنی نماز مکمل کرنے لگی۔

جبکہ دوسری جانب عامر اور حارث نماز ادا کر چکے تھے۔

شیراز گھڑی میں وقت دیکھتا ہوا سُنت نماز کی نیت کرتا کھڑا ہوچکاتھا۔

جب اچانک فائر کی آواز آئ عامر کو لگا یہ دانیا ہے وہ بے تہاشہ تیزی سے بھاگتا ہوا جیسے ہی مسجد کے کمرے کے دروازے کی جانب بڑھا ہی تھا کہ کوئ دندناتا ہوا مسجد میں فائر کرتا ہوا اندر گھُس رہا تھا۔ اسکے ہاتھ میں جدید قسم کا اسلحہ تھا۔

وہ جس طرح فائر کر رہا تھا۔ عامر نے دیوار کی آڑھ میں ہو کر ایک نظر سامنے والے کمرے میں جاتے ہوئے اس آدمی کو دیکھا جو کہ فائر کیے جارہا تھا۔

جب کہ پلٹ کر ایک نظر اندر دیکھا جہاں بھگدڑ مچی ہوئ تھی اسنے حارث کو پیچھے کی جانب سے بھاگنے کا اشارہ کیا اور خود بھی اسکے پیچھے قدم بڑھائے ہی تھے کہ اسے شیراز کا خیال آیا اس نے ایک نظر شیراز پر ڈالی جو ابھی سجدے میں جھُکا ہوا تھا۔

اتنے میں وہ آدمی اندر آچکا تھا اور اندھا دھن نمازیوں پر فائر کر رہا تھا۔

عامر نے شیراز کو سجدے کی حالت میں دیکھا تو دوڑ کر اسکے اُپر لیٹ گیا۔

اس آدمی نے عامر پر تین گولیاں چلائیں جوکہ ایک اسکے بیک شولڈر ایک پیٹھ پر اور ایک آرمز میں لگی۔

وہ فائر کرتا ہوا دوسری جانب بڑھ گیا۔

پھر ایک بار واپس آیا اور پھر فائر کرتا نکل گیا۔

شیراز نے عامر کو اپنے سینے سے لگا کے دُھائ دی یہ کیا کیا میرے بھائ تُونے کیوں کیا؟

عامر نہیں۔۔یار نہیں یار

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کیوں کیا ایسا؟؟؟؟؟ بولو یہ کیا کیا تُونے ؟

کیوں کیا ایسا وہ چیختا ہوا اسے اپنی گود میں لیٹائے دھاڑیں مار کر روتا ہوا بولا عامر میرے یار نہیں جانا حمت پکڑ میں تجھے کچھ نہیں ہونے دونگا۔

مسلسل عامر کے جسم سے خون نکل کر بہہ رہا تھا۔

عامر نے شیراز کا ہاتھ تھام کر کہا وعدہ کرو دانیا کو ہمیشہ خوش رکھوگے۔

وعدہ کرو مجھ سے اسکی آنکھ میں کبھی آنسو نہیں آنے دوگے وعدہ کرو مجھ سے اسکی سانس اٹکنے لگی۔

شیراز چیخا نہیں عامر نہیں میرے بھائ تُو یوں نہ جانا۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/

اتنے میں حارث اندر آیا سر یہ کیا ہوا۔۔

Support@classicurdumaterial.com

وہ شیراز پر چیخا اٹھاؤ چلو ہمیں ہسپتال چلنا چاہیے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عامر پھر اٹک اٹک کر بولنے لگا

وعدہ کرو شیراز مجھ سے تم دانیا اور مجھے انصاف دلواؤگے۔

اس دنیا کو گندگی سے پاک کردوگے۔

میرا خواب پورا کروگے۔

وعدہ۔۔۔ بولتے بولتے اسکو چکر آنے لگے۔

اسکا خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔

شیراز کے سارے کپڑے اسکے خون سے تر ہو رہے تھے۔

وہ اسے آنکھیں بند کرتا دیکھتے ہی چیخا عامر میرے یار آنکھیں کھول میں تجھے کچھ نہیں ہونے دؤں گا۔

وہ بولتے ہوئے اسے اپنی گود میں اٹھائے ابھی نکل ہی رہا تھا حارث بھی اسکے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

اتنے میں مسجد سے دانیا بھاگتی ہوئ اندر آئ شیراز کو خون میں لت پت اور گود میں عامر کو دیکھتے ہی واپس بھاگتی ہوی گاڑی میں بیٹھی گاڑی اسٹارٹ کرتی مسجد کے گیٹ پر لائ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

عامر کو اندر ڈالتے ہوے وہ چیخا دانی ہسپتال۔۔

Support@classicurdumaterial.com

وہ اسکا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی گاڑی دوڑا چکی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

قریب والا جو ہسپتال ہے وہیں پر باس حملہ کروائے گا اسے ہم وہاں نہیں لے کر جاسکتے۔

دانیا گاڑی چلانے کے ساتھ بول رہی تھی۔

مگر آگے روڈ پر ٹریفک جام تھا۔

اس حادثے کی خبر پورے ملک میں پھیل چکی تھی ایک افراتفری کا عالم تھا آگے روڈ پر اس حادثے کی وجہ سے ایمبولینسس اور گاڑیاں بھری پڑی تھیں۔
حارث چیخا سر کی سانس اکھڑ رہی ہے انہیں اوکسیجن کی ضرورت ہے یہ سانس نہیں لے پا رہے۔

دنیا نے کہا شیز آپ ایمبولینس روکیں عامر کو ایمبولینس میں شفٹ کریں میں راستے میں اسکی گولیاں نکالنے کی کوشش کرتی ہوں۔۔
شیراز نے ایمبولینس روکی عامر کو اندر ڈالا اسے اوکسیجن لگائی۔
دانیا اپنے بیگ سے چھری نکالے اسکے جسم سے بلٹ نکالنے لگی حارث اسکے ساتھ بیٹھا رہا جبکہ شیراز نے راستے سے ایک آدمی کو ایمرجینسی کا بول کر اسکی بائیک لی صورتِ حال ایسی تھی کہ لوگ خود ایک دوسرے کی مدد کر رہے تھے بائک کا مالِک اپنی بائک شیراز کو دیتا خود بھی ایمبولینس میں بیٹھ گیا۔۔
شیراز ایمبولینس کے لیے راستہ بنواتا آگے آگے بائک دوڑاتا رہا لوگوں کو سامنے سے ہٹاتا رہا۔

وہ لوگ جیسے ہی ہسپتال پہنچے شراز نے عامر اٹریچر پر ڈالا اور بھاگتا ہوا چیختا رہا
ڈاکٹرز پلیز سیو ہِم پلیز۔۔

ڈاکٹرز نے عامر کو گھیر لیا اور ان لوگوں کو کمرے سے نکال دیا۔

دانیا نہ کیونکہ اسکے جسم میں موجود تمام بولیٹس نکال دی تھی تو یہ اسکے لیے بہت بہترثابت ہوئ

ڈاکٹر نے کہا اسکو کچھ دیر وینٹلیٹر پر ڈال کر اسکے دل کو آرام دینگے کہ وہ خود سے محنت نہ کرے سانس لینے میں۔

اسکا جسم کمزور ہو رہا ہے۔

خون کافی بہہ چکا ہے تو اسکو ہم خون بھی ساتھ چڑھائیں گے۔

خون کا انتظام کروا کر جب عامر کو وینٹیلیٹر پر شفٹ کیا گیا اور ساتھ خون چڑھنا شروع ہوا تو شیراز نے اپنی کلائ پر بندھی گھڑی کی جانب دیکھا --4 بجنے والے تھے۔

شیراز نے ملِک کو کال ملا کر اس سے اسمتھ کی لوکیشن پوچھی تو وہ اب بھی اسی اپارٹمنٹ میں موجود تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے حارث کو دیکھ کر کہا حارث تم یہاں رُکنا میں جا رہا ہوں اپنا مشن مکمل کرنے۔

حارث نے کہا مگر یار---

شیراز نے اس کی بات کاٹ کر کہا بہت معصوموں کی جان خطرے میں ہے اور ساتھ وہ امستھ بھی پھر پتا نہیں کب ہمارے ہاتھ لگے گا۔

اسکی وجہ سے میرے یار کی یہ حالت ہے میں اسکو اب تو بلکل بھی نہیں چھوڑوں گا۔

وہ اٹھ کر جانے ہی لگا تھا کہ دانیا نے اسے آواز دے کر کہا میں بھی ساتھ چلوں گی۔

شیراز نے کہا نہیں دانی تم رہنے دو وہاں خطرہ بڑھ گیا ہوگا۔

میں کام ختم کر کے آجاؤں گا تم یہیں رکو۔

دانیا نہ کہا یہ جنگ ہم سب کی ہے اور ہم سب ہی اس جنگ کا حصہ ہیں تو خطرہ ہے تو سب کے لیے ہے۔

اور اس خطرے سے نپٹنا بھی ہم سب نے ساتھ ہی ہے تو پھر مجھے بھی آپ نہ روکیں میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گی۔

شیراز نے مسکرا کر کہا اچھا چلو۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

واپس پلٹ کر شیراز نے حارث کو دیکھا اور کہا کوئی بھی ضرورت پڑے سمبھال لینا، اگر بھاگنا پڑے کسی کی پروا کیے بنا عامر کو نکال کر لے جانا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

حارث نے اپنی شرٹ اتار کر شیراز کو دی اور کہا تمھارے کپڑوں میں خون کا نشان ہے مسئلہ ہوسکتا ہے تم یہ پہن لو۔۔

شیراز نے اپنی شرٹ اتار کر حارث کو دی اور خود حارث کی شرٹ پہننے لگا۔

"دانیا نے جب گاڑی سے نکال کر ایمبولینس میں عامر کو ڈال رہے تھے تب ہی گاڑی میں موجود تمام ہی گنز اپنے بیگ میں ڈال لی تھیں"

اپنا بیگ کھول کر دانیا نے اس میں سے دو گنز نکال کر چھپاتے ہوئے حارث کو تھمائیں وہ دونوں جانے کے لیے پلٹے ہی تھے کہ حارث شیراز کے گلے لگ گیا اور بولا یار اپنا خیال رکھنا تجھے کچھ ہوگیا تو میں تنہا نہیں لڑ سکوں گا۔

شیراز نے اسے گلے لگائے لگائے اس کا سر سہلاتے ہوئے اسکی پیٹھ ٹھوکتے ہوئے کہا میں واپس کام ختم کر کے اپنے یاروں کے پاس ہی آوں گا۔

پورے ہسپتال میں مٹھائی بانٹوں گا کہ میرا یار مجھے واپس مل گیا۔

پریشان نہیں ہو میں اندر لیٹے اپنے یار کو بھی ایسے نہیں جانے دوں گا۔

حارث کو پیار کرتا ہوا بولا بس میں ابھی آیا کام نپٹا کر

یہ کہتے ہوئے شیراز اور دانیا دونوں ہسپتال سے نکال آئے

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا اور شیراز اپارٹمنٹ کے باہر کھڑے تھے اب تک بہت پولیس وغیرہ اس علاقے میں آچکی تھیں۔

وہیں پاس میں جو ہسپتال تھا زیادہ تر زخمیوں کو وہیں پہنچایا گیا تھا علاج کے لیے
ہسپتال میں ایمرجینسی نافز کردی گئ تھی۔

اب تک تو مریضوں اور ان کے اہلِ خانہ کی تعداد ہسپتال میں بہت زیادہ ہوچکی تھی اب کہ جو اٹیک ہوگا وہ بہت زیادہ نقصان کا بائس بنے گا۔

شیراز نے وزٹنگ کارڈ دکھا کر اسی طرح اندر کا رخ کیا دانیا اسکے ساتھ ساتھ تھی۔

وہ لوگ عامر کے آدمی کہ گھر گئے وہاں سے کپڑے بدل کر اسمتھ کے اپارٹمنٹ سے کچھ دور جاکر چھپ کر دیکھنے لگے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اسمتھ کے دروازے پر گارڈز موجود تھے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

شیراز نے کہا دانیا ہم اندر تو بہانا بنا کر چلے جائینگے مگر یہ گنز تو لے کر جانا ناممکن ہوگا۔

دانیا نے مسکرا کر کہا ہم اسکے اپارٹمنٹ نہیں جائینگے اسکے برابر والے اپارٹمنٹ جائینگے۔

شیراز نے حیرت سے پوچھا وہاں جاکر کیا کرینگے بھلا۔
وہ مسکرا کر بولی موؤی دیکھیں گے چائے پینگے اور کیا۔

شیراز اسے حیرت سے دیکھتے ہوے اسکی پیشانی کو ہاتھ لگا کر چھو کر بولا تبیعت تو ٹھیک ہے نا تمھاری؟

دانیا اسکے سینے پر ایک پنچ مارتی بولی۔۔

فولو می۔

یہ بولتی ہوئ کپڑوں کی ٹرالی لیے چلنے لگی شیراز اسکے پیچھے چل پڑا۔

وہ شیراز کے ساتھ اسمتھ کے برابر والے اپارٹمنٹ میں جاکر دروازہ بجانے لگی گارڈز نے پلٹ کر دونوں کو دیکھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اپارٹمنٹ کے اندر سے آواز آئ۔

ہو از دِس؟

دانیا نے پر اعتماد انداز میں جواب دیا۔۔

ڈرائے کلینر

دروازہ کھُلا ایک خاتون باہر آئ اور پوچھا۔۔

آر یو نیو؟

دانیا نے سر ہلا کے بولا

یس وی آر نیو۔

وہ خاتون سر ہلاتی دروازہ کھول کر دونوں کو اندر بلاتی خود کپڑے لینے چلی گئ۔

دانیا نے شیراز کو کہا گھر میں دیکھو کون ہے مارنا نہیں بس باندھ دو۔

اور خود عورت کے پیچھے چل پڑی۔

عورت نے پلٹ کر حیرت سے دانیا کو دیکھ کر کہا میں لا تو رہی تھی کپڑے۔

یہ بول کر اسنے دانیا کی ٹرولی میں کپڑے ڈالنے شروع کردیے۔

دانیا نے اس میں سے ایک کمیز نکالی اور عورت کو اس سے باندھ دیا پہلے اسکے منہ میں کپڑا ٹھونسا پھر پورا جسم باندھ کر اسے زمین میں لیٹادیا۔

خود باہر آئ تو شیراز تین بچوں کو باندھ چکا تھا وہ شیراز کے کندھے ٹھوک کر بولی شاباش۔

شیراز تپ کر بولا

باولی ہو تم ہم انکو پکڑنے نہیں آئے تھے ہم کسی اور کام سے آئے تھے۔

دانیا اسکی باتیں سنتی اگنور کرتی گھر کا جائزہ لینے لگی۔

اسے ایک ٹیرس نظر آیا اسکی جانب بڑھ گئ۔

وہاں سے گِرل پر چڑھ کر کھڑی ہوگئ جب شیراز نے اسے گرل پر چڑھتے دیکھا تو بولا تمھاری تبیعت سچ میں خراب ہے آج بھلا اتنی محنت کر کے کون خود کشی کرتا ہے؟

دنیا مسکراتی ہوئ اسکی باتوں کو اگنور کرتی پائپ کی جانب بڑھ گئ۔

شیراز چیخا۔۔۔

دیھان سے میری جان۔۔

دانیا کمال مہارت سے پائپ کے زریعے اسمتھ کے ٹیرس پر اتر چکی تھی۔

اب شیراز کو بولی دیکھتے رہینگے یا آئینگے بھی۔

شیراز بھی اسکی دیکھا دیکھی پائپ کے زریعے اسمتھ کے ٹیرس پر پہنچ گیا۔

دونوں نے گنز نکالی اود جھانک کر دیکھا کوئ شخص بیڈ پر لیٹا فون پر بات کر رہا تھا۔

آواز ٹیرس تک آرہی تھی۔

یس باس میں بس اب نکلوں گا۔

20 منٹ میں آپکا کام مکمل ہوجائے گا۔

یہ بول کر وہ فون بند کرتا کھڑا ہوگیا تھا۔

اور کپڑے اٹھا کر باتھ روم کی جانب بڑھ چکا تھا۔

شیراز نے دانیا کو اشارہ کیا۔

دونوں آہستہ سے دروازہ کھولے کمرے میں آچکے تھے۔

بستر پر موبائل، والٹ اور پاسپورٹ تھا۔

دانیا نے پاسپورٹ اٹھایا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

نام کچھ اور لکھا تھا مگر تصویر وہی تھی جو عامر نے ان کو دکھائ تھی کہ یہ ہے اسمتھ۔

جیسے ہی دروازہ کھلنے کی آہٹ ہوئ لوڈڈ شدہ گن دونوں نے تان لی اسکے باہر نکلتے ہی دونوں نے ایک ساتھ فائر کیا دونوں گولیاں اسکے سر پر لگی وہ وہیں گر گیا۔

گولی چلاتے ہی دونوں ٹیرس کی جانب بھاگے اور پائپ کے ذریعے ہی نیچے اتر گئے۔

وہ بارہویں منزل پر تھے۔

مگر دونوں کمال مہارت سے نیچے اتر چکے تھے۔

جبکہ انکے فائر کرتے کی باہر کھڑے گارڈز تیزی سے اندر بڑھے تھے مگر یہ دونوں پھرتی کہ ساتھ ٹیرس سے نیچے کی جانب بڑھ چکے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/

دونوں ہی بھاگ کر گاڑی میں بیٹھے جب تک اس کے چند گارڈز بھی لفٹ سے نیچے اتر آئے تھے اور فائر بھی کھول دیا تھا ان لوگوں نے دانیا اور شیراز کی جانب مگر وہ لوگ بچتے ہوئے گاڑی بھگا کر نکال چکے تھے۔

شیراز نے دانیا کو مسکرا کر دیکھا اور کہا یہ لو باس کا پہلا حکم کا اِیکا بھی ہم نے اڑادیا۔

ایک بازو تو گیا باس کا۔

شیراز نے حارث کو کال ملائ۔

حارث نے کہا اب عامر خطرے سے باہر ہے مگر خون ابھی بھی چڑھ رہا ہے۔

شیراز نے کہا ہمیں یہاں سے نکلنا ہوگا خون کی بوتل چڑھے رہنے دو اسکو گاڑی میں ڈال کر لے جائینگے میں پہنچ رہا ہوں زیادہ مسئلہ کوئ ڈاکٹر یا اسٹاف کرے ہوائ فائر کر دینا اسکو گود میں یا جیسے بھی لے کر باہر آؤ میں پہنچ رہا ہوں۔

حارث بولا یار سر کو تو لے کر آجاؤں گا مگر ڈرپ بھی ہے۔

یہاں کے ہسپتال کے گارڈز بھی ہیں یہاں بھی ایمرجنسی لگی ہوئ ہے میں اکیلا نہیں نکال پاؤں گا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

شیراز بولا اوکے میں آتا ہوں۔

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ دونوں ہسپتال پہنچے۔

دانیا نے گاڑی اسٹارٹ رکھی شیراز اتر کر اندر گیا

عامر کو گود میں اٹھایا حارث نے ایک ہاتھ سے اسکی خون کی لگی بوتل پکڑی۔

اور ایک ہاتھ میں گن اٹھالیا۔

جیسے ہی ڈاکٹر چیختا ہوا آیا یہ کیا کر رہے ہیں کہاں لے کر جارہے ہیں حارث نے چھت پر ایک فائر کیا اور کہا ہٹ جاؤ راستے سے کوئ بیچ میں نہیں آئے گا۔

سب ہی ڈر کر سائڈ میں ہوگئے۔

باہر گارڈ نے جب گن تان کر روکنا چاہا دانیا نے پیچھے سے گاڑی میں بیٹھے بیٹھے ہی گارڈ کے ہاتھ پر فائر مارا گارڈ کے ہاتھ سے گن چھوٹ کر گر گئی اتنے میں دونوں نے عامر کو گاڑی میں ڈالا اور خود بھی گاڑی میں جیسے ہی بیٹھے دانیا گاڑی دوڑاتی وہاں سے نکل آئ۔

ان چاروں کے پلین کے حساب سے اس مِشن اسمتھ کے بعد ان کو □□□□□□□□□جانا تھا۔ مگر عامر ابھی اس حالت میں نہیں تھا کہ اسکو لے کر سمندری راستہ عبور کیا جاسکے۔

عامر اور حارث پچھلی سیٹ پر تھے عامر اب بھی بے ہوش تھا جبکہ حادث نے اپنی گود میں عامر کا سر رکھ کر عامر کو لیٹایا ہوا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عامر کی بلَڈ کی ڈرپ اب ختم ہوچکی تھی۔ حارث نے اسکے ہاتھ سے بلڈ کی ڈرپ نکال دی تھی۔

جبکہ گاڑی دانیا ڈرائیو کر رہی تھی اور شیراز اسکے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا یہ چاروں اب □□□□□□□□□□شہر سے دور نکل آئے تھے۔

دانیا نے شیراز اور حارث سے کہا اب کہاں جانا ہے؟

شیراز نے کچھ سوچ کر مِلک کو کال ملائی اور اسکو تمام صورت حال سے آگاہ کر کے کہا بتاؤ اب کہاں جانا چاہیے

عامر اس حالت میں نہیں ہے کہ ہم □□□□□□□□□□□□

کے لیے نکل سکیں۔

مِلک نے کہا سر کولے کر تم لوگ □□□□□□□□□□پہنچو

میں انتظام کروا دیتا ہوں وہاں کا۔

یہ نیوزیلینڈ کا ایک کونا ہے۔ □□□□□□□□نیوزیلینڈ کا □□□□□□□□□□ہے۔ اس کے بعد صرف پانی ہی پانی ہے۔ سمندر ہی سمندر ہے۔

تو اس وقت تم لوگوں کو اس سے بہترین چھپنے کے لیے اور کوئی جگہ نہیں ملے گی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شیراز نے کہا ٹھیک ہے ہم وہاں پہنچ جاتے ہیں مگر ہمیں عامر کے لیے ایک ڈاکٹر کی بھی ضرورت ہوگی۔۔

ملک نے کہا ٹھیک ہے میں بندوبست کروادیتا ہوں اسکا بھی۔

تم لوگ کیل رینگا پہنچو۔

میں انتظام کر کے لوکیشن سینڈ کردوں گا وہیں چلے جانا۔

مِلک نے ان کے لیے وہاں ایک گھر اریج کروادیا تھا۔

اور ساتھ ہی اسکی لوکیشن سینڈ کردی تھی۔

یہ چاروں □□□□□□□□□پہنچ گئے۔

عامر اب بھی بے ہوش تھا۔

شیرازکو تشویش ہونے لگی۔

اسنے ملک کو فون کر کے کہا عامر کی حالت مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی وہ اب تک بے ہوش ہے۔

خون کی بوتل جو ہم نے ہسپتال سے لی تھی وہ ختم ہوچکی ہے۔

کیا عامر کو ہسپتال لے کر جانا چاہئیے۔

مِلک نے کہا نہیں میں نے ایک لیڈی ڈاکٹر بھیجی ہے پہنچنے والی ہی ہوگی۔

وہ دیکھ لے گی خون کی مزید بوتلیں بھی وہ لے کر آئیگی۔

ساتھ ضروری ہر سامان اسکے ساتھ بھجوا دیا ہے۔

مگر ایک بات یاد رکھنا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جب چِپ نکلوا کر تم لوگ بھاگے تھے باس نے وہاں کے ہر ڈاکٹر کو آڑے ہاتھوں لیا ان پر انویسٹیگیشن ٹیم بیٹھادی ہے۔

تو ہوسکتا ہے پیسے کی لالچ یا باس کے ڈر سے وہ غداری کر سکتے ہیں۔

ویسے یہ جو ڈاکٹر میں نے بھیجی ہے یہ اُن ڈاکٹرز میں سے نہیں ہے مگر پھر بھی بھروسہ مت کرنا۔ اس پر کڑی نظر رکھنا۔

ویسے یہ عامر کو جانتی ہے۔ اسکے لیے کام بھی کرتی رہی ہے مگر یہ نہیں جانتی کہ تم لوگ وہاں بھاگ کر پہنچے ہو تو زیادہ کچھ اُسے نہیں بتانا بس کام نکلواؤ جب تک عامر صحیح نہیں ہوجاتا اسکو اپنے پاس قید رکھنا جانے نہیں دینا جب مُلک چھوڑ کر جانے لگو اسکو آزاد کر دینا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

ویسے بندی بھروسے والی ہے مگر پھر بھی ہم بھروسہ کرینگے نہیں یہ وقت بھروسے کا نہیں ہے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

گھر کے باہر گاڑی آکر رکی تو تینوں ایلرٹ کھڑے ہوگئے۔

گنز تھامے دروازے کے پاس کھڑے ہوگئے۔

دروازے پر بیل ہوئی تو دروازے کے پاس کی کھڑکی کے شیشے سے شیراز نے ہلکا سا جھانک کر دیکھا باہر وہی ڈاکٹر تھی جس کی تصویر مِلک نے بھیجی تھی۔

شیراز پھر بھی گن لوڈ کیے دروازے کے کنارے کھڑا ہوگیا اور حارث کو دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا۔

دانیا بھی گن تانے کھڑی رہی۔

دروازہ کھلتے ہی ڈاکٹر نے کہا مجھے مَلِک نے بھیجا ہے سر کی طبیعت صحیح نہیں ہے ان کے علاج کے لیے۔

حارث نے سر ہلا کر کہا آپ کی چیکنگ کرنی ہوگی۔

بولتے ہوئے حارث اسکی چیکنگ کرنے لگا۔

شیراز بھی باہر نکل آیا اور اسکی گاڑی کی چیکنگ کرنے لگا۔

جب سب کلیئر نکلا تو حارث نے کہا آجائیں اندر۔

ڈاکٹر بولی گاڑی میں کچھ مشینز اور میرا سامان ہے وہ بھی لے آئیں اندر۔

حارث اور شیراز نے اسکا سامان اندر کیا اور گاڑی کی چابی اس سے لے کر گاڑی گھر کے پارکنگ میں کھڑی کردی۔

ڈاکٹر نے آتے ہی عامر کا چیک اپ کیا اور بلَڈ کی بوتل ڈرپ کے ذریعے لگادی۔

اسے انجیکشن لگایا اور دوائیں وغیرہ دے کر اسکا ٹریٹمنٹ شروع کر دیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مِلک نے اسے عامر کی کنڈیشن سے فون پر ہی آگاہ کر دیا تھا وہ دوائیں بھی اپنے ساتھ لائ تھی۔

جب ٹریٹمنٹ اسٹارٹ کر کے ڈرپ اور اوکسیجن لگا کر ڈاکٹر فارغ ہوئ تو شیراز نے پوچھا کب تم ہوش آئے گا؟

ڈاکٹر نے کہا پہلے سے بہتر ہیں کچھ بلڈ کی کمی اور میڈسن کی وجہ سے نیند میں ہیں۔
اثر ختم ہوگا تو جاگ جائینگے۔

اسنے اپنی بات مکمل کی تو دانیا اسکے قریب آئ اور اسکا موبائل لے کر کہا اب یہ آپکو واپسی میں ملے گا کچھ سکیورٹی پرپز کے لیے میں اسے اپنے پاس رکھوں گی۔
ڈاکٹر نے کہا ٹھیک ہے مگر مجھے اپنے گھر والوں کو انفارم کرنے دیں کے میں پہنچ گئ ہوں ایک ہفتہ یہیں رہوں گی۔

دانیا نے کہا اسکی ضرورت نہیں ہے مِلک انہیں انفارم کردے گا۔ جب تک آپ یہاں ہیں آپ کسی سے بھی رابطہ نہیں کرینگی۔
نہ ہی بنا اجازت کے یہاں سے باہر جائینگی اگر گئ تو پھر انجام کی زمیدار آپ خود ہونگی۔

تو بہتر ہے مجھے سختی کرنے پر مجبور نہیں کیجیے گا۔

اب آجائیں آپ کو آپکا کمرہ دکھا دوں۔

ان لوگوں نے اسکو ایک ایسا کمرہ دیا جہاں نہ ہی کوئ کھڑکی تھی نہ ہی کوئ باہر جانے کا رستہ۔

اسکو کمرے تک چھوڑتے ہوے دانیا نے کہا آپکا نام جان سکتی ہوں؟

ڈاکٹر مسکرا کر بولی مجھے "دیا" کہتے ہیں۔

میں ہارٹ سرجن ہوں۔ اور ساتھ ارتھوپیڈک سرجری میں بھی اسپیشلائز کیا ہوا ہے میں نے۔

سر عامر کے لیے کافی عرصے سے کام کر رہی ہوں۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

دانیا نے مسکرا کر کہا پھر تو امید ہے آپ ہمیں تنگ نہیں کرینگی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جتنا کوپریٹ آپ ہمارے ساتھ کرینگی اتنا آپ کے لیے اور ہمارے لیے اچھا ہوگا۔

یہ کہتے ہوئے دانیا نے اسکو کمرے میں چھوڑا اور کہا کسی چیز کی ضرورت ہو تو دروازہ بجا دیجیے گا۔ آپکو آپکی ضرورت کا ہر سامان کمرے میں مل جائیگا۔

جب ہمیں آپ کی ضرورت ہوگی ہم آپکو باہر بلا لینگے ورنہ آپ جب تک یہاں ہیں آپ کو اس کمرے تک ہی محدود رہنا پڑے گا۔

اسکے لیے آئ ایم سوری مگر مجھے آپ کا دروازہ بند کرنا پڑے گا۔

دیا بولی مگر ان سب کی ضرورت کیا ہے میں وہی کرونگی جیسا آپ کہینگی۔

دانیا نے کہا یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ آپ ہمارے ساتھ کوپریٹ کرینگی مگر پھر بھی مجھے یہ کرنا پڑے گا۔

دیا نے سر ہلا کر کہا جیسا آپ لوگ ٹھیک سمجھیں۔

دانیا اسکا کمرہ لاکڈ کرتی شیراز اور حارث کے پاس آگئ

اور پوچھا آگے کا کیا پلین ہے ؟

شیراز نے کہا جب تک یہاں محفوظ ہیں یہیں رہ کر عامر کے صحتیاب ہونے کا انتظار کر لیتے ہیں ویسے بھی باہر ابھی معاملہ بہت گرم ہوگا۔

اسمتھ باس کا اہم آدمی تھا اسکے نقصان نے باس کو اور تپا دیا ہوگا

ہمیں ویسے بھی کہیں نہ کہیں کچھ عرصہ انڈرگراؤنڈ رہنا ہی پڑتا تو یہیں صحیح۔

پھر کچھ سوچ کر دانیا سے پوچھنے لگا ڈاکٹر کو بند کر دیا ہے نا؟

دانیا نے سر ہلا دیا ہاں بند کردیا۔

شیراز نے کہا ہم سب کو ہی اس پر نظر رکھنی ہوگی۔

دیہان رکھنا اسکا۔

پھر شیراز نے حارث کو دیکھ کر کہا تم عامر کے ساتھ ہی کمرے میں رہو۔ اسکا خیال رکھنا۔

کوئی کام ہو تو ہم برابر والے کمرے میں ہی ہیں۔

یہ علاقہ ویسے بھی زیادہ آبادی والا نہیں ہے۔ پھر بھی بلاضرورت ہم میں سے کوئی بھی باہر نہیں جائے گا۔

عامر ہوش میں آجائے تو کچھ آگے کا سوچینگے۔

عامر نے اگلے دن آنکھ کھولی تو اسکے منہ سے بے اختیار نکلا دانیا۔

حارث اسکے سامنے ہی بیٹھا تھا اسکی آواز پر بھاگ کر اسکے قریب آیا اور بولا سر آپ ٹھیک ہیں؟

Support@classicurdumaterial.com

عامر نے فکر میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا باہر دانیا گاڑی میں۔۔فائرنگ وہ۔۔۔۔

بولتے بولتے جیسے اسے کچھ یاد آیا وہ بے اختیار اٹھنے لگا اسکو اپنے پیٹھ اور بازوں میں شدید درد محسوس ہوا وہ پھر بھی اٹھ بیٹھا۔

حارث نے اسے پکڑ کر کہا سر پلیز ریلیکس کریں دانیا ٹھیک ہے ہم سب ٹھیک اور محفوظ مکام پر ہیں آپ سکون سے لیٹیں میں ڈاکٹر کو بلا کر لاتا ہوں۔

حارث نے بھاگ کر ڈاکٹر کے کمرے کا لاکڈ کھولا اور اسے اپنے ساتھ لے آیا۔

دیا کو دیکھ کر عامر نے کہا تم یہاں کیسے ؟

دیا نے کہا خود تو آپ کو اپنا خیال ہے نہیں مجھے ہی آنا پڑا۔

وہ بولتی ہوئ عامر کو چیک کرنے لگی عامر الجھی ہوئ نظروں سے کبھی دیا کو کبھی حارث اور کبھی کمرے کو دیکھتا ہوا بولا میں ہوں کہاں اور دانیا کہاں ہے؟ شیراز کہاں ہے ؟

وہ پھر اٹھنے لگا مجھے دانیا کے پاس جانے دو۔

دیا چیخ کر بولی اب اگر بستر سے اٹھے تو مجھ سے بُرا کوئ نہیں ہوگا وہ یہیں ہے۔

دیا حارث کو دیکھ کر بولی لے کر آئیں آپ دانیا کو۔

حارث کبھی اُسے کبھی عامر کو دیکھتا حیران ہوتا دانیا اور شیراز کو بلانے چلاگیا۔

دیا ناراضگی بھری نظروں سے عامر کو دیکھتی ہوئ بولی ہر وقت انسانی ہمدردی میی لگے رہنا اچھی بات ہے مگر اپنی جان کی پرواہ نا کرنا عقل مندی کی نہیں بےوقوفی کی علامت ہے۔

بولتی جا رہی تھی اور عامر کے زخموں کی ڈریسنگ بھی چینج کرتی جارہی تھی۔

عامر نے اس سے پوچھا یہاں آئ کیسے ہو؟

وہ بولی مجھے تو علم بھی نہیں تھا مَلِک کا فون آیا کے سر زخمی ہیں انھیں علاج کی ضرورت ہے میں گاڑی بھیج رہا ہوں بنا کسی کو بتائے ابھی اور اسی وقت گاڑی میں بیٹھ کر سر کے پاس پہنچو۔

میں سمجھی تھی معمولی چوٹیں ہونگی جیسی ہمیشہ لگا لیتے ہو مگر اس بار ایک ساتھ اتنی گولیاں کھا کر بیٹھے ہو۔۔

غصہ بہت ہے مجھے آپ پر مگر جانے دیں۔

وہ ابھی مزید بول رہی تھی کے دانیا اور شیراز اندر آگئے۔

شیراز نے آتے ہی کہا کیسے ہو میرے دوست اور تم سے میں بہت ناراض ہوں کیا ضرورت تھی میری گولیاں اپنے سینے پر کھانے کی۔

میرے لیے اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کی۔

دیا نے شیراز کی بات سنی تو شاکی نظروں سے عامر کو دیکھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

عامر نے سرد سا چہرہ بنا کر منہ گھما لیا۔

Support@classicurdumaterial.com

عامر کو کچھ یاد آیا تو کہنے لگا کتنے معصوم لوگوں کی جانیں چلی گئ ہونگی یار میں کچھ بھی نہیں کرپایا۔

نہ ہی اسمتھ کو...عامر کو ہسپتال اور مسجد کا خیال آتے ہی افسوس بھرے لہجے میں سر تھام کر کہا یا اللہ اس نے مسجد اور ہسپتال میں۔۔ وہ ابھی مزید کہنے ہی والا تھا کے شیراز نے کہا۔۔

نہیں کر سکا وہ کچھ بھی ہم نے اسے مار دیا عامر نے بے یقینی سے اسے دیکھا تو شیراز نے مسکرا کر اسے کہا ایک منٹ رکو۔۔

دانیا ڈاکٹر صاحبہ کو ان کے کمرے میں چھوڑ کر آؤ۔

دیا فوراً کہنے لگی میں کہیں نہیں جاؤنگی عامر ان کو بول دیں۔ کل سے کمرے میں بند کیا ہوا ہے مجھے۔

دانیا نے کہا دیا آپ ہمارے لیے مسلہ نہ بنائیں اپنے کمرے میں چلیں۔

دانیا نے دیا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

عامر نے دانیا سے کہا چھوڑدو دانیا اسے بیٹھے دہنے دو۔

شیراز نے کہا مگر مَلِک نے کہا تھا کہ اس پر بھروسہ نا کروں۔

دیا نے کہا جب میں بھروسہ کر سکتی ہوں تو آپ لوگ کیوں نہیں میں بھی تو یہاں آئی ہوں نا؟

پھر اسنے عامر کو دیکھ کر کہا نہیں ہے بھروسہ تو بتادیں میں کمرے میں چلی جاتی ہوں۔۔

عامر نے کہا بیٹھی رہو۔

حارث عامر کو حیرت سے دیکھتا رہا بولا کچھ بھی نہیں۔

شیراز مگر خاموش نہیں بیٹھا اور پوچھنے لگا جانتے ہو اسے پہلے سے؟

عامر نے کہا ہاں جانتا ہوں اسے رہنے دو تم بتاؤ کیا کہہ رہے تھے؟

شیراز نے اسے سارا واقعہ سنادیا۔

کس طرح ان لوگوں نے اسمتھ کو مارا عامر کو نکالا اور یہاں پہنچے۔

پھر حارث اور شیراز کو دیکھ کر عامر نے کہا باہر کی کیا صورتِ حال ہے ؟

شیراز نے کہا پتا نہیں ہم نے پوچھا ہی نہیں پھر مَلِک سے

عامر نے کہا ٹھیک ہے میں دیکھ لیتا ہوں۔

پھر حارث کو دیکھ کر بولا دیا کو چھوڑ کر آجاؤ۔

اسکے گھر والے پریشان ہونگے۔

دیا فوراً بولی آج میرے گھر والوں کی فکر تمھیں کیوں ہونے لگی؟

عامر نے اسکی باتوں پر شرمندگی سے چہرہ جھکادیا۔

عامر کو شرمندہ دیکھ کر اسنے نرم لہجے میں کہا ابھی آپ کی طبیعت صحیح نہیں ہے میں ابھی نہیں جاؤں گی۔

عامر نے کہا میں ٹھیک ہوں تم اپنے گھر جاؤ ابھی معاملات بہت بگڑے ہوئے ہیں تمھاری جان کو خطرح ہو سکتا ہے گھر جاؤ۔

دیا نے ڈھٹائی سے کہا ڈاکٹر میں ہوں یا آپ؟ میں نے کہا آپ کی طبیعت ابھی صحیح نہیں ہے آپ مکمل ٹھیک ہوجائیں میں چلی جاؤنگی۔

عامر نے پھر کہا مگر دیا۔

شیراز نے کہا ٹھیک کہہ رہی ہیں ڈاکٹر دیا ابھی پہلے تم مکمل ٹھیک ہوجاؤ اسے ہم چھوڑ دینگے۔

عامر خاموش ہوگیا۔

جبکہ حارث عامر اور دیا کو خاموشی سے دیکھتا رہا۔

دیا عامر کا بہت خیال رکھتی رہی سوپ کبھی یخنی کبھی نرم کھانا اسکا پرہیزی کھانا بھی خود ہی بناتی اور بنا کر اپنے ہاتھوں سے کھلاتی رہی وقت پر میڈیسن دینا بار بار چیک اپ کرنا زخم کی ڈریسنگ کو بار بار چینج کرنا

حارث خاموش تماشائی بنا عامر کو دیا کے سامنے شرمندہ سا دیکھتا رہا اور دیا کا بار بار عامر پر دھونس جمانا زبردستی اسے کھانا اور دوائیں کھلانا عامر کی فکر دیا کے چہرے پر نظر آتی تھی۔

ان دونوں کے بیچ کیا رشتہ تھا یہ حارث بھی نہیں جانتا تھا مگر کچھ تو ضرور تھا۔

دیا اپنے کمرے میں تھی عامر بھی موبائل میں کسی کام میں مصروف تھا جب حارث نے بلآخر عامر سے پوچھ ہی لیا۔

سر ایک سوال کروں؟

عامر نے موبائل میں ہی دیکھتے ہوئے حارث کو مصروف سے انداز میں جواب دیا ہاں کرو۔۔

سر دیا کون ہے آپ اسے کیسے جانتے ہیں؟

اب کے عامر نے نگاہیں موبائل سے اٹھا کر حارث کو دیکھا اور واپس چہرہ موبائل کی جانب کر کے کہا یونہی وہ میرے لیے کام کرتی ہے جیسے تم کرتے ہو۔

عامر نے کہا وہ تو مجھے بھی سمجھ آرہا ہے کے وہ آپ کے لیے کام کرتی ہے مگر کچھ اور بھی ہے جو آپ مجھ سے چھپا رہے ہیں۔

عامر نے اب کے موبائل رکھ کر اسے دیکھا اور کہا کیا جاننا چاہ رہے ہو؟

حارث نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا وہی جو آپ مجھ سے چھپانے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔

عامر نے کہا نہیں تمھیں غلط فہمی ہوئی ہے میں تم سے کیوں کچھ چھپاؤں گا۔

اب کے حارث اٹھ کر اسے قریب آکر بیٹھ گیا اور بولا اب بتائیں کیوں ہیں آپ اس سے اتنے شرمندہ؟

اور وہ اتنے دھونس آپ پر کیوں جما رہی ہے ہم تو کبھی یہ ہمت نہیں کر پائے۔

اور لڑکیاں تو آپ کی آواز سے ہی ڈر جاتی ہیں پھر آپ کیوں اس سے ڈر رہے ہیں؟

مجھے ریزن بتائیں ان سب کا۔

عامر حارث کے کان کھینچتے ہوئے بولا تم بہت سی آئ ڈی والوں جیسی ہرکتیں کرنے لگے ہو۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

حارث نے اپنے کان سہلاتے ہوے کہا سر میری تعاریف بعد میں کھُل کر کیجئے گا ابھی مجھے سب بتائیں شاباش آج میں اپکا دوست اور بھائ بن کر پوچھ رہا ہوں بولیں شاباش

عامر اسکو پیار سے دیکھتے ہوئے بولا تمہیں آج ہی نہیں میں ہمیشہ بھائیوں کی طرح ہی دیکھتا ہوں۔

خیر ایک دن ایک بچی کو کڈنیپنگ سے بچاتے ہوئے مجھے ٹانگ پر گولی لگ گئ تھی جب کہ بچی کو بھی ایک گولی لگی تھی۔

میں بچی کو ہسپتال نہیں لے کر جاسکتا تھا۔

اسے اپنے گھر لے گیا تھا۔

مگر اسکی حالت بگڑتی جا رہی تھی تو پاس کے اک ہسپتال سے میں ایک ڈاکٹر کو کڈنیپ کر کے لے آیا تھا وہ ڈاکٹر دیا تھی جسے میں نے بہت ڈرا کر رکھا ہوا تھا بچی کا اس نے اچھا علاج کیا۔

یہ مجھسے کہتی رہی میرے گھر میں خبر کردیں مگر میں نے سکیورٹی پرپز کی وجہ سے اسکے گھر والوں سے کچھ بھی نہیں کہا اور یہ دل لگا کر بچی کا علاج کرے اسکے لیے میں نے اس سے جھوٹ بول دیا کہ میں تمھارے گھر والوں کو بتاچکا ہوں ۔

جب بچی بلکل ٹھیک ہوگئ میں نے دیا کواسکے گھر کے دروازے پر چھوڑا اور گاڑی ریورس ہی کر رہا تھا تب میں نے دیکھا کوئ آدمی اس پر بُری طرح چیخ رہا تھا۔

میں نے گاڑی روکی اتر کر وہاں گیا تاکہ بتا سکوں کے میں اسے اپنے ساتھ لے کر گیا تھا۔

میں ابھی قریب گیا ہی تھا کہ وہ شخص اس پر ہاتھ اٹھانے لگا میں نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا مار کیوں رہے ہو یہ میرے ساتھ گئ تھی بس میرا اتنا بولنا ہی تھا کہ اس شخص نے کھڑے کھڑے اسے طلاق دے دی۔

میں حیران ہی رہ گیا کے یہ کیا ہوگیا دیا بے ہوش ہوکر گر رہی تھی میں نے اسے تھاما مگر وہ شخص دروازہ اس کے منہ پر بند کر کے اندر جاچکا تھا۔

میں نے اسے اٹھایا اور واپس اپنے گھر لے آیا۔

میری سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ مجھ سے ہو کیا گیا۔

میں نے اسکے بارے میں انفورمیشن نکلوائ تو یہ پاکستانی تھی اور شادی کر کے چند ماہ پہلے ہی یوکے آئ تھی۔

اور اس ہسپتال میں ڈاکٹر تھی۔

اسکا شوہر اسکا کزن بھی تھا مگر وہی روایتی جاگیردارانہ سوچ کا مالک تھا اس نے دیا کے غائب ہونے کے بعد چند گھنٹے اسے ڈھونڈا تھا جب وہ نہ ملی تو پاکستان میں اسکے ماں باپ کو فون کر کے بول دیا کہ وہ اپنے کسی یار کے ساتھ بھاگ چکی ہے اگر کبھی نظر آئ تو اس بے غیرت کو میں جان سے ماردونگا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اسے شاید مار بھی دیتا میں بیچ میں پہنچا تو اسکا شک یقین میں بدل گیا کے دیا میرے ساتھ بھاگی تھی تو بس اس نے طلاق دے دی۔

اسکے والدین بھی وڈیرے تھے ان کو بھی اسکا شوہر فون کر کے بتا چکا تھا کے دیا اپنے یار کے ساتھ گھر آئ تھی واپس میں نے اسے طلاق دے دی۔

وہ لوگ بھی اپنی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے فیصلہ کر چکے تھے کہ اگر دیا پاکستان واپس گئ تو وہ اسے غیرت کے نام پر قتل کر دینگے۔

دیا کو میں نے بہت مشکلوں سے اپنے گھر پر روکا ورنہ وہ رہنے کو تیار نہیں تھی۔

پھر جب وہ رہنے لگی تو اسنے دیکھا میں کس طرح لوگوں کی مدد کرتا ہوں۔

اکثر زخمی حالت میں گھر جاتا تو یہی میری مرہم پٹی کرتی رہی پھر اسنے اپنی جاب دوبارہ جوائین کی اور مجھے بھی کہا جب بھی میری ضرورت ہو بتا دینا میں بھی انسانیت کے لیے کام کرنا چاہتی ہوں۔

اسنے اپنی دوست کے گھر ہی ایک پورشن رینٹ پر لے لیا اور وہی رہنے لگی۔

دانیا کی تصاویریں اس نے میرے گھر میں دیکھ لی تھیں یہ جانتی ہے کہ میں دانیا میں انولوڈ ہوں۔

بس یہیں کچھ ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

حارث نے گہری اور پر سکون سانس کھینچتے ہوے کہا جو ہوتا ہے اچھے کے لیے ہی ہوتا ہے۔

اب باقی کا کام آپ مجھ پر چھوڑدیں۔

عامر نے کہا کونسا کام تو حارث خیالوں میں سوچتا ہوا بولا جوڑی تو واقعی کمال ہے۔

چوٹیں آپ کو کھانے کا شوق ہے اور اسے مرہم رکھنے کا۔

وہ حسین ہیں تو آپ کونسے کم ہیں ویسے بھی ہمارے گروپ کو ایک عدد ڈاکٹر کی ہی کمی تھی وہ بھی پوری ہوگئی۔

اب آپ کی کشتی پار کرواؤں تو اپنے بارے میں بھی کچھ سوچوں سب کو ہی جنگ کے دوران لائف پارٹنر مل رہے ہیں ایک میں ہی سنگل رہ جاؤنگا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

وہ اپنا ہی اپنا بولے جارہا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

جب عامر نے اسکو مکا مار کر کہا کمینے اگر کوئی فضول حرکت کرنے کی کوشش بھی کی تو زندہ گاڑ دونگا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

حارث کہنے لگا بے شک گاڑ دیجیے گا کنوارے رہنے سے اچھا ہے مر جاؤں وہاں حوریں تو ملینگی۔

عامر اسکو ٹھنڈی آہیں بھرتا دیکھتے ہوئے ہنسنے لگا اور کھینچ کر اس پر پاس پڑا کشن دے مارا۔

مِلک کی کال آئ اور اسنے کہا سر □□□□جوئے" اوسٹریلیا □□□□□□□□میں ہے۔

اگلے 8 دن تک وہ وہیں رہے گا اس سے اچھا موقع اور مل نہیں سکتا اوسٹریلیا یہاں سے قریب ہے میں آپ لوگوں کے پہنچنے کا انتظام کر دونگا۔

اس دفعہ آپ لوگ سمندر کے راستے سے نہیں بائے ائیر جائیں بہت وقت لگ جائے گا سمندر کے زریعے اور اس دفعہ رِسکی سفر بھی ہو سکتا ہے کیونکہ باس کے لوگ اب سمندر میں بھی چھان بین کر رہے ہیں۔

میں پرائوٹلی جہاز کا انتظام کرواتا ہوں۔

وہ □□□□□□□□□□□میں واقع ایک ہوٹل میں رہ رہا ہے کوئ بہت بڑے بزنز کی ڈیل چل رہی ہے۔ الان کیونکہ اب رہا نہیں ہے تو باس نے جوئے کو اس ڈیلنگ کے لیے بھیجا ہے۔

مگر آپ کو ایک بات بتادوں کے باس سمجھ چکا ہے کہ آپ اسکے اہم آدمیوں کو مار رہے ہیں۔

تو اسنے سِکیورٹی آپکی سوچ سے بھی زیادہ سخت کرلی ہے

ہمارے لوگ آپ کی وہاں ہیلپ کے لیے ہونگے مگر سر پھر بھی اس دفہ بہت احتیات کیجیے گا۔

ملک سے سب پلین ڈسکس کر کے عامر نے ان سب کو اپنے پاس بلالیا اور کہا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

ہم کل میلبورین کے لیے نکل جائینگے وہاں جوئے ہے۔

کسی اہم کام سے وہاں آیا ہوا ہے۔

اسکے بعد وہ ہمیں پھر کب ملے گا یہ کہنا مشکل ہے تو بہتر ہے اس وقت سے فائدہ اٹھالیں جائے اور اسکا کام بھی ختم کردیں۔

اور اسکے بعد اٹیک کرینگے باس پر۔۔ ہر ایک جگہ سے اب بس بیٹھنا نہیں ہے اصل گیم اب سے شروع ہے تم سب تیاری کرلو ہم کل رات کے اندھیرے میں میلبورین کے لیے نکل جائینگے۔

دیا اسکا کھانا لے کر کمرے میں آہی رہی تھی عامر کی آخری بات سنتے ہی بولی آپ کہیں نہیں جا رہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

ابھی مکمل ٹھیک ہوے نہیں ہیں اور چلے ہیں نئے مشن پر۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

حارث اسکی بات سن کر مسکراتے ہوئے بولا اور نہیں تو کیا۔

آج کا دن ہے ہمارے پاس سر کو ٹھیک کرنے کا آج سر کے تمام گھاؤ بھر ہی دیتے ہیں۔

دیا حیران ہوکر بولی ایک دن میں؟ وہ بھی آج؟

حارث بولا ہاں نا آج کیا ابھی کے ابھی بھر دیتے ہیں۔۔

سب ہی حارث کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے بولے وہ کس طرح؟

تو حادث شرارتی انداز میں بولا بھائی کی شادی کر کے اور کیسے؟

عامر نا سمجھی والے انداز میں بولا کیا بکواس کیے جارہے ہو میں اتنا اہم پلین ڈسکس کر رہاہوں تمھیں مستیاں سوجھ رہی ہیں۔

حارث نے کہا ارے سر زندگی بھر تو ایک کے بعد دوسرا مشن سر انجام دیتے آرہے ہیں آج زندگی کا سب سے اہم مشن بھی پورا کرلیں۔

عامر نے حارث سے کہا کھُل کر بولو کیا کہنا چاہتے ہو۔

حارث دیا کی جانب پلٹ کر بولا دیا کیا آپ میرے عامر بھائ سے شادی کرینگی؟

دیا نے پہلے حیرت سے اسے پھر عامر کو دیکھا اور نظریں نیچے جھکا کر سر ہاں میں ہلاتی اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں سے چھپاتی اپنے کمرے کی جانب بھاگ گئ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

جبکہ عامر سکتے میں حارث کو دیکھتا رہا۔

Support@classicurdumaterial.com

حارث نے عامر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جسے آپ چاہو اور وہ پھر بھی آپکا نہ ہوسکے تو پھر اسے اپنالو جو آپکو چاہتا ہو۔

آپ کی محبت ادھوری رہ جائے تو کسی اور کی محبت کو تو پورا ہونے دیں۔

اس کی آنکھوں میں آپکی محبت نظر آتی ہے سر۔

آپ تو محبت کو پہچاننے والے انسان ہیں پھر آپ کیوں انجان بن رہے ہیں محبت کا درد آپ سے بہتر کون جان سکتا ہے۔

اور ویسے بھی زندگی بہت کم لوگوں کو غلطیاں سدھارنے کا موقع دیتی ہے آپ کو اپنے پچھتاوے سے نکلنے کا اس سے بہترین زریعہ اور کچھ نہیں ملسکتا سر۔

اگر آپ کو لگتا ہے آپ کی وجہ سے اسکی زندگی برباد ہوئ ہے تو اسکی زندگی آباد کر دیں۔

عامر نے مزید اسے کچھ کہنے سے روکتے ہوئے سختی سے کہا بس بہت بول لیا تم نے اب بس کرو اور جاؤ مجھے اکیلا چھوڑ دو۔

حارث نے دوبارہ کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا مگر عامر کی کہر آلود نظروں کو دیکھ کر وہاں سے اٹھنے لگاتو شیراز نے اسے رُکنے کا اشارہ کیا اور دانیا سے کہا دانیا ہم سب کے لیے اچھی سی چائے بنادو۔

دانیا سمجھ گئ تھی کے ان تینو کو تنہائ چاہیے تو سر ہلاتی کمرے سے نکل گئ۔

شیراز عامر کے پاس بیٹھ گیا اور کہنے لگا۔

عامر مجھے تمھیں کچھ بتانا ہے۔

میری بات پر ناراض بھلے ہوجانا مگر مجھے غلط مت سمجھنا۔

جب میں کراچی چھوڑ کر نکل رہا تھا میں نے تب ہی فیصلہ کرلیاتھا کہ تمھارے اور دانیا کے بیچ کبھی بھی نہیں آؤنگا۔

میں نے اپنے دل کو سمجھالیاتھا۔

تم سے کیا وعدہ میں ہر حال میں نبھانا چاہتا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مگر جب دانیا نے مجھ سے نکاح کا کہا تو میں اسے انکار نہیں کرسکا۔

اسے پوری دنیا نے صرف دھوکا ہی تو دیا تھا اگر میں بھی انکار کر دیتا تو وہ پھر کبھی کسی پر بھروسہ نہیں کرتی۔

میں اسکی خوشی، اسکے مان، اسکے بھرم اور بھروسے کو جو اسنے مجھ پر کیا تھا توڑنا نہیں چاہتا تھا۔

اگر میں بھی یہ کرتا تو مجھ میں اور شعیب میں کیا فرق رہ جاتا۔

میں نے ہر چیز پست پشت ڈال کر دانیا سے نکاح کر لیا۔

ہوسکے تو مجھے معاف کر دینا۔

مگر ایک دفعہ دانیا کے بارے میں ضرور سوچنا۔

کیا وہ پھر ایک دفعہ دل اور بھروسے کا ٹوٹ جانا برداشت کر لیتی؟

اور وہ تمھیں نہیں چاہتی تھی یقین کرو اسکے دل میں تمھارے لیے زرا سی بھی گنجائش ہوتی میں اسے خود کنوینس کر لیتا مگر تم اسکے دل میں کہیں بھی نہیں تھے عامر۔

وہ شرمندگی سے سر جھکا کر اسکے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔

عامر نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تم مجھے کیا بتا رہے ہو میں نے دانیا کی آنکھوں میں تمھارے لیے محبت محسوس کرلی تھی۔

انسان درد اور تکلیف میں اسے ہی پکارتا ہے جو اسکے دل کے قریب ہو۔

جب دانیا نے تمھیں پکارا تو میں جان گیا تھا دانیا کے دل میں تم پوری طرح بس چکے ہو۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اور اسکے دل کو اس بار توڑنے کی مجھ میں ہمت نہیں تھی یہی وجہ تھی کہ میں نے تمھیں بلوایا۔

تم شادی خود نا کرتے تو میں تمھاری شادی خود دانیا سے کروا دیتا۔

مگر تم سے ایک گزارش ہے میرے دل کا یہ راز ہمیشہ اپنے دل میں دفن رکھنا میری محبت کی کہانی دانیا کو کبھی مت سنانا۔

اسے کبھی مت بتانا کے اس محبت کی تزلیل میں سہہ نہیں پاؤں گا۔ کبھی بھی نہیں سہہ پاؤنگا۔

وہ شیراز کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا..

اس راز کو یہیں دفن کردو۔

شیراز اسکے ہاتھ تھام کر کہنے لگا آج کے بعد تم میرے منہ سے بھی کبھی نہیں سنو گے۔

مگر دیا کی محبت کو میں نے بھی محسوس کیا ہے.

وہ تم سے بہت محبت کرتی ہے عامر۔

دِیا جو عامر کے انجیشن اور دوائی کا وقت دیکھ کر اسے کھلانے ہی آئی تھی اپنا نام سن کر دروازے کے قریب ہی رک گئ۔

عامر نے کہا..

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

یار تم میری الجھی ہوئ زندگی سے واقف ہو میں شادی افورڈ نہیں کر سکتا۔

وہ سیدھی سادھی سی لڑکی ہے اور بہت ینگ بھی ہے۔

اسے تو کوئ بھی اچھا انسان مل جائے گا۔

میری تو زندگی کا بھی کوئ علم نہیں ہے۔

اور میں ایک جگہ ٹکتا ہی کہاں ہوں کبھی کہیں کبھی کہیں۔

وہ کہاں میرے ساتھ خوار ہوتی پھرے گی۔

اور حقیقت یہ بھی ہے کہ میں اب کبھی شادی کرنا بھی نہیں چاہتا۔

میں دانیا کے بنا تو جی سکتا ہوں مگر کسی اور کے ساتھ کبھی نہیں۔

دیا اسکی آخری بات سُن کر کمرے میں آئ اور عامر کے پاس کھڑی ہو کر بولی۔

میں آپ سے محبت کب مانگ رہی ہوں؟

اور اگر آپکی زندگی ٹف ہے تو میری بھی کم نہیں۔

میں بھی پیشنٹس کے لیے ہر جگہ کی خاک چھانتی ہوں۔

پھر اپنی مسکراہٹ دبا کر سیریس سا چہرہ بنا کر بولی کبھی تو کڈنیپ بھی ہوجاتی ہوں۔

میں کونسا سکون کے جھولے میں سوتی ہوں مسئلے تو میری زندگی میں بھی ہزاروں ہیں۔

جب دونوں کی ہی زندگی میں ہزار جھمیلے ہیں تو کیوں نہ مل کر ان جھمیلوں سے نکلنے کی راہیں ڈھونڈ لیں؟

نکاح کر کے بیوی بنانے کے بجائے نکاح کر کے زندگی کا ساتھی بنالیں۔
وہ ساتھی جو آپ سے حقوق نہیں مانگے گی بلکہ اپنے مسلے حل کروائے گی۔
اور اپکو تو دوسروں کے مسلے حل کرنے کا پیدائشی شوق ہے تو اس شوق کے ناتے ہی نکاح کرلیں۔

شیراز اور حارث اپنی مسکراہٹ چھپاتے ایک دوسرے کو اشارہ کر کے وہاں سے کھسک لیے تاکہ ان دونوں کو تنہائی فراہم کرسکیں جن کی ان دونوں کو فلحال شدید ضرورت تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

دیا عامر کے قریب بیٹھ کر بولی۔۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

نہ میں آپ سے محبت کی طلب کرونگی نہ ہی کبھی بیوی ہونے کا حق مانگونگی۔
ہاں بس انسانی ہمدردی جو آپ اکیلے کرتے پھرتے ہیں وہ آپ کے ساتھ کرونگی۔
آپ چوٹیں لگوائیے گا میں مرہم رکھوں گی۔
اس سے زیادہ آپ سے کچھ بھی نہیں چاہیے۔
نکاح کے بنا بھی میں رہنے کو تیار ہوں مگر معاشرے کا پتا ہے نا آپکو۔
ویسے بھی میں بدنام ہوں پھر تو ہمیشہ کے لیے ٹھپہ لگ جائیگا۔

تو بس ایک کاغز پر سائن ہی تو کرنا ہے۔

آپ یہ کر کے مجھ پر احسان کر دیں ویسے بھی تو سب کی مدد کرتے ہیں ایک میری بھی کردیں۔

اور ویسے بھی آپ کے حوالے سے ہی بدنام ہوئ ہوں۔

اس بدنامی کے داغ کو نکاح کے نام سے دھو ڈالیں۔

عامر نے اسے دیکھ کر کہا۔۔۔

سوچ لو دیا میری زندگی بہت مشکل ہے کیا تم سروائیو کر سکوگی؟

دیا نے کہا ہاں میں کر لونگی۔

عامر مزید بولا میں محبت اپنی روح کی گہرائ سے کر چکا ہوں۔ اور اب کہیں بھی میرے دل میں کسی اور کے لیے گنجائش نہیں بچی کیا تم عمر بھر یہ برداشت کرپاؤگی؟

دیا مسکرا کر بولی۔۔ ہاں کیوں نہیں۔

بلکہ آپ مجھ سے اپنے دل کا درد بھی بانٹ سکتے ہیں میں صرف جسم کے زخم ہی نہیں روح کے زخم بھی بھردونگی۔

اور نہ بھی بھر سکی تو اسے بانٹ کر کچھ کم تو کر ہی دونگی۔

عامر نے کہا ٹھیک ہے میں نکاح کرونگا مگر کیا تم تھوڑا انتظار کرسکتی ہو؟

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دیا نے کہا---

ہاں میں کر لونگی انتظار جتنے سال بھی انتظار کروانا چاہیں میں تیار ہوں۔

بس مجھے یقین کا ایک سِرا تھمادیں کے جب بھی آپ کو وقت ملے گا آپ مجھ سے ہی نکاح کرینگے۔

تو میں عمر بھر آپ کا انتظار کر لونگی۔

عامر نے پھیکی سے مسکراہٹ کے ساتھ دیا کو دیکھ کر کہا--

عمر بھر کا انتظار نہیں دوں گا بس یہ مِشن مکمل کر لوں اس کے بعد اس جرائم کی دنیا سے دور نکل جاؤنگا۔ تب نکاح کرنا چاہتا ہوں۔

کیا تب تک تم انتظار کرلوگی؟

دیا اپنی آنکھوں میں آئے خوشی کےآنسو پوچھتے ہوے اقرار میں سر ہلا کر بولی--

ہاں میں آپکا انتظار کرونگی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ان لوگوں کو رات میں میلبورین کے لیے گھر سے نکلنا تھا اس سے پہلے عامر صبح میں دیا کے پاس آیا اور بولا۔۔۔

دیا اب تم اپنے گھر جاؤ میں کام ختم کر کے آجاؤنگا۔

دیا نے کہا۔۔۔

کیا میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ چل سکتی ہوں؟

عامر نے اسے پیار سے سمجھاتے ہوے کہا۔۔۔

نہیں دیا وہاں تمھارا جانا مناسب نہیں ہے تم گھر جاؤ میں کام ختم کر کے تمھیں لینے آجاؤنگا۔

دیا نے سر ہلا کر کہا۔۔

ٹھیک ہے عامر میں آپ کا انتظار کرونگی۔

اپنا خیال رکھیے گا۔

دیا سب سے مل کر اپنا سامان اٹھائے نکلنے لگی تو عامر نے اسکے ہاتھ میں اسکی گاڑی کی چابی تھمائی۔

اور اسے گیٹ تک چھوڑنے آیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

گاڑی میں بیٹھ کر دیا نے عامر سے کہا عامر میں آپکی راہ دیکھونگی۔

آپ کی حفاظت کی دعا بھی کرونگی کام ختم ہوتے ہی مجھے لینے آجائیے گا۔

بولتے ہوئے اپنی گاڑی کی ونڈو سے ہاتھ نکال کر عامر کی جانب بڑھادیا۔

عامر نے اسکا ہاتھ تھام کر کہا۔

میں آجاؤنگا، تم اپنا خیال رکھنا اور دیھان سے گھر جانا

اللہ حافظ۔

Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/

رات ہوتے ہی یہ لوگ مَلِک کی بتائی گئی جگہ پر پہنچ گئے۔

ابھی وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔

یہ ایک سنسان سا کھُلا ہوا میدان تھا۔

یہ چاروں وہاں پر انتظار کرنے لگے۔ تھوڑی ہی دیر میں ایک پرائیوٹ جیٹ آگیا۔

اور یہ لوگ اس میں بیٹھ کر وہاں سے نکل گئے۔

میلبورین پہنچ کر ان لوگوں نے مَلِک کے بتائے ایڈریس میں اسٹے کیا۔

فریش ہوکر جب وہ چاروں بیٹھے تو عامر موبائل میں میپ کھولے ان سب کے پاس بیٹھ گیا اور کہنے لگا۔

یہ ہے جوئے کے سارے دن کی روٹین۔

صبح 8 بجے گولف کلب جاتا ہے اس کے بعد 11 بجے کل اسکی میٹنگ ہے اس ہوٹل میں شام 7 بجے وہ کلب جائیگا۔ اور رات میں اس ہوٹل میں اسٹے کریگا۔

اب ہمارے پاس 4 پلین ہیں پہلے ہم گولف کلب میں اسے مارنے کی کوشش کرینگے۔

وہاں اچھی بات یہ ہے سکیورٹی کم ہوگی۔

جبکہ میٹنگ میں ایک تو جوئے کی اپنی سکیورٹی بھی ہوٹل کی سکیورٹی۔

کلب کا بھی یہی سین ہے اور پھر رات آتی ہے اسکے ہوٹل کی جہاں اسکا قیام ہے وہاں بھی مارنا آسان نہیں ہوگا مگر ہر جگہ میری ٹیم موجود ہے۔

پہلے ہی سے پھیلی ہوئی ہے ہم ایک جگہ نہ کر سکے تو دوسری جگہ ٹرائے کرینگے۔

مگر ایک بات کا دیھان رکھنا گولی وہیں چلانا جہاں اسکو مارنے کا پکا امکان ہو ورنہ گولی چلانے کے بعد سکیورٹی مزید ہائے ایلرٹ ہوجائیگی پھر مارنا ناممکن ہوجائیگا۔

تو گولی تب ہی گن سے نکلے گی جب اسکو مارنے کا سو فیصد یقین ہو۔

جس کو آسانی سے موقع ملا وہ گولی چلادے گا۔

اور گولی کے نکلتے ہی بنا کچھ دیکھے بنا کچھ سوچے بس بھاگنا ہے۔

وہاں صبح گولف کلب کے چاروں گیٹ کے پاس میرے بندوں کی گاڑی موجود ہوگی جس کو جہاں جگہ ملے وہ وہاں بیٹھ کر بھاگ جائے۔

واپسی ہم یہیں ملینگے۔

اور اگر پلین فیل ہوجاتا ہے تو پھر پلین □□پر کام کرنے کے لیے ہمارے پاس وقت ہوگا تو ہم پھر وہ ڈسائڈ کر لینگے۔

دانیا تم ایک رئیس زادی بن کر جاؤگی اور گولف کی شوقین کی طرح پیش آؤگی۔

تم کلب میں ایک گولف پلیئر کی حیثیت سے جاؤگی۔

تمھیں اینٹری پاس صبح میں دے دونگا۔

اور شیراز تم اسکے ہیلپر ہوگے اسکے اکویپمنٹ تم سمبھالوگے۔

دانیا تم ایک □□□□□پلیئر بن کر کھیلوگی جب تم اسٹارٹ کروگی تو جوئے تمھارا گیم دیکھ کر تمھیں خود جوائن کرلے گا۔

تمھیں است متاثر کرنا ہے اپنے گیم سے۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicUrduMaterial/

حارث تم وہاں کاؤنٹر بوائے بن کر جاؤگے سارے انتظام ہوے وے ہیں صبح کی ڈیوٹی تم دوگے جبکہ مجھے جوئے بہت اچھے سے جانتا ہے تو میں دانیا کا باڈی گارڈ بن کر جاؤنگا میں اندر بعد میں آؤنگا۔

باقی اللہ مالک ہے۔

آل دا بیسٹ۔

🌼🌼🌼🌼🌼🌼🌼🌼🌼🌼🌼🌼🌼🌼🌼🌼

یہ لوگ اپنا ہلیہ بدل کر گولف کلب کے علاقے میں صبح ہی پہنچ گئے تھے۔

حارث اپنی ڈیوٹی دینے اندر پہنچ چکا تھا اور اندر پہنچتے ہی عامر کے آدمی نے اسکو گن دے دی تھی۔

باقی یہ تینوں جوئے کا انتظار کرنے لگے

ٹھیک 8 بجے بہت زیادہ سکیورٹی کے ساتھ جوئے اندر جاچکا تھا۔

ٹھیک 20 منٹ بعد عامر نے دانیا اور شیراز کو اشارہ کیا وہ تینوں بھی امپورٹڈ کار میں بیٹھ کر کلب کے اندر چلے گئے۔

عامر پارکنگ میں ہی رک گیا۔

دانیا اور شیراز میچ کھیلنے گراؤنڈ میں اتر چکے تھے دانیا نے جوئے سے کچھ ہی فاصلے میں اپنے اکیمپنٹ سیٹ کیے۔

پہلے ہی راؤنڈ میں اسنے 3 ہول سلیکٹ کیے اور بولنگ اسٹارٹ کردی۔

نشانے کی تو وہ ویسے بھی پکی تھی پہلی ہی باری میں اسکی بول ہول کے اندر تھی۔

اگلے راؤنڈ میں اسنے 2 ہول سیلیکٹ کیے اور بولنگ اسٹارٹ کی وہ بھی ڈائریکٹ ہول میں گئ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بول کے ہول میں جاتے ہی جوئے نے بھرپور انداز میں تالیاں بجائی۔

اور دانیا کے قریب آکر بولا ویری امپریسوکیا میں بھی آپکو جوائن کر سکتا ہوں؟

دانیا نے کندھے اچکا کر کہا شیور کیوں نہیں۔

اگلی دفعہ پھر ہول سلیکٹ کرتے ہوے دانیا نے بول ہول میں ڈالا۔

تو جوئے نے کہا لگتا ہے بہت بہترین کھلاڑی ہیں آپ کب سے کھیل رہی ہیں؟

دانیا نے کہا بچپن سے۔

وہ سراہتے ہوئے کہنے لگا مجھے جوئے کہتے ہیں اور آپ؟

دانیا نے کہا میں ایلش ہوں میرا تعلق انگلینڈ سے ہے۔

یہاں گھومنے آئ ہوی ہوں گولف میری کمزوری ہے میں چھوڑ نہیں سکتی مجھے گولف گراؤنڈ ملا تو یہاں آگئ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جوئے مسکراتا ہوا کہنے لگا کوفی پیئنگی؟

دانیا نے کہا ہاں کیوں نہیں موسم بھی اچھا ہے یہیں منگوا لیتے ہیں۔

وہ دور ایک بینچ کی طرف اشارہ کرتی ہوئ بولی وہاں چلیں۔

وہ سر ہلا کر بولا کسی کافی شاپ میں کیوں نہیں دانیا نے کہا میں کافی کھُلی ہوئ فضا میں انجوائے کرنے کی شوقین ہوں آپ کو نہیں پسند تو رہنے دیں۔

وہ فوراً بولا ارے نہیں ساتھ پیتے ہیں وہ دونوں جانے لگے تو جوئے کے بوڈی گارڈز بھی ان کے ساتھ چلنے لگے ۔

دانیا نے رک کر کہا اتنے لوگوں کے ساتھ آپ مجھے کوفی کی دعوت دے رہے ہیں کمال ہے میں لڑکی ہوکر اکیلی آپ کے ساتھ گھوم رہی ہوں اور آپ کو سکیورٹی درکار ہے۔

اتنا ڈرینگے تو گولف کیا خاک کھیلنگے۔

وہ ہنسنے لگا۔

ارے نہیں وہ پلٹ کر اپنے باڈی گارڈز کو رکنے کا اشارہ کرتا دانیا کے ساتھ چلنے لگا۔

چلتے ہوے وہ دانیا سے مختلف سوال کرتا رہا دانیا بھی اسکی پسند کا جواب دیتی رہی وہ دونوں ایک بینچ پر بیٹھ گئے۔

ویٹر کافی سرف کرنے آیا تو دانیا کو اشارے سے اپنی پینٹ کی جیب کی جانب اشارہ کرتا کافی پیش کرنے لگا۔ دانیا نے اسکی پوکٹ سے گن نکالتے ہی لوڈ کیا اور بنا رکے اسکے سر پر فائر کرتی بھاگ نکلی۔

شیراز پہلے ہی دانیا جب جوئے کے ساتھ جا رہی تھی وہ سامان سمیٹ کر گیٹ کی جانب بڑھ چکا تھا۔

عامر جوکہ گاڑی میں ہی موجود تھا فائر کی آواز سنتے ہی گاڑی نکالتا باہر آگیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شیراز بھاگ کر عامر کی گاڑی میں بیٹھ گیا دانیا دوسرے گیٹ سے نکلی بہت لوگوں نے اسکو مارنا چاہا گیٹ کیپر کو بھی دانیا نے دور سے ہی گولی مار دی تھی جوئے کے گارڈز پیچھے سے اس پر فائر کرنے کی کوشش کرتے رہے مگر وہ بچتی بچاتی بھاگتی ہوئ گیٹ کے سامنے کھڑی گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔

اسکے بیٹھتے ہی گاڑی اسٹارٹ ہوگئ۔

وہ تینوں اپنے ہوٹل میں پہنچ چکے تھے مگر حارث اب تک نہیں آیا تھا۔

بہت دیر انتظار کے بعد حارث نے عامر کو 3 بیپ دی اس کا مطلب تھا وہ پھنس چکا ہے۔

اب تینوں ہی بہت پریشانی میں گھرے سوچ رہے تھے کہ اب کیا کیا جائے۔

حارث کو نکالنے کا طریقہ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

شیراز نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"یار حارث اگر باس کے ہاتھ لگ گیا تو وہ اسے چھوڑے گا نہیں"۔

عامر نے بھی بے چینی سے پہلو بدل کر کہا۔

اللہ بہتر کرے گا۔

دانیا نے فوراً کہا "اللہ بھی تب ہی بہتر کرے گا جب ہم حارث کو بچانے کے لیے نکلیں گے"۔

ہم یہاں وقت ذایع کر کے کیوں اسکی موت کی خبر کا انتظار کر رہے ہیں۔

وہ بتا تو چکا ہے کہ وہ پھنس گیا ہے۔

اور یہ تو ہم بھی جانتے ہیں اسکو پکڑتے ہی تمغع لینے کے لیے اسکے بندے حارث کو پہلی فرصت میں باس کے پاس لے کر جائنگے۔

ہمیں اُن کو راستے میں ہی پکڑلینا چاہیے۔

جوئے تو اب رہا نہیں اسکے گارڈز ہی ہوں گے اُن سے چھڑانا اتنا مشکل بھی نہیں ہوگا ہمارے لیے۔

عامر کے ذہن میں اُمید کی کرن جاگی اسنے دانیا کی بات سنتے ہی مَلِک کو کال ملا کر کہا مجھے حارث کی گھڑی کی صحیح لوکیشن بتاؤ وہ اس وقت کہاں ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جیسے ہی مَلِک نے لکیشن بھیجی یہ تینوں بھاگ کر حارث کو بچانے نکل گئے۔

اُسکی بتائے ہوئے پتے پر پہنچے تو وہ ایک بہت بوسیدہ سی عمارت تھی۔

عامر نے دونوں سے کہا ہمیں چاروں جانب سے گھیر کر اٹیک کرنا چاہیے۔ ورنہ وہ لوگ بھاگ سکتے ہیں۔

دانیا تم پیچھے سے اندر جاؤ اور شیراز تم پائپ کے راستے سے اُپر کی منزل پر چڑھو میں سامنے سے اندر جاتا ہوں۔

ان کو گھیر کر رکھینگے کوئ ایک بھی یہاں سے زندہ بچ کے بھاگنے نہ پائے۔

گن لوڈ کر کے تینوں ہی دبے پاؤں ایک ساتھ مختلف جگاؤں سے اندر گھُس گئے۔

شیراز نے اوپر کا ایک ایک کمرہ ،باتھ روم، ٹیرس ہتاکہ اوپر کا پورا فلور چھان مارا مگر وہاں کوئ بھی وہاں نہ تھا۔

نیچے اُترا تو دانیا بھی لوگوں کو تلاش کر رہی تھی شیراز کو دیکھتے ہی کہنے لگی یہاں تو کوئ بھی نہیں ہے۔

عامر بھی اُن تک پہنچا تو کہنے لگا۔

یار کوئ بھی نہیں ہے لوکیشن تو یہیں کی آرہی ہے پھر حارث کہاں ہے؟

دانیا نے کہا ہم ایک دفع اور پورا گھر چھان لیتے ہیں ہوسکتا ہے یہیں کہیں ہوں اور ہماری آہٹ سے چھپ گئے ہوں یا ہوسکتا ہے اوپر چھت پر ہوں۔

شیراز نے کہا میں نے اوپر کا پورا فلور تو دیکھ لیا ہاں مگر چھت نہیں دیکھی چلو اوپر بھی دیکھ لیتے ہیں ابھی یہ لوگ آگے بڑھے ہی تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عامر نے چلتے ہوئے موبائل پر ملِک کا نمبر ملِا کر فون کان سے لگایا تعکہ ایک دفعہ اور لوکیشن معلوم کر سکے۔

جب اچانک شیراز کے قدم ڈگمگائے۔

وہ زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔

دانیا اور عامر نے ایک ساتھ پہلے اُسے حیرت سے دیکھا پھر اسکی نظروں کی سِمت دیکھ کر دونوں ہی اپنی اپنی جگہ سانس روکے دُکھ اور ازیت میں گھرے اپنی جگہ جم سے گئے۔

زمین پر حارث کے خون میں ڈوبے کپڑے اور گھڑی پڑی ہوئ تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

اسکے کپڑے دیکھتے ہی شیراز بے جان ہوتے وجود کے ساتھ کپڑوں کو اٹھا کر سینے سے لگا کر رونے لگا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عامر کے کانوں میں ہنستی مسکراتی زندگی سے بھر پور شرارتوں میں ڈوبی حارث کی آواز گونج رہی تھی۔

"سر اِس سے اچھا تو میں شہید ہی ہوجاؤں یہاں تو کوئ ملتی نہیں وہاں کم سے کم حوریں تو ملیں گی۔"

عامر کی آنکھوں سے قطرہ قطرہ آنسو بہنے لگے۔

تینوں خود کو سمبھال نہیں پارہے تھے۔
کمرے میں گہری خاموشی چھائ ہوئ تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

اتنے میں دانیا کی آواز خاموشی کو توڑتے ہوئے گونجی۔۔۔

Support@classicurdumaterial.com

یہ بقاء کی جنگ اتنی مہنگی پڑ جائےگی مجھے گُمان نہیں تھا میں نے ہمشہ خود کو موت کے لیے تیار پایا. مگر اس جنگ میں اپنے بھائ جیسے دوست کو کھو دوں گی اس کا میں نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔

بس بہت ہوگیا میں اب آپ لوگوں کی جانوں کے ساتھ نہیں کھیل سکتی یہ جنگ میری اور میری ماں کی ہے۔

میں اکیلے لڑ لوں گی میں تنہا لڑلوں گی۔

میرے پیچھے رونے والا کوئ بھی نہیں میں مر بھی گئ تو کچھ نہیں ہوگا مگر آپ لوگوں کی جانیں بہت قیمتی ہیں۔

آپ لوگ پلیز لوٹ جائیں۔

میں اپنی جان تو دے سکتی ہوں مگر اپنے لیے آپ لوگوں کی قربانی میں سہہ نہیں پاؤنگی۔

میں حارث کے بعد اب آپ دونوں میں سے کسی کو بھی کھونے کا تصور بھی نہیں کرنا چاہتی۔

حارث میرے لیے انجان ہی تو تھا۔ کچھ دنوں پہلے ہی تو ملا تھا مجھے۔ مگر دیکھو مجھے کیا کچھ سکھا گیا۔

ان چند دنوں میں اس نے مجھے بتادیا کہ اگر انسان کے اندر انسانی حمدردی کا جزبہ ہو تو اسکے لیے رشتے معنی نہیں رکھتے۔ بنا کسی رشتے کے بھی انسان دوسرے کی مدد کر سکتا ہے۔ اس بے چارے کا نہ اس لڑائ سے کوئ تعلق تھا نہ اس میں اسکا کوئ مفاد تھا۔

دیکھو ایک یہ اجنبی تھا جس نے میرے لیے، مجھے انصاف دلوانے کے لیے، جس نے میری عزت کا غرور بچانے کے لیے۔ اک بے غیرت کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کے لیے اپنی جان دے دی۔

دیکھو وہ مجھے بتا گیا رشتے اگر خونی بھی ہوں مگر ان میں احساس نہ ہو تو وہ رشتے کسی کام کے نہیں ہوتے۔ جیسا کہ میرا باپ تھا۔ اُس میں احساس نہیں صرف مطلب پرستی بھری ہوئ تھی دوسرے کا دُکھ اُسے دُکھ نہیں لگتا تھا۔

جب کہ اگر احساس کا جزبہ انسان میں ہو تو غیر بھی دلوں میں گھر کر لیتے ہیں۔ایک اجنبی بھی دوسرے کی مدد کرنے کے لیے اپنی جان قربان کردیتا ہے۔

یہی تو فرق ہے انسان میں اور جانور میں۔

میرا باپ انسان کے روپ میں جنگلی جانور تھا جو اپنی بھوک مٹانے کے لیے کسی کو بھی چیر پھاڑ دیتا تھا چاہے اس کی سگی اولاد ہی کیوں نہ ہو، اسکا سگا باپ ہی کیوں نہ ہو۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

اور دیکھو حارث کو اس نے اجنبی ہو کر بھی میری جنگ میں خود کی پروا ہی نہیں کی اور۔۔۔۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ بولتے بولتے سِسک پڑی۔

پھر آنسو پوچھتے ہوئے بولی میں اب آپ لوگوں کو نہیں کھونا چاہتی میں فیصلہ کر چکی ہوں یہ جنگ میری ہے اور میں اکیلی لڑوں گی۔ آپ لوگ لوٹ جائیں کہ اب مجھ سے کھو دینے کا دکھ برداشت نہیں ہوگا۔

شیراز ابھی دانیا کو ٹوکنے کے لیے منہ کھول ہی رہا تھا مگر اس سے پہلے عامر بول پڑا "تو کیا یہ جنگ صرف تمھاری ہے دانیا؟"

"کیا باس نے تمھاری ہی فیملی کو ختم کیا؟؟

کیا صرف تمھاری ہی زندگی برباد ہوئ؟

نہیں دانی اس نے میری اور میرے خاندان کی زندگی بھی ختم کردی اور صرف میں اور تم ہی کیوں یہاں تو لاکھوں لوگوں کی زندگیاں برباد ہوئ ہیں اور ابھی لاکھوں زندگیاں برباد ہونے جا رہی ہیں۔ یہاں صرف میری اور تمھاری بات نہیں ہے۔ یہاں صرف میری یا شیراز کی جان کا سوال نہیں ہے یہاں تو لاھوں زندگیوں کی جانوں کا سوال ہے۔

نہیں دانیا یہ صرف تمھارے لیے لڑی جانے والی جنگ نہیں یہ تو ہر معصوم لوگوں کے لیے کی جانے والی جنگ ہے جو نا جانے کتنے ہی سالوں سے ایک قیدی کی ذندگی گزار رہے ہیں۔

یہ جنگ تو اُن ماؤں، بھنوں، بچیوں کو بچانے کی جنگ ہے جن کی ہر روز عصمتیں پامال کی جاتی ہیں۔

یہ جنگ تو دنیا کو باس جیسے فرعون سے بچانے کی جنگ ہے۔

یہ جنگ تو فرعون نُما انسان کو حالاک کرنے کی جنگ ہے۔

اور صرف تم ہی نہیں میں ، اور میری ٹیم بھی ہم سب ہی اس راہ میں یہ طے کر کے آئے ہیں کہ اب چاہے جان بھی چلی جائے اس دنیا کو باس جیسے جابر انسان سے آزاد کروا کر ہی دم لینگے بھلے اس کے لیے ہماری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔

آج حارث گیا ہے کل میں بھی جا سکتا ہوں۔ موت ہوگی تو ویسے بھی مر ہی جانا ہے۔

موت تو برحق ہے آج نہیں تو کل آنی ہی ہے کسی بھی بہانے سے ہی سہی۔

تو پھر کیوں نہ میں موت کے بجائے شہیدوں میں نام لکھوا لوں۔

اور حارث کی جان اتنی سَستی نہیں تھی کہ اسکے دشمنوں کو میں بیچ میدان میں چھوڑ کر بھاگ جاؤں۔

https://www.classicurdumaterial.com/

بلکہ اب تو میرے اندر بدلے کی آگ مزید بڑھ گئی ہے۔

Support@classicurdumaterial.com

حارث کی قربانی میں کبھی بھی رایئگاں نہیں جانے دوں گا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شیراز بھی کہنے لگا میں بھی گھر سے نکلتے ہوئے یہ ٹھان کے نکلا تھا کہ اب نئ زندگی ملے یا موت آجائے۔

میں دنیا کو اس فرعونی باس سے نجات دلوا کر ہی دم لونگا۔

میں گھر سے نکلتے ہوئے اپنے خاندان کو ہر رشتے کو وہیں چھوڑ کر آیا ہوں۔ اور جان دینے ہی آیا ہوں۔ میں جنگ ہارنے نہیں جیتنے آیا ہوں۔ اسکے پیچھے میری جان بھی چلی جائے مجھے پروا نہیں۔

ابھی شیراز مزید بول ہی رہا تھا کہ عامر کے موبائل پر مِلک کی کال آگئ۔

عامر نے فون کان سے لگایا تو دوسری جانب سے مِلک کی آواز گونجی۔۔

"سر حارث باس کے پاس ہے"۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial

عامر کی جیسے جان میں جان آئ۔

خوشی سے اسکی آنکھ سے تشکر بھرے آنسو بہنے لگے۔

مِلک نے مزید کہا۔۔

"ابھی ابھی باس کا پیغام سُنا ہے باس نے سِسٹم کے زریعے ہر طرف یہ پیغام دے دیا ہے کہ دانیا اور عامر اگر حارث کی زندگی چاہتے ہیں تو خود کو میرے حوالے کردیں اسنے آپ لوگوں کو صرف 24 گھنٹے کا ٹائم دیا ہے۔"

یہ تینوں ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے۔۔

اور سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ آگے کیا کرنا ہے۔

اتنے میں دانیا کی آواز اُبھری۔

اسنے عامر اور شیراز کی طرف دیکھتے ہوئے فیصلہ کُن انداز میں کہا۔

"میں اب مزید وقت برباد نہیں کر سکتی یہاں بیٹھ کر۔

میں حارث کو بچانے جا رہی ہوں مجھے اب چھُپ کر نہیں کھیلنا میں اب کھل کر جنگ لڑنا چاہتی ہوں۔ چھپن چھپائ والا کھیل بہت کھیل لیا۔ جب باس جانتا ہی ہے کہ یہ سب ہم کر رہے تو اب یہ چوہے بلی والا کھیل بند کر کے میں سامنے سے رو برو اس سے لڑنے جا رہی ہون۔ میں حارث کو کسی بھی قیمت پر وہاں سے نکالنا چاہتی ہوں۔

عامر نے بھی کہا "ہاں اب چھُپ کر نہیں اب کھُل کر جنگ کرنے کا وقت ہے"۔ مگر جزباتی ہوکر نہیں ہمیں ہوش و ہواس میں رہ کر کھیلنا ہے کہ وہ تعداد میں بہت ذیادہ اور ہم بہت کم ہیں۔ ہم حارث کو بچائینگے بھی تب ہی جب ہم خود زندہ بچینگے۔

اتنے میں دروازے پر بیل ہوئ۔

ان تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور اٹھ کھڑے ہوئے

ان تینوں نے ہی گنز نکالی اور لوڈ کر کے تان کر کمرے کے روازے کی جانب کھڑے ہوگئے۔

جب دس منٹ تک مسلسل بیل بجتی رہی تو عامر نے دانیا سے کہا میں یہاں سے سمجھالوں گا

تم ٹیرس کے زریعے یہاں سے نکلو۔ اور باہر سے ان کو گھیرو۔

دانیا سر ہلاتی ہوئ ٹیرس کی جانب بڑھنے لگی ہی تھی کہ عامر کا موبائل بج اُٹھا۔

مِلک کی کال تھی۔

ہیلو سر۔۔

ہاں بولو عامر نے اُجلت میں کہا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

سر دروازہ تو کھول دیں میں کب سے باہر کھڑا ہوں۔

Support@classicurdumaterial.com

اسکی بات سنتے ہی عامر نے دانیا کو روکا اور جا کر دروازہ کھول دیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ملک کو دیکھتے ہی عامر نے سوال کیا

"تم یہاں کیوں آگئے ؟"

کیا مطلب ہے کہ میں یہاں کیوں آگیا؟

ملک نے بھی عامر والے ہی انداز میں جواب دیا۔

میں آپ لوگوں کا ساتھ دینے آیا ہوں اور کیوں آوں گا۔

''مگر ملک ابھی سیچویشن بہت بگڑی ہوئ ہے''۔ عامر نے اسے سمجھانا چاہا۔

جانتا ہوں سر تبھی میں آیا ہوں کے اب موبائل پر نہیں خود جا کر لڑنا پڑے گا آپ کا ساتھ دینے کے لیے میدان میں اترنا ہی پڑے گا یہ اب موبائل میں چھپ کر لڑنے والی جنگ نہیں رہی۔ اب تو میدان میں اتر کر لڑنے والی جنگ بن گئ یے یہ

https://www.classicurdumaterial.com/

مگر مَلِک تمھاری جان کو خطرح ہے۔

Support@classicurdumaterial.com

عامر نے پھر بھی ایک دفہ اور اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا کمال ہے سر آپ ایک آرمی جوان کو کہہ رہے ہیں کہ جان کو خطرح ہے اس لیے میدان چھوڑ کر بھاگ جاؤ۔

نہیں سر یہ جنگ صرف آپ لوگوں کی نہیں پوری انسانیت کی جنگ ہے اور میں اس میں شہادت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

عامر نے مسکرا کر اسے گلے لگالیا اور کہا:

"مجھے فخر ہے کہ میرے پاس تم جیسے جاں باز جوان ہیں۔

ہم انشاءاللہ فتح حاصل کرینگے.

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

دانیا نے کچھ سوچ کر ان تینوں کو مخاطب کر کے کہا

باس نے 24 گھنٹے دیے ہیں تو اب ہمیں جزباتی فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔

اور جہاں تک میں باس کو جانتی ہوں وہ حارث کو مارے گا تب تک نہیں جب تک اسکو ہم نہیں مل جاتے۔

اسے یقین ہے کہ ہم اسے چھڑانے ضرور آئینگے اور نہ ہی وہ اتنا معصوم ہے کہ وہ ہم پر بھروسہ کر کے ہمیں اتنے آرام سے اپنے پاس آنے کی دعوت دے گا۔

جبکہ ہم نے اسکے بڑے بڑے لوگوں کو اتنی سخت سکیورٹی میں بھی اتنی آسانی کے ساتھ ماردیا تو وہ لازمی ہماری طاقت اور چالاکی جانتا ہے ہمیں پکڑنے اور مارنے کے لیے بہت جال بچھائے ہوئے ہونگے اس نے۔۔

تو ہمیں جلد بازی سے نہیں ہوش میں رہ کر پلین کر کے قدم اُٹھانا ہوگا۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عامر نے کہا ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔

اس معاملے میں ہمیں جزباتی نہیں ہونا چاہیے۔۔۔

پھر کوئ پلین ہے تمھاری نظر میں؟

عامر نے دانیا سے پوچھا۔۔

وہ کہنے لگی ہاں ایک پلین ہے۔۔

میں باس کے پاس جاؤں گی۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/

اور کسی طرح سے اسے ایک کمرے تک لے کر جاؤں گی۔

Support@classicurdumaterial.com

باقی آپ مجھ پر چھوڑدیں میں اسے سمبھال لونگی اور پیچھے سے آپ لوگ اسکے باقی کے مین اڈوں پر حملہ کردیجے گا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جب حملہ شروع ہوگا تو پھر وہاں بھی علم ہوہی جائے گا۔

ہم کچھ ایساانتظام کر لیتے ہیں کے ہمیں علم ہوجائے یا تو کوئ ٹائم فکسڈ کر لیتے ہیں۔

میں باس کو مارنے کی اپنی سی پوری کوشش کروں گی۔

حارث کو نکالنے کی بھی کوشش کرونگی۔

اور وہاں پر باقی کے جو بھی قیدی ہیں انکو بھی کوشش کرونگی کہ آزاد کرواسکوں۔۔

شیراز نے کہا میں کبھی تمھیں اس طرح اکیلے جانے کی اجازت نہیں دوں گا تمھیں جانا ہے تو میرے ساتھ جاؤگی۔

عامر نے دانیا اور شیراز کی باتیں سننے کہ بعد کہا دانیا مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے کہ تم کر سکتی ہو سب مگر باس کی وہاں لاکھوں کی تعداد میں فوج ہوں گی ان کے سامنے تم اکیلی۔۔

ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں اکیلے تمھیں بھیج دوں۔

شیراز تمھیں اس لیے روک رہا ہوں کہ تم باس کے لیے ایک عام انسان ہو وہ تمھیں مارنے میں لمحہ بھی نہیں لگائے گا۔

وہ ہمیں دینے کے لیے ایک سبق کے طور پر تمھیں مار دے گا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس لیے میں اور دانیا جائینگے باس کے پاس۔

شیراز تم مَلِک کے ساتھ باقی کے انتظام دیکھوگے۔

مَلِک نے کہا سر کچھ پلین میرے پاس بھی ہیں۔

عامر نے کہا ہاں بولو کیا پلین ہے؟

سر ہم چار ٹیمیں بنائینگے۔۔

ایک ٹیم ہوگی جو باس کے اہم اڈوں پر حملہ کریگی ان کو الگ الگ حصوں میں بانٹ دینگے تعکہ کوئ بھی اہم جگہ رہ نہ جائے۔

ایک ٹیم آپ کی اور دانیا کی ہوگی۔۔

ایک ٹیم میں اور شیراز اور کچھ اور لوگ بھی ہونگے۔۔

ایک ٹیم تمام جو قیدی ہونگے وہاں سے لے کر ان کو محفوظ مقامات پر منتقل کرینے کے لیے ہوگی۔ ہر سٹی میں ہم اپنے کیمپس لگا لیتے ہیں میں جو بتا رہا ہوں ان سب کا بندوبست میں باہر کر کے ہی یہاں آیا ہوں سب تیار ہیں باہر بس آپ کے ایک اشارے کی دیر ہے۔ آپکا ایک اشارہ چاہیے سب ٹوٹ پڑینگے۔

میرے ساتھ لندن کے بہت سارے آرمی کے جوان بھی شامل ہیں۔

باقی ہر ملک کے حساب سے ہمیں ایسے محفوظ مقامات کی ضرورت تھی جو لوگوں کو تحفظ کے ساتھ رکھ سکے جس ما انتظام میں اور ہمارے ساتھویں نے مل کر کیا ہوا ہے۔

جہاں سارے قیدی آزدی کے بعد منتقل ہوسکیں اور ان کی چپ نکالی جاسکے۔

ایک ٹیم باس کا سسٹم ہیک کرے گی اور اُس کا تمام تر ڈیٹا ڈلیٹ کردے گی۔

اب آجائیں کہ ہم کرینگے کیسے تو۔
آپ اور دانیا یہاں سے نکلیں گے میں تمام باقی کے لوگوں کو باس کے مین اڈوں پر بھیج دونگا۔
ہم سب ایک ساتھ ایک ہی وقت میں ہر طرف حملہ کرینگے۔

میں اور شیراز آپ لوگ جیسے ہی اندر حملہ کرینگے ہم کچھ اور بھی بندوں کہ ساتھ باس کے گھر کو باہر سے گھیر کر اٹیک کر دینگے وہ لوگ پریشان ہو جائینگے اندر آپ لوگ باہر ہم لوگ اور باقی جگہ کہ لوگ اپنے اپنے اڈوں کو سمبھالنے میں لگے رہینگے۔
تو باہر سے کوئ ان کی مدد کو آئے گا ہی نہیں سب اپنی اپنی جگاؤں کو بچانے میں مصروف ہونگے۔

باس کا سسٹم ہیک کر کے اسکا تمام کیش بھی موؤ کروا لینگے وہ کچھ ہی پل میں سڑک پر آجائے گا اور وہ کیش ہم آزاد لوگوں کو سیٹل کرنے میں لگا دینگے۔
باس کا دیوالیا نکل جائے گا۔

وہ کچھ ہی دیر میں سڑکوں پر آجائے گا اسکی آنے والی نسلوں تک فکیر ہوجائیے گی۔

ہاں ان سب کے بیچ ہم میں سے کوئی بھی مر سکتا ہے۔ تو ہمیں وہاں ہوش نہیں کھونے یہ جنگ جیسا ہی ماحول ہوگا۔ اس لیے ہمارا پورا فوکس صرف دشمنوں کو ختم کرنے پر ہوناچاہیے۔

تو جس جنگ کے لیے ہم برسوں سے کام کر رہے تھے اب وقت آگیا ہے کہ ہم اس پر عمل کر کے دنیا کو ایک فرعون اور اسکی ٹیم سے آزادی دلوادیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/

سب کو ہی مَلِک کا پلین بہت پاورفل لگا۔

Support@classicurdumaterial.com

عامر نے پلین پر کام جاری کر دیا اپنے تمام لوگوں کو انسٹرکشن دی اور سب کو باس کے ہر مُلک میں قائم اہم اڈوں کی جانب بھیج دیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

سب نے وقت طے کر لیا کہ ایک ہی وقت میں سب ہی جگہ اٹیک کریں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو گھنٹوں کے بعد عامر اور دانیا کو کیپ ٹاؤن کے لیے نکل جانا تھا۔

دانیا اپنے کمرے میں نماز پڑھ رہی تھی۔

جب اس نے نماز پڑھ کر سلام پھیرا تو شیراز کو اپنے بہت قریب بیٹھاپایا۔

اسنے ایک نظر شیراز کے چہرے پر ڈالی جہاں دنیا جہان کی فکریں تھیں۔

وہ مسکرا کر اسے دیکھتی ہوئ بولی شیز کیوں پریشان ہیں؟

خیراز نے بے چینی سے کہا۔

دانیا مجھے لگ رہا ہے میں تمھیں کھونے جارہا ہوں۔

جیسے مجھ سے تمھیں کوئ چھین کر لے جارہا ہے۔

میں تمھیں جانے نہیں دے سکتا یار۔۔۔

تم سوچو تو سہی میں تمھیں ایسے کیسے جانے دے دوں؟

بولو کیسے میں تمھیں اکیلا جانے دےدوں وہاں جہاں باس ہے۔

اس غلیظ انسان کے پاس یار مجھ میں اتنا حوصلہ نہیں کہ میں تمھیں بھیج دوں۔

میں بھی تمھارے ساتھ جاؤں گا وہ زیادہ سے زیادہ کیا کرے گا؟

مجھے مارے گا ہی نہ؟ اسکو مارنے دو میں کم از کم تمھارے سامنے تمھارے ساتھ تو رہوں گا۔

ایسے اکیلے میں وہ تمھارے ساتھ نہ جانے کیا کردے گا۔

پہلے ہی اتنا بڑا عیاش قِسم کا انسان ہے وہ اور اوپر سے وہ دشمنی پر اترا ہوا ہے اس وقت۔
میں تمھیں جانتے بوجھتے کیسے موت کے منہ میں دھکیل دوں؟

بلکہ ایک کام کرتے ہیں تم مت جاؤ میں اور عامر چلے جاتے ہیں میں تمھیں کہیں اور چھُپا دیتا ہوں۔
تم پاکستان چلی جاؤ میرے گھر میں میری فیملی کے ساتھ رہ لینا تم وہاں سکون سے رہوگی عزت کے ساتھ محفوظ رہوگی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں اور عامر حارث کو نکال لینگے باس کو مار دینگے مگر تم۔۔۔
دانی تم نہیں جاؤ وہ جگہ تمھارے لیے نہیں سہی میری جان وہ تمھارے قابل نہیں۔۔۔

دانیا اسکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئ اور اسکے ہاتھ پکڑ کر کہنے لگی۔

شیز کیا یہ سب جو میرے ساتھ یا میری ماں کے ساتھ ہوا یا جو آج تک دنیا جہاں کے بے قصور

لوگوں کے ساتھ ہو رہا ہے۔

یہ سب ایسے ہی چلتا رہے گا؟

ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں گے؟ صرف موت کے ڈر سے یا کچھ ہو نا جائے اس ڈر سے ؟؟؟

تو ہم تو پھر کبھی بھی اس خوف سے باہر نہیں آپائیں گے شیز کبھی نہیں آج میں ہوں تو کل کئ اور دانیا اورمایا جنم لینگی۔

اور ہر ایک کو شیراز جیسا انسان نہیں ملا کرتا۔

وہ کیا کرینگی؟

اور کیا میں آنکھیں بند کر کے بھاگ جاؤں؟

اپنی ماں کے قاتلوں کو اپنا بچپن، گھر خاندان، پہچان، سب کچھ چھیننے والوں کو میں باہر دندناتا ہوا گھومنے دوں؟

اور خود چھپ کر بیٹھ جاؤں؟

صرف موت کے ڈر سے؟

یہی ڈر تو ہے شیز جو باس نے ہمارے اندر بیٹھا دیا ہے۔

اسی ڈر اور خوف کا ہی تو اس نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اور ہمیشہ اٹھائے گا۔

اسی ڈر کی وجہ سے ہی تو وہ آج تک شیر بنا ہوا ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ کون ہے؟ بتائیں وہ انسان ہی ہے نا؟

ایک عام انسان جس کو چوٹ لگے تو درد بھی ہوگا، جو ہمیشہ کی زندگی لکھوا کے نہیں لایا موت اسکو بھی آنی ہے۔

وہ بلکل ایک عام سا انسان ہی تو ہے ہمارے خوف نے اسے شیر بنا رکھا ہے، ہمارے خوف نے اسے باس بنا رکھا ہے

جس دن دنیا نے اس سے ڈرنا چھوڑ دیا اس دن وہ کس پر حکمرانی کرے گا؟

کسی پر بھی تو نہیں۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

شیز لوگوں کو اُسکے ڈر سے نکالنا ہے۔ لوگوں کو بتانا ہے کہ وہ انسان ہی ہے ایک عام سا انسان۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ کوئ خدا نہیں ہے جو ہر ایک کی زندگی تباہ کر دیتا ہے۔

اور وہ صرف میرا اور آپکا ہی نہیں قران کا بھی تو مجرم ہے۔

کیا اس بد بخت کو ہم ڈر اور خوف سے چھوڑ دیں؟

نہیں شیز میں اللہ کے سامنے شرمندہ نہی ہونا چاہتی۔

یاد کریں حضرت بی بی ذینب کو کیا وہ ڈر گئ تھیں؟

ان کے پاس نہ ہی ان کے والد رہے تھے نہ ہی بھائ مگر انھوں نے کس طرح ظالموں کے

سامنے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

کسی کی حممت تھی کہ کوئ اُنھیں ہاتھ بھی لگا پائے؟

نہیں نہ اور میں بھی اکیلی نہیں میرا رب میرے ساتھ ہے۔

وہ ہی تو عزت دینا جانتا ہے وہ چاہے تو کسی کے باپ میں بھی اتنا دم نہیں کہ میری عزت لوٹ کے لے جائے۔

میرا اللہ تو کہتا ہے تم جہاد میں آگے بڑھو میں تمھارا ساتھ دوں گا جب اللہ ہمارے ساتھ ہے تو کیا ہم تنہا ہو سکتے ہیں؟

https://www.classicurdumaterial.com/

میں اگر اسکو اپنے اوپر ہاوی آنے دوں گی تو پھر وہ تو فرعون بنے گا ہی نا۔

Support@classicurdumaterial.com

اگر جو میں اس سے لڑ بیٹھوں اپنی عزت بچانے کے لیے اپنی جان کی بھی پروا کیے بنا تو کیا اللہ میرا ساتھ چھوڑ کر مجھے تنہا کردے گا؟

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کیا آج تک اسنے مجھے کہیں تنہا چھوڑا؟ ہر جگہ ہی تو اسنے میری عزت کی حفاظت کی آگے بھی کرے گا۔

اور رہی بات جان کی تو اگر لکھی ہے تو آپ کی گود میں بھی لیٹے لیٹے آجائے گی۔ اور اگر نہیں لکھی تو باس کے محل میں بھی کبھی نہیں آسکتی۔

اور پھر آپ بھی تو آہی جائیے گے آپ کون سا کہیں دور ہونگے گھر کے باہر ہی تو ہونگے۔

ہم ساتھ ہیں نا؟ شیز تو پھر سب کچھ اللہ کے اوپر چھوڑ دیں اور بس دعا کریں کہ اللہ ہمیں عزت کے ساتھ کامیابی عطا کرے.

آمین۔

شیراز نے مسکرا کر اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیے اور کہا۔

میں باہر ہی ہوں گا تم ایک بار دل سے میرا نام پکارنا میں سب توڑ تاڑ کے اندر آجاؤں گا۔

دانیا مسکرا کر کہنے لگی "ہاں بلکل تامل فلموں کے ہیرو کی طرح دروازے پر ایک لات مرانا گاڑیاں اُڑنے لگیں گی لوگ دس دس فٹ اونچا اُڑ کر نیچے گرینگے"۔

دانیا کی بات پر دونوں ہی ہنسنے لگے۔

دانیا نے شیراز کی آنکھوں میں آئے آنسو پوچھتے ہوئے کہا "جو قسمت میں لکھا ہے وہ تو ہونا ہی ہے۔

مگر آج میرے دل میں بے چینی نہیں ہے شیز میں بہت پر سکون ہوں۔

میں نے اپنا بہترین دیا ہر امتحان میں اپنا بیسٹ کردار ادا کرنے کی کوشش کی۔

میں اگر ڈری بھی تو کسی کے آگے ہار نہیں مانی میں نے کبھی بھی۔ اور دیکھیں میں نے سب سے ہی بدلا بھی لیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جہاں اس زندگی میں ،میں نے بہت آزمائشیں دیکھی وہاں میں نے دل کا سکون بھی تو پایا ہے آپ کی صورت میں۔

شیز میں نے آپ سے کبھی بھی نہیں کہا مگر آج کہتی ہوں۔

میں آپ سے بے حد محبت کرتی ہوں۔

مجھے آپ کی محبت آپ کے ساتھ پر فخر ہے۔

اور اگر اللہ نے مجھے مزید زندگی دی تو میں وہ سسری زنگی آپ کے ساتھ جینا چاہتی ہوں۔ ویسی ہی زندگی جس کا میں نے خواب دیکھا تھا۔

میں گھر بسانا چاہتی ہوں، آپ کے ساتھ آپ کے سائے میں محفوظ چھت کے نیچے رہنا چاہتی ہوں آپ کے ساتھ ایک نارمل زندگی جینا چاہتی ہوں۔ میں چھوٹے سے گھر کو سجا سنوار کر وہاں بے فکری کی نیندسونا چاہتی ہوں۔

جہاں عزت کو کھو دینے کا کوئ خوف نہ ہو جہاں لُوٹ جانے کا کوئ ڈر نہ ہو۔

جہاں قدم قدم پر تشدد نہ ہو بس محبت، عزت، اور سکون ہی سکون ہو۔

میں بس عزت والی گھریلو زندگی جینا چاہتی ہوں۔ جیسے ہر لڑکی جیتی ہے عزت کے ساتھ تحفظ کے ساتھ بے فکر ہو کر۔

اوراگر مر گئ تو بھی شیز بہت خوش ہوں کہ میں نے ایک حسین محبت پالی۔ اب میں مکمل ہوگئ

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہوں۔

آپ کو پا کر میں مکمل ہوگئ ہوں شیز بلکل مکمل۔

شیراز نے اسکو اپنے سینے سے لگالیا۔

اور کہا دانی اگر تمھیں کچھ بھی ہوا پہلے تو میں باس کو چھوڑوں گا نہیں۔ اور دوسری بات کہ میں تمھارے بنا جی بھی نہیں پاؤں گا۔

تو بس اگر موت ہوئی تو تم اکیلی نہیں جاؤگی۔

میں بھی پیچھے ہی آجاؤں گا۔ یہ بات تو تم لکھ لو کہ اب مجھ سے پیچھا تمھارا چھوٹ نہیں سکتا مرنے کے بعد بھی وہاں آجاؤں گا تمھارے پیچھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ دونوں ایک دوسرے کے آنسو پوچھتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔

کہ دروازے پر دستک ہوئ۔

دانیا سیدھی ہو کر بیٹھ گئ۔

شیراز نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔

باہر عامر کھڑا تھا۔

شیراز نے اسے اندر آنے کے لیے جگہ دی۔

وہ اندر آکر صوفے پر بیٹھ گیا اور شیراز کو دیکھ کر بولا شیراز پریشان نہیں ہونا دانیا کی عزت میری زمیداری ہے۔

ہاں وہاں اندر ہماری مدد کو اس بار کوئ بھی موجود نہیں ہوگا مگر پھر بھی جب تک میں زندہ ہوں میں دانیا کی عزت پر ایک آنچ بھی نہیں آنے دوں گا۔

تم لوگ بھی ٹیم کو لے کر وقت پر پہنچ جانا۔

پھر وہ گھڑی کو دیکھتے ہوئے کھڑا ہوگیا۔

اور شیراز کی طرف بانہیں کھول کر کہنے لگا۔

میری کبھی بھی کوئ بات بُری لگی ہو تو مجھے معاف کر دینا کہ اس کے بعد پتا نہیں زندگی معافی مانگنے کا موقعہ بھی دے گی یا نہیں۔۔۔

شیراز نے اسے کھینچ کر گلے لگا کر کہا تُو میرا یار ہی نہیں میرا بھائ بھی ہے۔ میں تو تیرا احسان مند ہوں کہ تم نے مجھے دانیا سونپ دی۔

بلکہ تم مجھے معاف کر دینا جانے انجانے میں میں نے تمھارے ساتھ کوئ زیادتی کردی ہو تو۔

دونوں ہی ایک دوسرے سے گلے لگ کر اپنے آنسو ایک دوسرے سے چھپا رہے تھے۔

عامر نے انگلیوں سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اور شیراز سے الگ ہوتے ہوئے دانیا کی جانب دیکھا اور بڑھ کر دانیا کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا۔ میں اس سفر میں تمھارا محافظ ہوں۔ تم اپنی عزت کو لے کر پریشان نہیں ہونا مقابلہ کرنا ڈٹ کر باقی ہمارے ساتھ اللہ ہے نا تو انشاء اللہ ہم یہ جنگ جیت لینگے۔

وہ بولتے ہوئے دروازے کی جانب قدم بڑھاتا ہوا مزید کہنے لگا۔

دانیا میں تمھارا باہر گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں تم 15 منٹ میں آجاؤ۔

یہ کہہ کر وہ کمرے سے نکل گیا۔

دانیا نے چادر اوڑھی شیراز اسکو مسلسل دیکھ رہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

دانیا نے آئینے میں ایک نظر خود پر ڈالی اور مڑ کر شیراز کے سامنے جا کر کھڑی ہوگئ۔

Support@classicurdumaterial.com

شیراز نے کھینچ کر اسے گلے سے لگا لیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بنا کچھ کہے دونوں ایک دوسرے سے لپٹے رہے۔

پھر شیراز نے اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر کہا اللہ کی امان میں اپنی جان کو بھیج رہا ہوں۔

اللہ میری دانی کی جان کی، عزت کی، آبرو کی حفاظت کرے۔

شیراز نے دانیا کی ٹھوڑی کو اپنی شہادت کی انگلی سے اوپر کیا اور کہا پریشان نہیں ہونا میں بھی پیچھے ہی آرہا ہوں۔

اور ایک بات اور وہاں کچھ بھی ہوجائے دانی کچھی بھی کا مطلب ہے کچھ بھی اس جنگ میں

اگر میرے منہ میں خاک لیکن پھر بھی اگر اس جنگ میں تم اپنی عزت نہ بھی بچا پائی تو بھی تم مجھے اتنی ہی عزیز ہوگی جتنی کہ آج ہو۔ تم مجھے ہر حال میں قبول ہو بلکل ایسے ہی جیسے ابھی قبول ہو۔ میں تم سے تب بھی اتنی ہی شدید محبت کروں گا اور ہمیشہ کرتا رہوں گا۔
ایک سیکنڈ کو بھی خودکشی کا خیال ذہن میں نہیں لانا۔ بھلے اسکو مار دینا مگر خود کو کبھی نہیں۔
تم میرے لیے ہر حال میں معتبر ہو۔ میں تمہاری تب بھی اتنی ہی عزت کروں گا جتنی کہ آج میرے دل میں تمہاری عزت اور قدر ہے۔

دانیا اسکی بات پر اسکو حیرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پھر سے اسکے سینے سے لگ کر روتے ہوئے کہنے لگی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

شیراز آپ میرے لیے واقع میں میرے صبر کا انعام ہیں اللہ نے مجھے زندگی میں ہی جنت کا ساتھی دے دیا ہے۔

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

شیراز اسکو سینے سے لگائے لگائے ہی مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

اب تو بے فکر ہو کر جنگ لڑنا کہ یہاں مر بھی گئے تو جنت میں دوبارہ ملیں گے اور ویسے بھی میں ابھی کونسا دور ہوں گا تم سے میں بھی آجاؤں گا باس کے محل کے اندر بلکل وقت پر۔۔
اسکو پھر ایک بار سینے سے لگا کر چوم کر اسکی چادر کو اچھی طرح سر پے ٹِکا کر اسے کندھے سے پکڑ کر کمرے سے باہر لے جاتے ہوئے اسکو بار بار کہتا رہا بس تم پریشان نہیں ہونا میں

تمھارے ساتھ ہوں۔

دانیا کمرے سے نکلنے سے پہلے شیراز کو دیکھ کر کہنے لگی۔

شیز میں اپنا خیال رکھوں گی آپ بھی اپنا خیال رکھیے گا پریشان نہیں ہونا بلکل بھی۔

شیراز مسکرا کر سر ہاں میں ہلا دیا۔

دانیا نے اسکے گالوں کو چوم کر کہا۔

i really love you shezzz

اپنا خیال رکھیے گا۔ اللہ حافظ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

شیراز نے دانیا کو گاڑی میں بیٹھا کر گاڑی کی ونڈو سے جھک کر عامر کو کہا۔ صرف میری بیوی کا ہی نہیں اپنا بھی خیال رکھنا مجھے تم بھی بہت عزیز ہو اس لیے مجھے تم بھی میرے پاس چاہیے ہو ہمیشہ۔

عامر مسکرا کر سر ہلا کر اس کو فی امان اللہ کہتا ہوا گاڑی اسٹارٹ کیے نکال لے گیا۔

شیراز دور تک ان کی گاڑی کو دیکھتا رہا یہاں تک کے گاڑی اسکی نگاہوں سے اوجھل ہوگئ۔

وہ دل ہی دل میں ان دونوں کے لیے آنکھیں بند کیے دعائیں مانگنے لگا۔

مِلک نے شیراز کے شولڈر پر ہاتھ رکھ کر کہا فکر نہیں کرو جیت ہماری ہی ہوگی چلو تم بھی تیار

ہوجاؤ کچھ دیر بعد ہمیں بھی نکلنا ہے۔

شیراز ہاں میں سر ہلا کر اُس کے ساتھ اندر کی جانب بڑھ گیا۔

دانیا اور عامر ائیر پورٹ سے فلائٹ لے کر کیپ ٹاؤن لینڈ کر چکے تھے۔

ائیر پورٹ میں عامر کے ایک بندے نے خاموشی سے قریب سے گزرتے ہوئے عامر کی کوٹ کے جیب میں کچھ ڈالا اور ڈالتے ہوئے بنا رکے گزر گیا۔

عامر نے پوکٹ میں ہاتھ ڈال کر محسوس کر لیا کہ اس میں چابی ہے۔

ایئر پورٹ سے باہر نکلتے ہی عامر نے چابی اپنی جیب سے باہر نکالی تو چابی کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا کاغز کا ٹکڑا ملا جس میں گاڑی کا نمبر لکھا ہوا تھا۔

اور ساتھ ہی پارکنگ نمبر بھی درج تھا۔

عامر نے وہ کاغز غور سے دیکھ کر منہ میں رکھ لیا اور نگل گیا۔

گاڑی میں بیٹھ کر وہ دونوں ہی باس کے محل کی جانب چل پڑے۔

اب تک دونوں نے ہی اپنا ہلیا تبدیل کیا ہوا تھا۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عامر گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا اور دانیا فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

ایک گہری خاموشی دونوں کے بیچ میں چھائی ہوئی تھی۔

وہ دونوں ہی جانتے تھے اب یہاں سے ایک تکلیف دے سفر شروع ہونے جا رہا ہے۔

وہاں ان کو کتنا ٹورچر کیا جا سکتا ہے اور کس حد تک کیا جائے گا یہ وہ دونوں اچھی طرح جانتے تھے۔

دونوں ہی اپنی اپنی جگہ خاموشی سے سفر طے کر رہے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عامر نے دانیا کی جانب ایک نظر ڈالی وہ بلکل سپاٹ چہرے کے ساتھ ونڈ اسکرین سے باہر نظریں جمائے ہوئے کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔

عامر نے گلا کنگھار کر دانیا کو کو گہری سوچ سے نکالتے ہوئے کہا۔

دانی زندگی بے شک بہت مشکل سفر ہے جہاں قدم قدم پر صرف آزمائشوں کے سوا کچھ بھی نہیں رکھا۔

اور ہر آزمائش سے پاس ہو کر نکل جانے والا ایک بہادر انسان ہوتا ہے۔

جیسے کہ تم ہو۔۔ تو گھبرانہ نہیں جس طرح آج تک ہر امتحان میں کامیاب ہوئی ہو آج بھی ہوجاؤگی۔

ایک نظر اپنے پچھلے وقتوں پر ڈالو کوئی ایک بھی امتحان ایسا نہیں جس کو تم نے بہترین طریقے سے سر انجام نہ دیا ہو۔

تو بس تم بے خوف ہوکر یہ آخری امتحان بھی جیت جاؤ، اس وقت سے گزر جاؤ کہ تمھاری اس بہادری سے دنیا کی ہر لڑکی سبق سیکھ سکے کہ ہر خوف سے بھاگنا یا چھپنا نہیں چاہیے بلکہ اسکا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیے۔

نہ صرف مسلہ ختم کرو بلکہ کبھی کبھی ایسے مسلے پیدا کرنے والوں کو بھی ختم کردو جو تم سے جینے کا حق چھین لیں۔

اور ختم نہ بھی کرسکو تو بھی ان کو ایک گہرا ذور دار تھپڑ ضرور مار دو کہ آئندہ وہ کبھی کسی کے ساتھ ایسا نہ کرسکے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ پھر بھی خاموش رہی تو وہ مزید بولنے لگا۔

زندگی تو دانی ہر ایک کی آزمائشوں سے بھری ہوتی ہے آسان تو کسی کی بھی زندگی نہیں ہوا کرتی۔ بس لوگ تمھارے جیسے ہوکر اپنی مشکلوں کو حل کرنیں لگ جائیں تو سب بہت آسان ہوجائے۔

دانیا نے پلٹ کر اسے دیکھا اور کہا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

زندگی کس حد تک مشکل ہے یہ میں آج بھی ناپ نہیں سکی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

زندگی میں کتنی آزمائشیں میں نے دیکھیں انکو گِن پانا بھی میرے بس میں نہیں ہے مگر عامر یہ کہنا کہ ہر انسان کی زندگی آزمائشوں سے بھری ہوتی ہے یہ میں نہیں مانتی۔

ہاں ہوتی ہیں آزمائشیں مگر اس حد تک؟؟؟؟

نہیں عامر یہ جو آزمائشیں اللہ لیا کرتا ہے نا

وہ اللہ ہر ایک سے نہیں لیتا وہ صرف اپنے چنُے ہوئے لوگوں سے آزمائشیں لیتا ہے۔

اور پتہ ہے اللہ کو جتنا زیادہ اپنے جس بندے پر یقین ہوتا ہے۔

وہ اسکو اُتنے ہی سخت آزمائشوں میں ڈال کر امتحان لیتا ہے۔

اس میں کمال میرا نہیں میرے رب کا ہے کہ اس نے اگر مجھے چنُ کر مجھ پر آزامئشیں ڈالی ہیں تو مجھے اس قابل بھی بنایا ہے کہ میں ان کا سامنا کر سکوں۔

اور اصل میں بنا قابل بنائے اللہ ہم سے کبھی آزمائشیں لیتا بھی نہیں ہے۔

وہ تو بس انسان ہی اپنی پہچان نہیں کر پاتا اور گھبراجاتا ہے، ڈر جاتا ہے۔

وگرنہ وہ کبھی ہار نہیں سکتا۔ اگر انسان حمت کرلے تو مشکلوں سے نکلنا کونسا مشکل کام ہے؟؟

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہمیں نہ خود پہ بھروسہ ہوتا ہے نہ اللہ پر ہر بات کا الزام قسمت پر ڈال کر ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ جاتے ہیں۔

آج کتنی ہی لڑکیاں صرف ڈر سے قید ہیں۔

ہر روز اپنی عزت کو اپنے ڈر کے آگے بیچ دیتی ہیں۔

اگر وہ نڈر ہوجائیں کیا کسی میں مجال ہے کہ وہ ان کی عزت کو بیچ سکے ؟

وہ یہ کیوں نہیں سوچتی کہ زیادہ سے زیادہ کیا ہوجائے گا؟

وہ جان سے مار دے گا؟ تو مار دے--

بھلا بنا عزت کے جینا بھی کوئی جینا ہے ؟

تو ہم کیوں اور کس سے ڈریں جب کہ زندگی لینے اور دینے کا کام اللہ کا ہے کسی انسان کی اتنی اوقات نہیں کہ وہ اپنے یا دوسرے انسان کی جان لے لے۔

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ آزمائشوں سے گھبرا کر خود کشی کر لیتے ہیں۔ جبکہ موت کا وقت تو طے شدہ ہے یہ تو ہم جیسے کمزور لوگ ہی ہوتے ہیں جو ڈر سے خودکشی کر لیتے ہیں۔

خود کشی بھی ہماری بے وقوفی ہوتی ہے۔

موت کا وقت تو طے ہے جب وقت لکھا ہے موت کا تو اس وقت آنی ہی آنی ہے اگر ہم خاموشی سے انتظار کرلیں تو موت ہمیں حلال میسر ہوجائے۔

ہم بس جلد بازی میں موت کے طے شدہ وقت کو حرام میں بدل لیتے ہیں۔

ورنہ موت تو اُسی وقت لکھی ہوتی ہے۔ وہ تو بس بہانے ڈھونڈ رہی ہوتی ہے اور وہ بہانہ ہم اسے فراہم کر کے اپنی حلال موت کو بھی حرام بنا کر دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اگر موت نہ لکھی ہو تو آپ بلندیوں سے بھی کود جاؤ آپ نہیں مر سکتے۔

ہم خود ہی لڑ کر زندگی کی جنگ سے نکل نہیں پاتے اور گِلا اپنے رب سے کرتے ہیں کہ ہمیں ہی کیوں آزمائشوں میں ڈالا ہوا ہے۔

جب کہ ہمیں تو خوش ہونا چاہیے کہ کائنات میں رب کی کتنی ہی مخلوقات ہیں مگر ان سب میں رب نے ہمیں چنُا اور امتحان لیا۔ تعکہ وہ انعام جو اللہ نے ہمارے لیے رکھا ہوا ہے وہ ہمیں دے سکے۔

مگر انسان اتنا جزباتی ہے کہ ان سب پر لات مار دیتا ہے صرف گھبرا کر ڈر سے وہ ہر چیز گنوا دیتا ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عامر نے ایک نظر دانیا کی جانب دیکھا اور اپنی جیب سے نکال کر کچھ دانیا کی جانب بڑھا کر بولا

یہ زہریلی ٹیبلیٹ ہے جو میں یہ سوچ کے لایا تھا۔ کہ وقتِ ضرورت ہم استعمال کر لینگے۔

کیوں کہ دانیا ہم اپنے ساتھ اندر کچھ بھی نہیں لے کر جا سکتے مگر یہ دوا ایسی ہے جو ہم اپنے پاس چھپا ضرور سکتے ہیں ایک میں نے بھی چھپائی ہوئی ہے کہ اگر ہمارے بس میں کچھ نہ رہا تو آخری اوپشن یہی بچے گا۔

مگر تمہاری باتیں سُن کر دل نے یہ بات بھی ختم کردی کہ بے شک میں حلال موت پر حرام کو ترجیع دے رہا ہوں۔

اگر میری موت لکھی ہے تو آنی ہی ہے۔ پھر میں حرام کا راستہ کیوں چنُو اور اگر نہیں لکھی تو کتنی بھی ایسی دوائیں کھا لوں یا باس کی کتنی ہی گولیاں کھا لوں موت کا وقت نہیں ہے تو نہیں آئے گی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ مسکرا کر ٹیبلیٹ کو باہر پھینکنے ہی لگا تھا کہ دانیا نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر دوا پھینکنے سے اُسے روک دیا۔

عامر نے حیران ہو کر دانیا کو سوالیا نظروں سے دیکھا تو وہ مسکرا کر کہنے لگی۔

ہم خودکشی نہ سہی کسی اور کی جان تو اس سے لے ہی سکتے ہیں اور وہ بھی باس جیسے انسان کی جان۔

اور کچھ تو لے کر اپنے ساتھ جا ہی نہیں سکتے کیوں نہ اس سے ہی کام چلالیں۔ وہ مسکراتے ہوئے عامر کو دیکھتے ہوئے آنکھ مار کر بولی تو عامر اس کی بات کو سمجھ کر مسکرا دیا اور ایک دوا خود رکھتے ہوئے ایک دانیا کی جانب بڑھادی۔

وہ دونوں محل کے قریب پہنچے سامنے ایک سو فِٹ اونچی دیوار تھی۔ محل کا دروازہ بھی اتنا ہی اونچا تھا جس کے سامنے کھڑا ہوا انسان چونٹی کی مانند لگے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

عامر نے اپنی گھڑی سے بیپ دے کر سب کو انفارم کر دیا کہ وہ لوگ باس کے محل پہنچ چکے ہیں اور اندر جا رہے ہیں۔

گاڑی ایک سائڈ میں پارک کر کے عامر گاڑی سے اترا دوسری جانب سے دانیا بھی فرنٹ ڈور کھولے باہر آگئ۔

عامر نے دانیا کی جانب گاڑی کی چابی اچھال دی جو دانیا نے کیچ کرلی۔

دونوں نے گیٹ پر پہنچ کر ایک ایک بیپ اور دی اور جیسے ہی دروازے کی طرف عامر نے ہاتھ بڑھایا دروازہ خود ہی کھل گیا۔

کچھ لوگ باہر آئے اور عامر اور دانیا کی چیکنگ کی دانیا سے گاڑی کی چابی لے لی۔

پھر عامر کو کھینچتے ہوئے اندر بڑھ گئے۔ ایک نے دانیا کے بالوں کو مُٹھی میں جکڑ کر اسے بھی کھینچتا ہوا اندر لے گیا۔

محل کے اندر پورا شہر آباد تھا۔ اندر الگ الگ بے شمار محل جیسے گھر بنے ہوئے تھے الگ الگ بے شمار بلڈنگز تھیں۔

دانیا پورے راستوں کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی۔

بہت عورتیں تھیں جن کے پیروں میں بیڑیاں بندھی تھیں اور وہ ان بیڑیوں کے ساتھ بھی کام کر رہی تھیں۔

بہت مرد بہت عورتیں وہاں اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ان دونوں کو ایک گاڑی میں ڈال کر وہ لوگ کہیں لے کر جا رہے تھے۔

دانیا نے ونڈو سے باہر دیکھا۔

ایک بہت بڑا میدان تھا جہاں عورتیں منشیات کی پیکنگ کر رہی تھیں وہاں بہت بچے بھی تھے اور عورتیں بھی تھیں۔

پھر تھوڑا آگے جاکر ایک جانب محل بنے ہوئے تھے تو دوسری جانب باغات تھے جہاں مختلف عورتیں فصلوں کی کٹائی کا کام کر رہی تھیں۔

گاڑی ایک حسین محل کے دروازے کے باہر روک دی گئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ان دونوں کو گاڑی سے گھسیٹتے ہوئے اتارا گیا ان دونوں کی چیکنگ ہوئی اور ہر ایک چیز ان کی اتار لی گئی یہاں تک کہ گھڑی بھی۔

دونوں کو گھسیٹتے ہوئے محل کے اندر لے جایا گیا۔

جیسے ہی ان دونوں کو ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں لے جاکر بیٹھایا۔

ایک آدمی قریب آیا اور عامر کو لاتیں مارتا ہوا بولا بہت چربی چڑھ گئ ہے تجھ میں باس ہی کے گینگ کے ہوتے ہوئے باس کے ہی لوگوں کو بھڑکا کرباس کا نمک کھا کر باس کے ساتھ ہی غداری کرتے رہے ہو۔

اسکا انجام کتنا بُرا ہوگا یہ تو تمھیں اب پتہ چلے گا۔

وہ اسے لاتیں مارتا رہا جب اسکی نظر دانیا پر گئ وہ گندگی بھری نظروں سے دانیا کو دیکھتا ہوا مسکرا کر بولا واہ بھئ آج تو یہ آفت بھی آئ ہے۔

وہ دانیا کے قریب آیا اور دانیا کے پیچھے ہاتھ مار کر بولا آج تو باس کے ساتھ ہمارے بھی مزے آئینگے۔

جیسے ہی اسنے دانیا کی بیک پر ہاتھ مارا دانیا نے ایک زناٹے دار تھپڑ اس کے گال پر ماردیا۔

وہ غصے میں غراتا ہوا آگے بڑھا ہی تھا کہ پیچھے سے کسی کی آواز آئ رُک جاؤ "روکی" دانیا نے نظر اٹھا کر سامنے سے آتے ہوئے شخص کو دیکھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ ایک اونچے لمبے قد کا دیکھنے میں 40 سال کی عمر تک کا چوڑا مرد تھا۔ مگر باس کی عمر 50 سے اوپر کی تھی یہ وہ جانتی تھی۔

جو چلتے ہوئے اس کی ہی جانب آرہا تھا۔

ہاتھوں میں بہت ساری انگھوٹیاں گلے میں لاتعداد سونے کی چین ڈالے ایک ہاتھ میں جلتی ہوئ سگار تھی تو دوسرے ہاتھ میں گن تھی۔

وہ قریب آکر بولا زہے نصیب آج تو ہماری قسمت کھل گئ ہمارے غریب خانے میں دانیا صاحبہ خود چل کر تشریف لائ ہیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ کہتے ہوئے سامنے رکھے بڑے سے روئل سنگل صوفے میں بیٹھ گیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اور کہنے لگا مجھے ایک کہانی یاد آرہی ہے ایک لومڑی تھی پورے جنگل میں اپنی چالاکیوں کی وجہ سے مشہور تھی ہر وقت اکڑ کر رہا کرتی تھی خود کو جنگل کی ملکہ سمجھتی تھی جب اچانک جنگل میں شیر آجاتا ہے۔ جنگل میں سب ہی شیر سے ڈر جاتے ہیں۔

سب لومڑی سے پوچھتے ہیں تمھیں ڈر نہیں لگتا شیر سے تو وہ اکڑ کر کہتی ہے۔ نہیں میں کیوں ڈرنے لگی شیر سے اتنے میں پیچھے سے شیر کو آتا دیکھ سب ہی وہاں سے ڈر کر بھاگ جاتے ہیں رہ جاتی ہے تو صرف لومڑی شیر بس ایک بار غراتا ہے اسکی غراہٹ کو دیکھ کر لومڑی ساری اکڑ نکل جاتی ہے۔ اور بھیگی بلی کی طرح اپنی ہار تسلیم کر لیتی ہے اور اسکی رعایا بن جاتی ہے۔

اسکی کنیز بن کر روز اسکے تلوے چاٹتی ہے۔

تو میں کیا سمجھوں آج تم یہاں اپنی اکڑ اور غرور توڑ کر میرے دربار میں حاضری دے رہی ہو اسکا مطلب ہوا کہ تم نے اپنے گھٹنے ٹیک دیے؟

دنیا جہاں میں شیرنی بن کر گھومنے والی آج میرے سامنے اپنی ہار تسلیم کیے بیٹھی ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تو کیا تم آج یہاں ہارمان کر آئی ہو؟

تمھاری ماں نے کہا تھا کہ میرا غرور ہے میری بیٹی مر جائےگی مگر تمھارے سامنے ہار نہیں مانے گی۔

دیکھو آج تم مجھ سے ڈر کر یہاں موجود ہو اب سب کے سامنے اپنی ہار تسلیم کرو اور میرے پیروں میں اپنا سر رکھ کر اپنی چادر رکھ کر بولو کے تم میری غلام ہو اور ہمیشہ وہ ہی کروگی جو میں تم سے چاہوں گا۔

تم میری کنیزہ بن کر زندگی بھر میری خدمت کروگی۔

میں ہی تمھارا مالک ہوں اور آج سے تم میرے ہی کہنے پر چلوگی جو میں کہوں گا بس وہی کیا کروگی۔

دنیا نے غصے سے کچھ بولنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ عامر نے اسے اشارے سے کچھ کہا وہ اپنا منہ بند کرگئ۔

اور آگے بڑھ کر باس کے سامنے جاکر کھڑی ہوگئ دو منٹ اسکے مکروح چہرے کو دیکھتی رہی اور پھر جھک کع اپنی چادر اتارتے ہوئےاسکے قدموں میں رکھتی ہوئ زمین پر بیٹھ گئ۔

اور کہنے لگی میں اپنی ہار تسلیم کرتی ہوں اور تمھاری کنیز بن کر ہمیشہ رہنا چاہتی ہوں تم جب جیسا کہوگے میں ویسا ہی کروں گی۔تم میرے حاکم ہو اور میں ہمیشہ تمھاری غلامی میں رہنا چاہتی ہوں۔

دانیا کے الفاظ سنتے ہی وہ انچی آواز میں ہنستے ہوئے اپنے لوگوں کی طرف دیکھ کر کہنے لگا دیکھا تم لوگوں نے کس طرح سے میں لوگوں کا غرور اور تکبر توڑتا ہوں۔

میں ہی ہوں اس پوری دنیا کا مالک واحد میں۔ میرے سامنے کبھی بڑا بن کر کھڑے نہ ورنہ انجام دیکھ لو۔

اسکا پورا خاندان برباد کردیا میں نے صرف ایک اکڑ کی وجہ سے اور دیکھو آج یہ میرے پیروں میں بیٹھی ہے۔

بڑی عزت عزت کی باتیں کرتی تھی آج چادر میرے قدموں میں رکھ کر مجھے اپنا آپ سونپ رہی ہے کہ جو چاہوں میں کر سکتا ہوں کیوں کہ یہ میری کنیزہ ہے۔

بولتے ہوئے وہ اور بھی اونچا ہنسنے لگا۔

دانیا کو بالوں سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے اسکا چہرہ انچا کر کے برابر میں کھڑے آدمی سے بولا اسکو تیار کروا کر میرے کمرے میں بھیجو میں آتا ہوں جب تک اس غدار عامر سے نمٹ لوں۔

وہ آدمی دانیا کو اپنے ساتھ لے کر جانے لگا عامر نے دانیا کو دیکھ کر اشارے سے کچھ پوچھا دانیا نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسکو پرسکون رہنے کا کہا۔

اور اس آدمی کے پیچھے چل پڑی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

باس اٹھ کر عامر کی طرف آیا اور اسکا گریبان پکڑ کر کہنے لگا۔

بہت پسند تھی تجھے دانیا اسکو بھی لے کر گیا اور میرے اہم لوگوں کو بھی مار دیا۔

تُونے میرے ساتھ غداری کر کے اچھا نہیں کیا اب تُو دیکھنا میں تجھے نہ ہی موت دوں گا نہ ہی جینے دوں گا۔

تُو ہر دن موت کی بھیک مانگے گا مگر تجھے میں موت نہیں دوں گا تجھے عبرت بنا کر سب کے سامنے رکھ دوں گا کہ کوئی بھی پھر مجھ سے غلطی سے بھی غداری کرنے کا سوچ بھی نہ سکے۔

وہ عامر کے کالر کو جھٹکے سے چھوڑتے ہوئے اپنے آدمی سے مخاطب ہو کر بولا اسکو تھرڈ ڈگری ٹارچر سیل میں رکھو مگر مرنا نہیں چاہیے۔

میں صبح ملوں گا اب اس سے اسکی اچھی طرح خاطر مدارت کرو۔

باس بولتا ہوا سیدھا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دوسری جانب شیراز اور مَلِک اپنی ٹیم کے ساتھ کیپ ٹاؤن پہنچ چکے تھے سب الگ الگ ہلیے میں الگ الگ طرح کی گاڑیوں میں الگ الگ راستوں سے باس کے محل کی جانب چل پڑے تھے۔

عامر کو ٹارچر دے کر بہت زیادہ مارا پیٹا گیا اور پھر نیم بے ہوشی کی حالت میں ایک کمرے میں پھینک کر چلے گئے۔

وہاں اور بھی بہت سارے قیدی موجود تھے ان میں سے ایک قیدی آگے بڑھا۔ عامر کو پکڑ کر بیٹھایا۔ عامر نے اسکے چہرے کی جانب دیکھا تو وہ شعیب تھا وہ حیران ہو کر اس سے پوچھنے لگا تم یہاں کیسے؟

شعیب نے کہا جلدی میں تم لوگ مجھے وہیں بھول کر چلے گئے تھے باس کے لوگ مجھے یہاں لے آئے میں تب سے یہاں قید میں ہوں۔

مجھ سے ہر طرح سے یہ لوگ پوچھ چکے کہ تم سب کہاں ہو اور شاہ نواز کہاں ہے مگر میں نے اب تک اپنا منہ ہی نہیں کھولا۔

شعیب نے قریب رکھے پانی کے کولر سے اسے پانی نکال کر پلایا پانی پی کر عامر کو کچھ بہتر محسوس ہوا۔

شعیب نے جھجھکتے ہوے عامر سے پوچھا دانیا کہاں ہے عامر نے نظر اندز کر کے الٹا شعیب سے پوچھا حارث کہاں ہے؟ تم جانتے ہو؟

شعیب نے کہا کل رات تک اس کو یہیں بند کیا ہوا تھا آج ہی اس کو لے کر گئے ہیں۔

یہاں پورے لائین سے قید خانے ہیں ہو سکتا ہے برابر والے میں رکھا ہو اس کو۔

عامر نے اسبات میں سر ہلا کر پورے کمرے کا جائزہ لیا یہاں 18 بندے قید تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

عامر بہت مشکلوں سے کھڑا ہوا کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔ وہ کھڑے ہو کر پورے کمرے کا جائزہ لینے لگا کمرے کی تمام دیواروں کا جائزہ لیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کمرے کے سامنے ہی اوپر کی جانب سیڑھیاں جارہی تھی وہ ایک ایک کر کے سب جگہ کو دیکھنے لگا کمرے میں چھپے کیمراز اس نے دیکھ لیے۔

عامر نے ایک کونے میں زمین پر بیٹھ کر شعیب کو اشارے سے اپنے سامنے کھڑے ہونے کا کہا۔

شعیب اس کے قریب اُسے گھیر کر کھڑا ہوگیا عامر نے اپنی شرٹ کے بٹن کھولے اس کے پیٹ میں وہ پرانے زخم تھے جو گولیوں کی وجہ سے نیوزیلینڈ میں اسکو لگے تھے۔

اس پر بھی ٹورچر دیتے ہوئے لوگوں نے اس کو بہت مارا تھا۔

عامر اپنی چوٹ کی پروا کیے بنا اپنے ناخنوں سے زخم کو چیرنے لگا شعیب نے اسے ٹوکنا چاہا تو عامر نے اسے آنکھوں کے اشارے سے منع کر دیا۔

زخم کو چیر کر اس میں سے اس نے ایک چھوٹی سی کوئی چیز نکالی جو بلکل ایک انگھوٹی کے جتنی بڑی تھی۔

اور جب باہر نکالا تو اس میں تین بٹن بنے ہوئے تھے۔

عامر نے ایک ساتھ تمام بٹنز پریس کر دیے اور انگھوٹی نما بوکس کو مٹھی میں بند کرتا ہوا اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے سیدھا بیٹھ گیا۔

جیسے ہی مِلک کے پاس اور عامر کی پوری ٹیم کے پاس الارم بجنا شروع ہوئے سب ہی اپنے اپنے مخصوص ایریا کو گھیرنے کے لیے نکل پڑے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دوسری جانب باس کمرے میں آیا تو دانیا باس کے کمرے میں سجی سنوری صوفے پر بیٹھی ہوئ تھی۔

وہ مسکراتا ہوا دروازہ بند کرتا اندر آگیا۔

آتے ہی اس نے اپنی شرٹ اتار کر بستر پر اچھال دی اور دانیا کی جانب بڑھ گیا۔

دانیا کے قریب بیٹھ کر بولنے لگا۔

آج تمھاری ماں کو ہونا چاہیے تھا یہاں وہ بھی تو دیکھتی کہ اسکی بیٹی نے کس طرح میرے تلوے چاٹے بہت باتیں کیا کرتی تھی۔ اکڑ بہت تھی اس میں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ بولتے بولتے دانیا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اور اسکے قریب ہوا اور کہنے لگا آج سے تم میری خدمت کروگی جب بھی میں چاہوں تمھیں حاضر پاؤں اپنے بہت قریب وہ بولتا ہوا دانیا کو کھینچنے لگا۔

دانیا ایک دم سے ہاتھ چھڑا کر کھڑی ہو گئ۔

باس نے اسے ہاتھ جھٹکتے دیکھا تو غصے سے غرایا میرے سامنے اب یہ ہرکتیں نہیں کرنا۔

دانیا ہنسنے لگی اور ہنستے ہوئے کہنے لگی نہیں تو کیا کرلوگے؟

وہ بھی مسکرا کر بولنے لگا تمھاری یہی جو ادائیں ہیں نا آگ لگا دیتی ہیں سینے میں۔

قسم سے یہ جو تمھارا غصہ اور تکبر ہے نا اصل مزہ ہی اسکو توڑنے میں آتا ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ صوفے سے اٹھ کر دانیا کی طرف بڑھا دانیا مسکراتے ہوئے بولی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تم کیا تمھارے باپ میں بھی دم نہیں ہے کہ مجھے اپنے سامنے گھوٹنے ٹیکنے پر مجبور کر سکے۔

باس بھی اسی کے لہجے میں کہنے لگا اچھا تو پھر باہر جو تم چادر اتار کر میرے قدموں میں بیٹھ کر بول رہی تھی وہ کیا تھا۔

دانیا نے کہا وہ تو صرف ایک شیر کا شکار کرنے کے لیے لومڑی نے جال بچھایا تھا۔

وہ اور بھی ذور سے ہنسنے لگا۔ پھر ہنستے ہنستے کہنے لگا اور شیر کا شکار کرنے کے لیے لومڑی خود چل کر شیر کے کمرے میں آئ ہے ؟

پھر اپنے دونوں ہاتھ کھول کر دانیا کو اشارہ کرتا ہوا بولا پھر آؤ شیر حاضر ہے کرو شکار شیر کا۔

دانیا مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ باندھ کر بولی کمال ہے اتنے بڑے ڈان ہو کمرے میں مجھے بلایا ہوا ہے اور عیاشی کا کوئ سامان ہی نہیں رکھا تم نے کمرے میں۔

باس نے بھی اس ہی کے لہجے میں پوچھا کون سی عیاشی کا سامان چاہیے بتاؤ ابھی حاضر کردیتا ہوں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا نے کہا شراب نہیں پیتے کیا؟

وہ اپنے سر پر ہاتھ مارتا ہوا بولا۔

کیوں نہیں بہت پیتا ہوں وہ بولتے ہوئے سامنے لگے ڈوائیڈر کی جانب بڑھا اور اس کو دونوں ہاتھوں سے ڈھکیل دیا سلائیڈنگ ڈور جیسا تھا ڈیوائڈر بیچ میں سے الگ ہوتا ہوا ایک دروازے کے جیسے کھُلتا چلا گیا۔

سامنے ایک چھوٹا سا کمرہ موجود تھا جو کہ ایک شراب کا بار بنا ہوا تھا باس نے دانیا کو مخاطب کر کے کہا اٹھا لو جو بھی اٹھانا چاہو ایک گلاس اپنے لیے ایک گلاس میرے لیے بنادو۔

دانیا چلتی ہوئ کمرے کے اندر جاکر کھڑی ہوگئ اور ایک ایک شراب کی بوتل کا جائزہ لینے لگی۔

باس نے اسکو پیچھے سے جکڑ کر اسکو غلط انداز میں ہاتھ لگایا۔

اسکا ہاتھ لگانا تھا کہ دانیا نے ایک بوتل اٹھائ اور پلٹ کر اسکے سر پہ دے ماری۔

وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام کر دانیا کو گالی بکنے لگا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

دانیا نے اسکو دیوانہ وار ٹانگوں پر پے در پے وار کیا اسی شیشے کے ٹکڑے سے۔

Support@classicurdumaterial.com

باس نے غصے سے اپنی پینٹ کی پوکٹ سے گن نکالی اور لوڈ کرتا دانیا کے سامنے گن تان لی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا نے مسکراتے ہوئے شیشے کا ٹکڑا نیچے پھینکا اور اپنے دونوں ہاتھ کھول کر سلینڈر کردینے کا سگنل دیا۔

باس اسکو گالی دیتا ہوا بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے کمرے میں لایا بیڈ پر اسے دھکا دیتا ہوا خود بھی بیڈ کے اوپر چڑھ گیا سائڈ ڈروز سے ہتھکڑی نکال کر دانیا کی طرف جھکا اور ایک ہاتھ سے دانیا پر گن تان کر رکھی تو دوسرے ہاتھ سے ہتھکڑی اٹھا کر دانیا کے ہاتھوں میں لگانے لگا۔

جیسے ہی اس نے ایک ہاتھ میں ہتھکڑی ڈال کر اسکو بیڈ کی بیک کے ساتھ لوک کرنے کے لیے اپنے ہاتھ اوپر کیے۔

دانیا نے اپنے اسی ہاتھ کو کھینچ کر باس کی گردن میں پھنسا کر دوسرے ہاتھ سے ایک جھٹکے سے گن چھین لی۔

باس کی گردن کو اتنی بُری طرح اسنے جکڑ رکھا تھا کہ وہ گردن ہلا بھی نہ پا رہا تھا۔

دانیا ہنستے ہوئے بولنے لگی مجھے تو ٹریننگ دے دی تم نے کبھی خود بھی لے لیتے تو کبھی کوئ تمھیں پکڑ کر مار نہیں

-

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا نے گن سے پہلا فائر اسکی ٹانگ پر کیا وہ تڑپنے لگا۔

اگلا فائر اسکی دوسری ٹانگ پر کیا دروازے کے باہر سے آوازیں آنے لگی "باس آر یو اوکے؟"

دانیا نے تیسرا فائر باس کے ہاتھ پر مارا وہ درد کی شدت سے تڑپ کر چیخ رہا تھا۔

اتنے میں باس کے لوگ کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے کمرے میں داخل ہوچکے تھے۔

دانیا نے گن باس کے سر پر رکھ دی اور کہا تم سب اپنی اپنی گنز نیچے رکھ دو اور سامنے سے ہٹ جاؤ ورنہ ایک سیکنڈ میں یہ مارا جائے گا۔

باس نے سب کو کہا کہ ہٹ جاؤ اور گنز رکھ دو اپنی اپنی۔

سب نے ایسا ہی کیا دانیا نے ان سب کو دیکھ کر کہا شاباش اب حارث اور عامر کو 2 منٹ میں یہاں لے کر آؤ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

باس نے انکو اشارے سے کہا جو یہ کہہ رہی ہے وہ کرو۔

ایک بندہ بھاگ کر گیا اور حارث اور عامر کو لے کر آگیا۔

حارث "عامر اور دانیا" کو دم بخود دیکھ رہا تھا اور معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جبکہ عامر کی نظریں جیسے ہی دانیا پر گئ اور اسنے دیکھا کہ باس دانیا کے قبضے میں ہے عامر نے نیچے جھک کر زمین میں پڑی ہوئی گنز اٹھائیں اور حارث کی جانب بھی دو گنز اچھال کر ساتھ میں اسے اشارے کیا دونوں نے ہی ایک ساتھ وہاں موجود تمام لوگوں پر فائر کھول دیا۔

چند سیکنڈز میں سب ہی گر چکے تھے۔

دانیا باس کو دبوچے باہر آئی ساتھ عامر اور حارث بھی تھے

جتنے لوگ سامنے بھاگ کر آرہے تھے حارث اور عامر ان سب پر فائر کر رہے تھے۔

دمدوسری جانب ہر ملک کے ہر اہم اڈوں پر پلین کے حساب سے

اٹیک اسٹارٹ ہو چکا تھا۔

مِلک اور شیراز نے بھی ایک بھاری ٹیم کے ساتھ باہر سے پورے محل کو گھیر لیا تھا۔

عامر نے وہاں ایک بندے کو مار کر اسکی جیب سے فون نکالا اور مِلک سے کہہ دیا کہ اندر اجاؤ

اٹیک کردو۔

https://www.classicurdumaterial.com/

وہ لوگ دروازہ دھکیلتے اندر آچکے تھے ہر طرف فائر دھنواں

Support@classicurdumaterial.com

لاشیں ہی لاشیں گِر رہی تھیں۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

حارث نے آگے بڑھ کر قید خانے کے دروازے کھولنے شروع کر دیے۔

ہر طرف سے قیدی باہر نکل کر بھاگنے کی کوشش کرنے لگے۔

عامر کے چند لوگوں نے ان کو میدان کی جانب بھیج دیا۔

باس نے اپنے ہر آدمی کو چیخ چیخ کر سیرینڈر کرنے کو کہا۔

وہ سب اپنا اسلحہ پھینک کر سرینڈر کر چکے تھے۔

عامر کے لوگوں نے ان سب سے ہر ہتھیار لے لیے۔

اور ہر قیدی عورتوں، مردوں ، بچوں، بچیوں کو میدان میں جمع کرلیا۔

دانیا نے باس کو میدان میں لگے درخت سے باندھ دیا اور گن اسکی کن پٹی پر رکھ کر چلائ یہی ہے نا جو خود کو خدا کہتا تھا؟

یہ وہی ہے نا جو ہم سب کا حاکم بنا ہوا تھا۔

جس کی اجازت کے بنا ایک پتہ بھی نہیں ہلتا ایک پرندہ بھی پر نہیں مارتا یہ وہی ہے نا؟

جو خود کو دنیا کا باس کہتا ہے ؟

اس کو کہو اتنا بڑا ڈان ہے یہ محل یہ جگہ اس کی اپنی ہے پھر کیوں ڈرا ہوا یہاں کھڑا ہے ؟

کس چیز سے ڈر رہا ہے ؟

خدا کو تو موت نہیں آتی تو یہ موت سے کیوں ڈر رہا ہے ؟

یہاں موجود آپ سب ،ہم سب اس کو باس بنا بیٹھے ہیں صرف اور صرف اسکے خوف اور ڈر سے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کس بات کا خوف؟

یہ خود اپنی سیفٹی کے لیے لاکھوں فوجیں جمع کر کے رکھتا ہے۔

اتنا بڑا ڈان ہو کر بھی دنیا کا باپ ہوکر بھی اپنے اس محل جیسے بِل میں چھُپ کر بیٹھا رہتا ہے۔

کس بات اور کس خوف سے یہ چھپ کر بیٹھتا تھا؟

کبھی آپ لوگوں نے سوچا؟

میں بتاتی ہوں اسکو موت کا ڈر رہتا ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے آج تک اتنے لوگوں کی زندگیاں برباد کی ہیں اس کو ڈر ہے کہ کوئ اس سے بدلا نہ لے لے یہ اس خوف سے کھلے عام نہیں گھومتا کہ کوئ اس کو مار نہ دے۔

اور ہم نے اسکے ہاتھوں میں خدائ تھما دی۔

یہ بول دے کے سوجاؤ ہم سو جاتے ہیں یہ کہتا جاگتے رہو ہم جاگتے رہتے کیں یہ کہتا فلانا کو مار دو ہم مار دیتے یہ کہتا کپڑے اتار دو ہم اتار دیتے۔

کیوں؟؟؟؟؟

انکار کیوں نہیں کرتے ہم صرف اس لیے کہ یہ مار دے گا؟

اس لیے کے یہ ہماری نازیبا تصاویریں بانٹ دے گا؟ اس خوف سے ہم اپنی عزت دنیا کے سامنے بچانے کے ڈر سے ہر روز اپنی عزتیں اتار دیتے ؟

صرف اس لیے کہ یہ ہمارا مالک ہمارا خدا بنا ہوا ہے؟

ہمیں کب کہاں آنا ہے کب جانا ہے کیا کھانا ہے کیا پینا ہے سب اس کی پسند سے ہوگا کیوں؟ کیونکہ اس کے پاس پاور ہے اور یہ ہمیں اور ہماری فیملی کو مار دے گا صرف اس ڈر سے؟

اسکی پاور دیکھو ایک چھوٹی سی گن سے ڈر گیا۔

اس کی پاور دیھکو 4 گولیاں کھا کر نڈھال ہوا وا ہے۔

یہ تو خدا ہے نا اس کو کہو خود کو بچالو۔

خدا ہے نا اسکو کہو اپنی موت کو کہے ابھی نہیں آؤ۔

جیسے یہ ہمیں حکم دیتا ہے آج دے اپنی موت کو حکم کے ابھی مجھے نہیں مرنا ہے۔

وہ باس کی طرف پلٹ کر بولی کہو اپنی موت کو کہ تم نہیں مرنا چاہتے ابھی۔

وہ دھاڑ کر دانیا کو غصے سے بولا یہ میرا علاقہ ہے تم میرے علاقے میں کھڑی ہو اور میرے ہی خلاف بول رہی ہو بہت مہنگا پڑجائے گا تمھیں یہ سب۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شیراز غصے سے آگے بڑھا اپنے موزے میں سے تیز دھار والی چھری نکالی اور اس کی زبان پکڑ کر کھینچی اور چھری سے کاٹ کر زبان منہ سے الگ کردی۔

وہ آوازیں نکالتا رہا مگر کچھ بولنے کے قابل نہ رہا۔

دانیا نے مسکرا کر بولا تم تو خدا ہونا پھر کیوں چیخ رہے کو زبان کو اشارہ کرو کے جڑ جائے زبان خود ہی جڑ جائے گی۔

وہ پھر بھی تکلیف کی شدد سے چیختا رہا۔

دانیا نے کہا کیا ہوا نہیں جوڑ سکتے؟

میرا اللہ وہ ہے کہ میں اگر تمھارے ہزاروں ٹکڑے بھی کردوں اور ہر ٹکڑا دنیا کے مختلف کونوں میں ڈال دوں وہ تب بھی صرف ایک اشارے سے سب جوڑ کر تمھیں کھڑا کر دے گا۔

تم ایک گندے قطرے سے انسان بنا سکتے ہو؟

میرا مالک میرا اللہ بنا سکتا ہے۔

پھر تم کس بات کہ خدا ہو؟

جو اپنے آپ کو خود نہ بچا سکے وہ کیسا خدا؟

تم نے لاکھوں لوگوں کے پورے پورے خاندان ختم کر دیے تمھیں خوف نہ آیا؟

کس طرح کے انسان ہو تم؟

کس طرح کے؟

تم نے کیا کہا تھا میری ماں کو؟

کہ قران پھاڑ کر میرے قدموں میں ڈال کر بولوگی کہ میں ان سب کو نہیں مانتی میرے خدا تم ہو؟

یہ ہی کہا تھا نا تم نے؟

https://www.classicurdumaterial.com/

میرے قران کو دنیا میں میرے نبی پر نازل ہوئے کم و بیش 1441 سو سال ہو چکے ہیں اور وہ آج تک زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا میرا رب قیامت سے پہلے اسکو ایسے ہی اٹھا لے گا۔

Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تم کیا تم جیسے کئ فرعون دنیا میں آئے اور چلے گئے۔

میرا قران کل بھی زندہ تھا میرا قران آج بھی زندہ ہے۔

تم جیسے بہت سے فرعون نے میرے قران کو شہید کرنے کی کوشش کی مگر کیا حاصل ہوا؟

وہ تمام کے تمام فرعون صفائے ہستی سے مٹ گئے مگر میرا قران کل بھی زندہ تھا میرا قران آج بھی زندہ ہے اور قیامت تک یونہی رہے گا یہ میرے رب کا وعدہ ہے۔

اور میرے رب کا وعدہ بھی کیا خوب وعدہ ہے۔

دیکھ لو آج تم بھی موت کہ دروازے پر کھڑے ہو اور میرا قران آج بھی پوری قائنات میں پھیلا ہوا ہے۔

وہ چھری لیتی اسکی گردن پر رکھ کر بولی ایک سیکنڈ نہیں لگے گا یہ سر تن سے جدا ہوجائے گا۔

"صرف ایک سیکنڈ میں"

وہ چھری کی نوک اسکی گردن پر گاڑتے ہوئے بولی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

باس ہاتھ جوڑ کر دانیا سے رہم کی بھیک مانگنے لگا۔

دانیا ہنستے ہوئے بولی کیا بول رہے ہو آواز نہیں آرہی؟

وہ چھری ہٹا کر بولی۔۔

کہو اب کیا کہہ رہے تھے؟

کیا ہوا بول نہیں پا رہے ؟

کیا ہوا زبان نہیں رہی منہ میں ؟

کیسی خدائ ہے تمھاری آج جہاں تمھارا راج ہوتا تھا جہاں یہ تمام لوگ تمھارے ایک اشارے پرناچتے تھے جو تمھاری ایک آواز پر سہم جاتے تھے۔

آج انھیں سب کے سامنے تم کتے کی موت مر رہے ہو اور یہ سب تمھارا تماشہ دیکھ رہے ہیں۔

جن کے خدا بن کر فخر سے گردن انچا کر کے گھومتے تھے آج انھیں کے سامنے سر جھکا کر زندگی کی بھیک مانگ رہے ہو۔

چچچچ۔۔۔۔۔۔

https://www.classicurdumaterial.com
Support@classicurdumaterial.com

افسوس ہو رہا ہے مجھے تمھارے حال پر۔۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میری ماں کو تم نے کیا کہا تھا؟

کہ اسکی سات پشتیں تمھاری رکھیل بنینگی ؟

تمھارے سمنے سجدہ کرینگی ؟

کیا ہوتی ہے یہ رکھیل ؟

کس بات کا شوق ہے تمھیں ایک عورت ایک بچی ایک معصوم لڑکی کو رکھیل بنانے کا۔

یہاں موجود کتنی ہی لڑکیوں کو تم نے صرف اپنا دل بہلانے کا سامان بنایا ہوا تھا۔

یہ کیسی تسقین ہے تمھارے جسم کی جو کبھی بجھتی ہی نہیں ہے؟

ہر عورت اتنی کمزور نہیں ہوتی کچھ میری ماں جیسی بھی ہوتی ہیں جو سینا ٹھوک کے کہتی ہیں دم ہے تو عزت پر انگلی بھی اٹھا کر دکھاؤ۔

اور دیکھو تم کل بھی میری ماں سے ہار گئے تھے تم آج بھی میری ماں سے ہار گئے۔

میری ماں نے کہا تھا نسلوں کو چھوڑو مجھے ہی تم اپنے بستر پر سجا کر دکھا دو تو مان جاؤں نہ تم ان سے اپنی پیاس بجھا سکے نہ اُن کی نسلوں سے۔

بلکہ ان کی نسلوں نہ تو تمھاری عزت اتار دی تم کیا میری ماں کی نسلوں کی عزت اتاروگے آج کے بعد لوگ تمھارا نام سن کر ڈرینگے یا روینگے نہیں ہنسیں گے۔

میں تمھارا وہ حال کروں گی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بہت مردانگی ہے نا تم میں بہت پیاس ہے تمھاری مردانگی کو عورت کی بہت پیاس ہے نا؟

بہت حوس ہے نا تمھیں عورت کا؟

تو لاؤ آج اس وجہ کو ہی ختم کرتے ہیں جو تمھیں سکون سے بنا عورت کے جینے نہیں دیتا۔

دانیا نے شیراز کو دیکھتے ہوئے چھری اس کی طرف بڑھادی۔

شیراز آگے بڑھا دانیا منہ موڑ کر کھڑی ہوگئ شیراز نے اسکی پینٹ کھولی اور اسے منٹوں میں نامرد کردیا۔

وہ چیختے ہوئے تڑپتے ہوئے آوازیں نکال رہا تھا۔

وہاں موجود ایک عورت بولی میں بھی اس کو مارنا چاہتی ہوں اسکا دیکھا دیکھی ایک کے بعد ایک عورتوں نے بچیوں نے لڑکیوں نے کہا یہ ہمارا بھی مجرم ہے اس نے ہماری ہنستی کھیلتی زندگی خراب کردی۔ سب ہی عورتیں چیخنے لگی آج کے بعد ہم ایسے کسی بھی ڈان کو اپنے اوپر ہاوی نہیں ہونے دینگے جو عزت لوٹنے آئے گا ہم اسکی جن لے لینگے۔

دانیا کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو چمک اٹھے وہ سب ہی آگے بڑھیں اور باس اور اس کے لوگوں کو مارنے لگیں۔

وہ اتنی بھاری تعداد میں تھیں اور اتنے جوش اور جنون میں تھیں کہ دیکھتے ہی دیکھتے وہاں موجود ہر دشمن کو لہو لوہان کر کے جان سے مار دیا۔

ان میں سے کچھ قیدی مرد آگے بڑھے اور اندر سے پیٹرول نکال کر لے آئے۔

باس کی باڈی اور تمام اسکے لوگوں کی باڈی کو ایک جگہ جمع کیا پیٹرول چھڑک کر ان سب پر آگ لگا دی۔

دانیا ان سب کا جوش اور جزبہ دیکھ کر اپنے خوشی سے بہتے آنسو کو روک نہ سکی اور روتی چلی گئی۔

شیراز نے اسکو اپنے شولڈر سے لگالیا۔

اور کہا مبارک ہو میری جان آج باطل مٹ گیا۔

آج دنیا آزاد ہوگئی۔

آج ظلم مٹ گیا۔

آج حق کی سچ کی جیت ہوئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عامر بھی آگے آیا اور ان دونوں سے کہا پوری دنیا میں جہاں جہاں اس کے اڈے تھے سب ختم ہو گئے۔ جہاں جہاں لوگ قید تھے سب آزاد ہوگئے۔

اس کا تمام کیش مڈو ہوگیا۔ اب ان کیش سے ہم ان تمام قیدیوں کی نئ زنگی شروع کرنے کی راہ بنا دینگے۔

مِلک، شیراز، حارث سب ایک دوسرے سے بغل گیر ہوکر ملنے لگے۔

ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے تھے جب اتنے میں ایک شخص ہاتھ میں گن لیے اندھا دھن فائر کرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا عامر کی ٹانگ پر گولی لگی تو شیراز کے ہاتھ میں وہ شخص فائر کرتا ہوا دانیا کی جانب بڑھا۔

اس سے پہلے کے دانیا کو گولی لگتی۔

شعیب بھاگ کر دانیا کے سامنے کھڑا ہوگیا۔

اسکو اس شخص نے گولیوں سے چھلنی کردیا۔

مِلک نے گن نکال کر فائر کرنے والے کے سر پر گولی ماری وہ سیدھا زمین پر ڈھیر ہوگیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دانیا شعیب کو گرتا دیکھتے اسے پکڑے پکڑے نیچے بیٹھتی چلی گئ اس کی گردن کے نیچے سر رکھا وہ خون میں ڈوبا ہوا تھا۔ عامر اور شیراز بھی اسکے پاس آگئے۔

دانیا نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھا اسکی دھڑکن رک چکی تھی۔ نبض بھی تھم گئ تھی۔

دانیا نے اسکی کھلی ہوئ آنکھوں کو اپنے ہاتھوں سے نرمی سے بند کرتے ہوئے کہا۔

میں نے تمھیں دل سے معاف کیا شعیب۔

شیراز نے دانیا کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ اپنے آنسو پوچھتی اٹھ کھڑی ہوئ۔

وہاں موجود عورتوں نے مارنے والے آدمی کی لاش کو دیکھ کر کہا یہ تو باس کا بیٹا تھا۔

مِلک اور تمام اس کے لوگوں نے پورا محل چھان مارا ایک ایک بندہ جو چھپا ہوا تھا سب کو جان سے مار دیا۔

باس کے گھر کی عورتوں کو چھوڑ دیا۔

مِلک نے عامر سے کہا سر آپ لوگ جائیں میں ان تمام قیدیوں کو کیمپ میں منتقل کر واتا ہوں آپ لوگ زخمی ہیں جائیں آپ لوگ یہاں سے نکلیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

حارث ، شیراز، دانیا ، عامر وہاں سے نکلے جیسے ہی ہسپتال پہنچے۔

ہسپتال کے دروازے پر دیا ہاتھ باندھ کر کھڑی تھی اور عامر کو دیکھتے ہی بھاگتی ہوئ آئ اور بولنے لگی۔ مجھے پتا تھا چوٹ لگوا کر سیدھا ہسپتال ہی آئینگے دیکھیں میں یہاں خود ہی آگئ کہ آپ کو میرے انجیکشنز اور بینڈج کی ضرورت ہے۔

اسکی بات سن سب ہی مسکرا دیے وہ بھاگتی ہوئ عامر کے قریب آئ اور گھٹنے کے بل بیٹھ کر بولی کیا اب آپ مجھ سے شادی کرینگے یا ابھی اور بھی انتظار کرنا پڑے گا مجھے آپ کا۔

عامر نے مسکرا کر اسے شولڈر سے پکڑ کر کھڑا کیا اور کہا میں شادی کے لیے تیار ہوں۔ بس یہ چوٹ تو سہی کردو۔

وہ مسکراتی ہوئ عامر کے گلے لگ گئ۔حارث نے یہ منظر دیکھتے ہی سیٹی ماری ۔ پھر آہ بھر کر بولا آج تو میں بھی زخمی آیا ہوں کاش مجھے بھی کوئ ڈاکٹر نہیں تو نرس ہی مل جائے۔

سب ہی اس کی بات پر کھِل کر ہنس دیے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چھ ماہ بعد

رات کا وقت تھا دانیا شیراز کے سینے سے لگی لیٹی ہوئ تھی اور اس سے باتیں کرتی ہوئ کہنے لگی شیز مجھے آج بھی یقین نہیں آتا کہ میری خواہش جو مجھے ہمیشہ لاحاصل سی لگی وہ کبھی حاصل بھی ہو سکتی ہے مجھے۔

میں نے اپنی خواہشات کو ہمیشہ لاحاصل ہی ماناتھا۔

کیوں کہ جہاں جس دنیا میں میں پھنسی ہوئ تھی وہاں سے نکلنا کب آسان تھا شیز یہ سب تو خواب میں بھی نہ سوچا تھا میں نے مجھے تو لگتا تھا ایسی آزادی والی تحفظ بھری زندگی مجھے کبھی نہیں مل سکتی۔ اور اگر کبھی ملی بھی تو شاید ایک دن سے زیادہ نہیں کیوں کہ باس کے لوگ مجھے مار دینگے۔ مگر ایک دن بھی جو مجھے مل جائے تو میں اپنی ساری زندگی اُس ایک دن میں جی لوں گی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مگر اللہ نے مجھ پر بہت احسان کر دیا

دیکھو آج میں کتنے سکون سے آپ کے ساتھ اس گھر میں تحفظ بھری عزت والی زندگی جی رہی ہوں اور ہمارے آنے والے بچے کے لیے بے فکر ہو کر اسکے دنیا میں آنے کے دِن گن رہی ہوں۔

آپ کو پتا ہے شیز کل جب میرا بچہ یا بچی دنیا میں آئے گی تو میں اس کو ڈرپوک بلکل بھی نہیں بناؤں گی بلکہ بہادر بناؤں گی دنیا سے لڑنا اور جیتنا سیکھاؤں گی۔

دیکھیں آج میں آزاد ہوں اور میں اپنے بچے کو بھی ہمیشہ سکون اور تحفظ والی زندگی دے سکتی ہوں۔

یہ بے شک میرے اللہ کا مجھ پر احسان ہے یہ اللہ کا انعام ہی تو ہے کہ اس نے میری لاحاصل خواہش کو حاصل میں بدل دیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شیراز نے مسکراتے ہوئے کہا دانیا کوئی بھی خواہش لاحاصل تب تک رہتی ہے جب تک ہم اسے حاصل کرنے کی جدو جہد نہیں کرتے۔

محنت کا پھل ضرور ملتا ہے محنت کرو تو منزل ضرور ملتی ہے۔

اور جو محنت کے باوجود بھی نہ ملے تو اس میں ہماری ہی بہتری چھپی ہوتی ہے۔

یہ ہی میرے اللہ کا نظام ہے کہ اگر کوئی خواہش حلال اور جائز رکھتے ہو تو اسکے لیے محنت کرو اور پھل کی امید اللہ کے اُپر چھوڑ دو کہ اللہ جو کرتا ہے ہمیشہ بہترین کرتا ہے۔

ختم شد

---

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/